تعلیم المناسک واجبات المناسک

27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام

اِرْشَادُ النَّاسِك لِحَلِّ مَطَالِبِ وَوَاجِبَاتِ الْمَنَاسِك ۱۴۳۹ھ

ARAFAT

MUZDALIFAH

JAMARAT

MINA
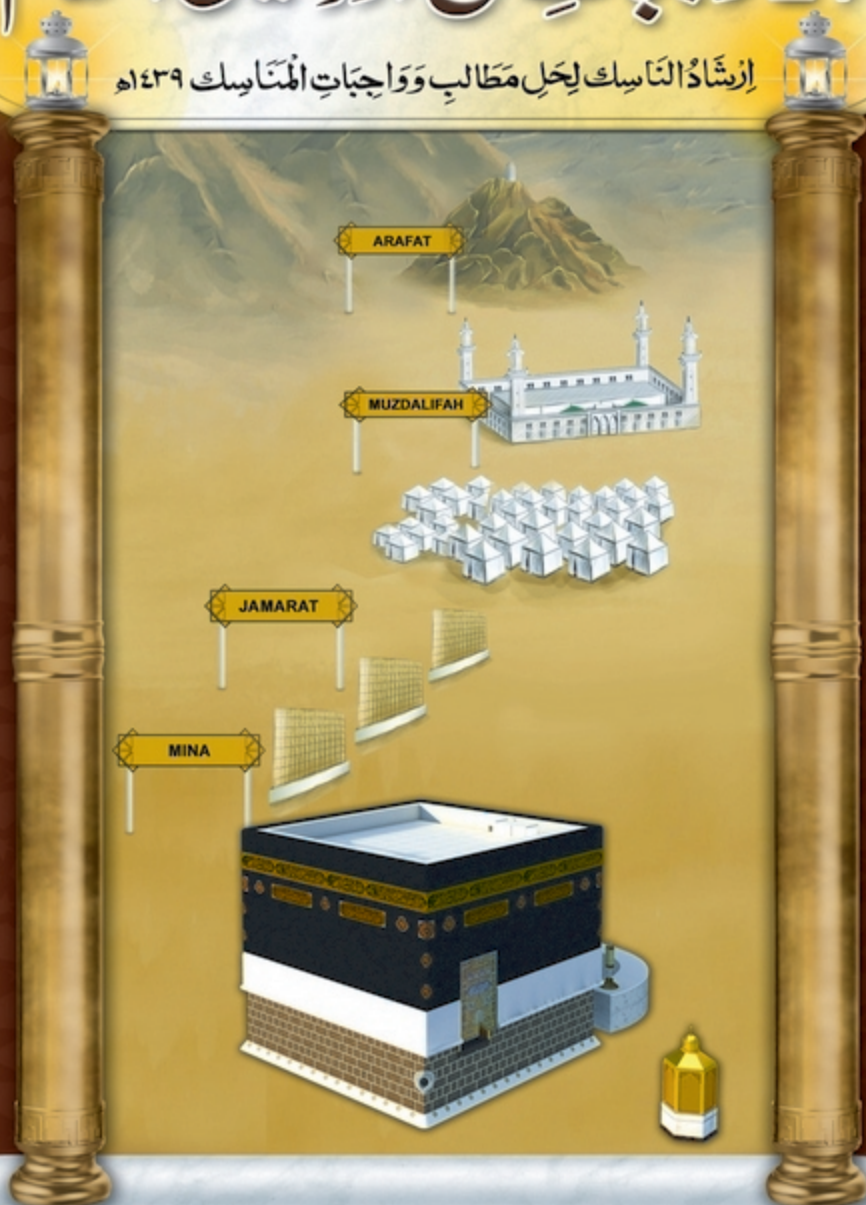
پیشکش: دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

تعلیمُ الناسِک واجباتِ المناسِک

(زاہد وپارسا کو واجباتِ مناسک کی تعلیم دینا)

تاریخی نام

ارشادُ الناسِک لِحَلِ مطالبِ وواجباتِ المناسِک

1439

(زاہد وپارسا کی مناسک حج کے مختلف واجبات اور مطالب پر رہنمائی کرنا)

27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام

بقلم

استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی

پیش کش

دارُ الافتاء اہلسنت

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: 27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام

عربی نام: تعلیمُ الناسِک واجباتِ المناسِک

تاریخی نام: ارشادُ الناسِک لِحَلِ مطالبِ وواجباتِ المناسِک 1439

مصنف: استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی

معاونین: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی، مولانا رضا محمد عطاری مدنی

پیشکش: دارُ الافتاء اہلسنت

ناشر: مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

فہرست

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ صف باندھے پہرا نہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شورزمین میں آکر اُترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔(مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب قصۃ الجسّاسۃ، ص1206، حدیث:7390)

مدینۃ المنورہ
ذوالحلیفہ
(ابیارعلی)
بدر
جحفہ
ذاتِ عرق
قرن المنازل
السیل الکبیر
جدہ
الطائف
یلملم
جعرانہ
تنعیم
حدیبیہ
عرفات
اضاۃ لبن
عراق
حرم
حل
آفاق
ریاض
مصر
یمن
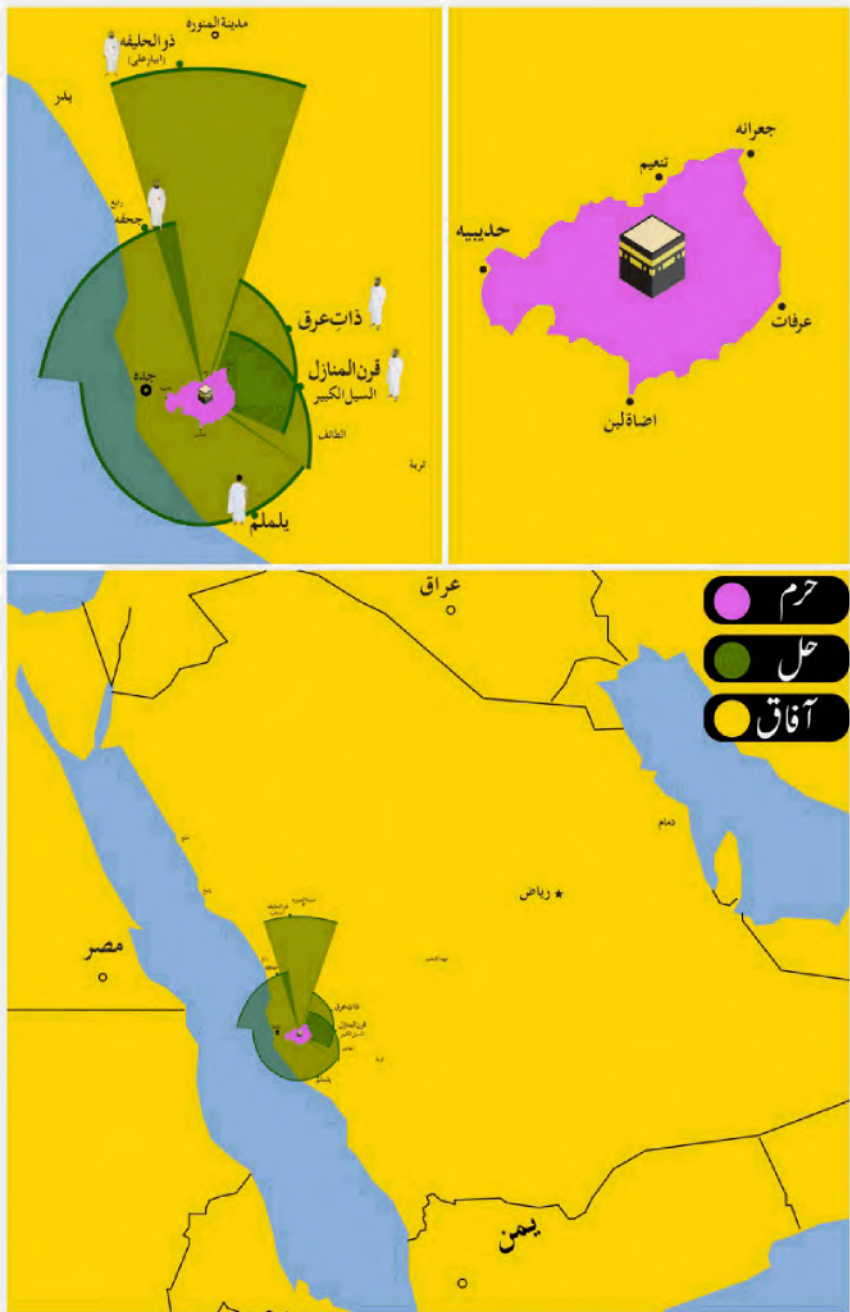
زیرِ نظر کتاب کی چند خصوصیات

(تحریر: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی)

مذکورہ کتاب "27 **واجباتِ حج اور تفصیلی احکام**" کے تعلق سے مختلف انداز پر مشتمل 19 خصوصیات ملاحظہ ہوں:

❶ ہر واجب کے تحت دو حصوں میں گفتگو کی گئی ہے۔ ابتداءً پہلے حصے میں اس واجب کی ادائیگی کا طریقہ بتاتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی درست انداز میں ادائیگی کیسے ہو گی اور بعض جگہوں پر متعلقہ واجب کے حوالے سے ضروری معلومات بھی بیان کی گئی ہیں۔

❷ ہر واجب کے تحت دوسرے حصے میں اُن احکامات کو بیان کیا گیا ہے جن کا تعلق ازالہ یا تلافی سے ہے کہ اگر یہ واجب ترک ہو جائے یا ناقص انداز میں ادا کیا جائے تو کیا کیا صورتیں بنیں گی۔

❸ بہت عمدہ انداز میں ترتیب کے تحت مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

❹ اس کتاب میں کتبِ فتاویٰ کا انداز اختیار نہیں کیا گیا کہ ایک مسئلہ بیان کرتے ہوئے ایک ہی بات پر کئی کتب سے حوالہ جات نقل کر دیئے جائیں بلکہ صرف اصلِ مسئلہ اور حکم بیان کیا گیا ہے تاکہ طوالت نہ ہو اور چونکہ ایک عام قاری کی ساری دلچسپی نفسِ جواب سے ہوتی ہے لہٰذا کتاب میں صرف مسئلہ بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔

❺ ہر مسئلہ کے تحت حوالہ درج تو کرنا ہی تھا لہٰذا حاشیہ میں حوالہ درج کر دیا گیا ہے جس کا انداز یہ ہے کہ اکثر جگہوں پر ایک اور جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں ایک سے زائد کتب کی متعلقہ عبارات نقل کی گئی ہیں البتہ طوالت کے خوف سے ترجمہ درج نہیں کیا گیا۔

یہ عبارات دراصل اہلِ علم حضرات کے لئے ہیں اور ان کو درج کرنے کی دو بنیادی وجوہات ہیں:

اول تو یہ کہ اصل تخریج حوالہ لکھ دینے کا نام نہیں ہوتا کہ ایسا کرنا تو محض ماخذ بتانا ہوتا ہے بلکہ تخریج اس چیز کا نام ہے کہ جو بات آپ نے بیان کی ہے آیا کتبِ معتبرہ میں اسی انداز پر لکھی ہوئی ہے یا نہیں؟ لہٰذا اہلِ علم حضرات کا اطمینان ہو اور کتاب کے مسئلہ بیان کرنے اور تخریج میں فرق تو نہیں اس کا فیصلہ کرنا آسان ہو اس لئے متعلقہ عبارات حاشیہ میں لکھ دی گئی ہیں۔

جبکہ دوسرا اور اصل مقصود یہ تھا کہ عربی عبارت میں بہت جامعیت ہے بعض اوقات ایک ہی مسئلہ پر مزید کئی سوالات قائم ہوتے ہیں لہٰذا عربی عبارت کی موجودگی سے اہلِ علم حضرات کے لئے دیگر سوالات کا جواب تلاش کرنا آسان رہے گا اور کتاب میں موجود مسئلے کے ساتھ ساتھ انہیں عربی عبارت میں دیگر کئی سوالات کا جواب بھی مل جائے گا۔

6 کتاب کا مقصود چونکہ ضروری صورتوں کا احاطہ کرنا تھا اس بنا پر صرف دو چار نہیں بلکہ 100 سے زائد کتبِ فقہ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے ان سے مسائل اخذ کئے گئے۔ ان میں سے 40 کتبِ فقہ کی عبارات کتاب میں تحریر کی گئی ہیں۔

7 تخریج میں درج کچھ کتب تو ایسی ہیں جو قلمی نسخے میں ہی دستیاب تھیں لیکن ان کے حصول کے بعد ان سے بھی مسائل اخذ کیے گئے اور ان کی عبارات کو بھی حاشیہ میں درج کیا گیا۔ ان کتب کی آگاہی ماخذ و مراجع کی فہرست میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

8 تخریج کا انداز یہ رکھا گیا ہے کہ اوپر نمبر دے کر نیچے حاشیہ میں بھی نمبر لگا دیئے گئے ہیں اور یہ نمبر پوری کتاب میں ایک ہی سیریل سے چل رہے ہیں۔ یوں مجموعی طور پر 352 مقامات وہ ہیں جہاں تخریجی عبارات ذکر کی گئی ہیں اور ان میں بھی کئی جگہوں پر ایک

ہی نمبر کے تحت ایک سے زائد کتب کی عبارات نقل کی گئی ہیں۔

9 تخریجی عبارات میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ یہ انداز اختیار نہ کیا جائے کہ ایک پورا پیرا گراف نقل کر دیا کہ قاری اس پیرا گراف میں موضعِ استشہاد خود تلاش کرتا رہے بلکہ صرف اتنی ہی عبارت لکھنے پر اکتفاء کیا گیا ہے جو مستدل ہو۔ بعض جگہوں پر زائد عبارات کو حذف کرتے ہوئے ڈاٹس ڈال کر محذوف عبارت کی نشان دہی کر دی گئی ہے، بعض مقامات پر ملتقطاً یا ملخصاً لکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ اس مقام پر خلاصے کی صورت میں عبارت لکھی گئی ہے تاکہ قاری کو مطلب سمجھنے میں کم سے کم وقت لگے۔

10 ایک سے زائد مقامات ایسے ہیں جہاں مسئلہ بیان کرنے کے بعد خلاصے کے طور پر چارٹ کی صورت میں اس مسئلے کی تقسیم بندی بیان کی گئی ہے تاکہ قاری کے لئے سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو۔

11 ہر واجب کو نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے اور مختلف مقامات پر ہیڈ نگز لگا کر ملتے جلتے مسائل کو اس کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

12 ایک بہت ہی عمدہ خصوصیت اس کتاب میں آپ کو ایسی بھی نظر آئے گی جو شاید اس سے پہلے کسی کتاب میں آپ کی نظر سے نہ گزری ہو۔ اگرچہ ایسا پہلی بار نہیں ہو رہا لیکن پاکستان سے شائع ہونے والی مذہبی کتب میں ایسا عام طور سے دیکھا نہیں گیا۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ حج کے مسائل میں چونکہ بہت ساری چیزوں کا تعلق جغرافیائی معلومات سے ہے لہٰذا ان معلومات کو حروف اور جملوں میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی ان مقامات کی تصویر یا نقشہ یا گوگل میپ کے لئے لوکیشن وغیرہ دیکھنا چاہے تو حسبِ موقع مختلف مقامات پر ان چیزوں تک رسائی کے لئے وہاں کیو آر کوڈ

(QR Code) لگا دیا گیا ہے۔ اسمارٹ فون میں موجود ایپ اسٹور پر مختلف طرح کی ایپلی کیشنز (Applications) کیو آر کوڈ (QR Code) کو اسکین (Scan) کرنے کے لئے دستیاب ہیں۔ جب کتاب پڑھنے والا اپنے اسمارٹ فون سے اس ایپلی کیشن (Application) کا استعمال کرتے ہوئے کیو آر کوڈ (QR Code) کو اسکین (Scan) کرے گا تو وہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود اس لنک پر چلا جائے گا جہاں متعلقہ معلومات یا تصاویر وغیرہ موجود ہیں۔ یوں اس کتاب میں ورچوئل (Virtual) طریقہ اپناتے ہوئے موضوع کو آسان کرنے کی بھی ایک منفرد کوشش کی گئی ہے۔

⓭ کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں عرق ریزی کے باوجود مفتی صاحب کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے تو اس مقام سے پہلو تہی اختیار کرنے اور اس صورت کو بیان ہی نہ کرنے کے بجائے وہاں یہ لکھ دیا ہے کہ اس صورت پر کوئی حتمی رائے قائم نہیں ہوئی۔ تقریباً دو جگہ کتاب میں اردو ہی میں لکھ دیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات پر مفتی صاحب نے عربی میں اپنے کلمات لکھ کر اعتذار پیش کیا ہے۔

⓮ زیرِ نظر کتاب کا مقدمہ بھی اہمیت کا حامل ہے جس میں مفتی صاحب نے بطورِ خاص واجباتِ حج کے مسائل کی وسعت پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔

⓯ حروفِ ابجد کے اعتبار سے کتاب کا تاریخی نام رکھنا بزرگوں کا طریقہ رہا ہے اس کتاب کا بھی ایک تاریخی نام نکالا گیا ہے جس کے اعداد کا مجموعہ 1439 بنتا ہے جو کہ ہجری سن کے اعتبار سے اس کتاب کا سنِ تصنیف ہے۔ وہ نام یہ ہے "ارشادُ النّاسِک لحلِّ مطالبِ و واجباتِ المناسک" یعنی مناسک کے واجبات اور مطالب کو حل کرنے میں نیک و پرہیزگار کی رہنمائی کرتی کتاب۔

16 تاریخی نام کچھ طویل تھا تو کتاب کا عربی نام الگ سے بھی رکھا گیا ہے: "تعلیمُ النَّاسِک واجباتَ المناسِک "یعنی نیک وپرہیز گار کو واجباتِ حج کی تعلیم دینا۔

17 فہرست اس انداز میں مرتب کی گئی ہے کہ جہاں مسائل مختلف انداز میں ہیں یا ایک ہی مسئلے کی مختلف صورتیں بیان ہورہی ہیں وہاں صرف ایک ہی جملے سے نشاندہی کردی گئی ہے کہ فلاں مسئلہ یہاں پر ہے، ہر ہر صورت فہرست میں بیان نہیں کی گئی۔

18 واجبات کو بیان کرتے ہوئے 27 واجبات کے عدد کو لے کر ان کی تفصیل بیان کرنے کے پیچھے بھی ایک پورا پس منظر ہے اگرچہ مختلف کتب میں یہ عدد کم زیادہ بیان ہوا ہے۔

19 مذکورہ کتاب میں آفاق، حِل اور حَرَم سے متعلق ایک جغرافیائی نقشہ بھی دیا گیا ہے جس کی باؤنڈریز تقریبی ہیں بالکل انچ اور پیمائش کے مطابق ہوں ضروری نہیں لیکن یہ نقشہ بہت مفید ہے اس سے قارئین کو میقات وغیرہ کے تعلق سے جغرافیائی حدود سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب کے آخر میں حاجی کے لئے ایامِ حج میں ادا کیے جانے والے 16 اہم مناسک ایک چارٹ کی صورت میں بیان کیے گئے ہیں جس کی مدد سے حاجی ایک نظر میں یہ دیکھ سکتا ہے کہ 8 ذوالحجہ سے لے کر 13 ذوالحجہ تک اسے کون کون سے کام کرنا ہوتے ہیں۔

طالبِ دعا

سید مسعود علی عطاری مدنی

25 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ بمطابق 08.08.2018

عرضِ حال

(از قلم: استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی)

مسائلِ حج کے تعلق سے کافی عرصہ سے میں اس بات کو محسوس کر رہا تھا کہ عوام تو دور کی بات خود اہلِ علم بھی حج کے حوالے سے درپیش صورتوں کا حکم تلاش کر کے مسئلے کا جواب دینے میں بہت دقت محسوس کر رہے ہیں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ تھی کہ اردو میں لکھی گئی کتب میں بہت ساری صورتوں سے متعلق گفتگو نہیں کی گئی تھی اور عربی کتاب تک عوام الناس تو ویسے ہی رسائی نہیں کر سکتے، اہلِ علم رسائی تو کر سکتے ہیں لیکن پیچیدگی یہ ہے کہ کتاب الحج محض فقہ کا ایک عام باب نہیں بلکہ پورا ایک فن ہے اور اس فن کی گہرائی سے واقف ہوئے بغیر براہِ راست کسی عربی عبارت کو سرسری طور پر پڑھ کر نتیجہ نکالنا اور مطلب اخذ کر کے جواب دینا اہلِ افتاء کے لئے بھی ایک دشوار کام ہے، پھر وہ علماء جو افتاء سے متعلق نہیں ہوتے ان کے لئے تو یہ کام مزید مشکل ہے۔ اس کے لئے حج کی کم از کم اکثر ابحاث کا مستحضر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مسائلِ حج میں بے پناہ وسعت ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں متعدد مقامات پر مناسکِ حج کے مسائل بیان ہوئے ہیں یا مناسک سے متعلق مقامات کے تعلق سے کلام کیا گیا ہے۔ نیز قرآنِ پاک کی پوری ایک سورت کا نام ہی سورۂ حج ہے۔

حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اس کی درست طریقے سے ادائیگی ایک اہم دینی تقاضا ہے۔ ایک آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ" ترجمہ کنز الایمان: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ (پ2، البقرۃ: 196)

مفسرین کرام نے اس موقع پر بیان کیا کہ اتمام کا مطلب یہ ہے کہ حج و عمرہ کی تمام فرائض و شرائط کے ساتھ ادائیگی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کی کمی یا نقص نہ رہ جائے۔ چنانچہ امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "وأدّوهما تامين بشرائطهما و فرائضهما لوجه الله تعالى بلا توان ولا نقصان" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج و عمرے کو ان کے شرائط و فرائض کے ساتھ بغیر سستی و کمی کے مکمل ادا کرو۔ (تفسیر مدارک، ص103)

تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: "فالله تعالى أمرنا بإتمام الحجّ والعمرة أي: أداءهما على وجه التمام والكمال" یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں حج و عمرہ کو مکمل طور پر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیرات احمدیۃ، ص85)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لئے بے سستی و نقصان کامل کرو۔" (خزائن العرفان، ص65)

خود رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بطور خاص صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ مجھ سے مناسک سیکھو۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے، حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ: لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ" ترجمہ: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یومِ نحر کو اپنی سواری پر سوار ہو کر رمی فرما رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: تاکہ تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھو۔ (مسلم، ص519، حدیث:3137)

احادیثِ طیبہ میں نہ صرف رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حج کی ادائیگی کو بیان فرمایا گیا بلکہ اس کے علاوہ بھی نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے کثیر فرامین حج وعمرہ کے تعلق سے موجود ہیں جو مسائلِ حج کا بنیادی ماخذ ہیں۔

حج کے مسائل میں جو وسعت ہے اس کو ہم 5 اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1. وہ مسائل جن کا تعلق حج فرض ہونے یا نہ ہونے سے ہے
2. وہ مسائل جن کا تعلق حج کی اقسام اور جغرافیائی حیثیت یعنی مکی، حلی یا آفاقی ہونے سے ہے
3. وہ مسائل جن کا تعلق احرام اور اس کی پابندیوں سے ہے
4. وہ مسائل جن کا تعلق حج کے فرائض اور واجبات سے ہے
5. وہ مسائل جن کا تعلق حج کی ادائیگی کے دوران آنے والے عمومی مسائل سے ہے

زیرِ نظر کتاب ان پانچ اقسام میں سے صرف واجبات سے متعلق ہے۔ ان پانچوں اقسام میں جو آخری قسم ہے اس کے مسائل تو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور عمومی قسم کے سوالات کے جوابات دینے کی حاجت ہر دور میں برقرار رہے گی۔ طرح طرح کی غلطیاں ہوتی رہیں گی اور جزئیات اور نظائر و قواعدِ فقہیہ کی روشنی میں ان کا جواب دیا جاتا رہے گا۔

البتہ جو مسائل پہلی قسم کے ہیں وہ بہت آسان مواد پر مشتمل ہیں اور پندرہ سے بیس بنیادی مسئلے ایسے ہیں جن سے موضوع کا معتد بہ احاطہ ہو جاتا ہے۔

حج کی اقسام اور جغرافیائی تعلق سے جو مسائل ہیں وہ فی زمانہ بکثرت وقوع پذیر ہوتے ہیں اور ان کا شمار مشکل ترین مسائل میں ہوتا ہے بالخصوص فی زمانہ جو لوگ بیرونی دنیا سے وزٹ ویزہ پر پہنچتے ہیں یا عرب شریف میں رہنے والے وہ لوگ جو قانونی طریقے سے مکہ مکرمہ

نہیں جاتے یہ لوگ بغیر احرام کے جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کی فقہی پیچیدگیوں کا شکار ہوتے ہیں۔

احرام کی پابندیوں کے مسائل کا موضوع بہت وسیع ہے اور بلاشبہ اس باب میں بھی بہت باریکیاں ہیں لیکن فی الواقع احرام کی پابندیوں کے قواعد مقرراور احکام واضح ہیں دو تین چیزیں ہیں جن کا تعین کرنے میں دشواری ہوتی ہے کہ غلطی کا ارتکاب کن حالات میں اور کس قدر ہوا ہے پھر سب سے زیادہ دشواری خوشبو لگ جانے پر اس کے تعین میں ہوتی ہے، ورنہ علمی طور پر ان مسائل میں کوئی خفا نہیں۔

چوتھی قسم کے مسائل میں پہلا حصہ حج کے فرائض سے متعلق ہے تو حج کے فرائض تین ہیں:

1. حج کا احرام
2. وقوفِ عرفہ
3. طوافِ زیارت

اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حج کے فرائض کا موضوع تو اتنا وسیع نہیں لیکن حج کے واجبات کا موضوع بہت وسیع اور علمی پیچیدگیوں پر مشتمل ہے۔ بہت سارے احکام کی تفصیل میں اعلیٰ درجے کا خفا موجود ہے۔ متعدد مقامات ایسے ہیں جہاں یا تو متقدمین فقہائے احناف کا اختلاف موجود ہے یا پھر متاخرین کے اختلاف سے کتبِ فقہ کی سطور بھری ہوئی ہیں۔ اگرچہ واجباتِ حج کے تعلق سے اکثر مسائل وہ ہیں جن میں اصحابِ ترجیح یا بعد والے جلیل القدر فقہائے عظام نے ترجیح دی ہوئی ہے لیکن کہیں کہیں قِیل وقال کی بنیاد پر فقہی دقتیں اب بھی موجود ہیں۔

واجباتِ حج کا موضوع دو حصوں پر مبنی ہے۔ پہلا حصہ تو یہ ہے کہ ہر واجب کی تشریح کیا ہے یعنی اس کی درست انداز میں ادائیگی کیسے ممکن ہو گی۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اگر کسی نے حج کے کسی بھی واجب کو درست انداز میں ادا کرنے کے بجائے ناقص انداز میں ادا کیا یا پھر ترک کر دیا تو کیا مسائل در پیش ہوں گے۔

یہ دوسرا حصہ ہی وہ موضوع ہے جس نے مجھے اس کتاب کی تصنیف پر مجبور کیا۔ واجباتِ حج کے موضوع میں کتنی وسعت ہے چند مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

واجباتِ حج کے موضوع کی وسعت

1. واجبات تو نماز کے بھی ہیں اور گنتی کے لحاظ سے دونوں میں زیادہ فرق نہیں لیکن غلطی کے ازالے سے متعلق تفصیل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نماز کے واجبات میں ایک بنیادی اصول ہے اسی پر تمام واجبات کی ادائیگی میں آنے والے نقص یا اس واجب کے چھوٹ جانے کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ اگر نماز کا کوئی واجب بھولے سے رہ گیا تو نماز میں یاد آنے پر سجدۂ سہو اور بعد میں یاد آنے پر نماز کا اعادہ کرنے سے تلافی ہو گی اور اگر یہ واجب جان بوجھ کر چھوڑا گیا ہے تو بہر صورت نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہو گا۔

حج کے واجبات، نماز کی طرح ایک یا دو اصولوں کے تحت حل نہیں ہوتے بلکہ ہر واجب کے تحت بہت زیادہ طول وبسط کے ساتھ تفصیل موجود ہے۔

2. نماز کے واجبات میں شاذ و نادر ہی اس بات پر بحث کی جاتی ہو گی کہ نماز فرض تھی تو واجبِ نماز کا یہ حکم اور نفل تھی تو یہ حکم، لیکن حج کے بہت سارے واجبات ایسے ہیں جن کے احکام فرض، واجب اور نفل کے اعتبار سے مختلف صورتوں میں تقسیم ہیں۔ جیسا کہ

طواف، حج کا فرض بھی ہے جس کا نام طوافِ زیارت ہے اور واجب بھی ہے جس کا نام طوافِ وداع ہے۔ اب طواف کے تعلق سے جو واجبات ہیں خواہ وضو کا معاملہ ہو یا غسل کا، ان کے احکام فرض طواف میں جدا ہیں، واجب طواف میں جدا ہیں اور عمرے کے طواف میں جدا ہیں۔

3 نماز کے واجبات عام طور سے گنتی کے اعتبار سے مختلف حکم نہیں رکھتے مثلاً کسی نے مغرب کی تین کے بجائے دو رکعتیں پڑھ لیں تو ایسا نہیں کہ واجباتِ نماز کا حکم مختلف ہو جائے گا بلکہ یہاں حکم دیا جائے گا کہ نماز ہی نہیں ہوئی۔ یونہی اگر نفل نماز میں کوئی دو کے بجائے چار پڑھ لے یا چار کے بجائے دو رکعت پڑھ لے اور کوئی واجب ترک کرے تو ایسی رکعتوں کے واجباتِ نماز کا حکم مختلف نہیں ہو گا۔ لیکن حج کے واجبات میں عددی گنتی کے اعتبار سے مختلف واجبات کا جداگانہ حکم ہوتا ہے۔ مثلاً سعی اور طواف کے تمام چکر ادا کرنا واجب ہے لیکن اقل ترک کر دیا تو جداگانہ حکم ہے اور اکثر ترک کر دیا تو جداگانہ حکم۔ یہ تو ترک کرنے کی مثال تھی اگر ناقص ادائیگی کو لیا جائے تو بھی مختلف انداز کے احکام ہوں گے مثلاً طوافِ زیارت کے اکثر چکر بلا عذر ایام نحر کے بعد کیے تو جداگانہ حکم ہے اور اقل چکر ایام نحر کے بعد کیے تو جداگانہ حکم ہے۔

4 واجبات کے ترک اور ناقص ادائیگی کے تعلق سے واجباتِ حج میں ایک جہت یہ بھی ہے کہ کچھ کی ادائیگی کے لئے مخصوص وقت متعین ہے مثلاً رمی کے لئے وقت متعین ہے، قربانی کے لئے وقت متعین ہے، حلق و تقصیر کے لئے وقت متعین ہے، لیکن ان میں بھی جداگانہ مسائل ہیں۔ رمی کا وقت گزر جائے تو دم ہی دیا جائے گا، رمی نہیں کی جائے گی لیکن قربانی کا وقت گزر جائے تو دم بھی دینا ہو گا اور قربانی کرنا بھی ضروری ہے۔ یہاں رمی

اور قربانی کا ایک فرق آپ نے ملاحظہ کیا یہ مثال تو رمی کے آخری دن کو سامنے رکھ کر دی گئی ہے لیکن اگر پہلے یا دوسرے دن کی رمی رہ گئی ہے تو اگلے دن اس کی قضا کرنا بھی ضروری ہے اور جو پہلے دن کی چھوڑی اس کی وجہ سے دَم بھی برقرار رہے گا وہ ساقط نہیں ہوگا، یہ دیگر واجبات سے ایک جداگانہ حکم ہے۔ البتہ تیرہویں کے غروب کے بعد قضا کی صورت نہیں بنتی۔

5 واجبات ترک ہونے یا واجبات کی ناقص انداز میں ادائیگی پر پہلا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا درست انداز پر اعادہ کر لیا جائے تو کفارہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن اعادے میں بھی ہر دوسرے واجب میں ایک جداگانہ تفصیل ہے۔

1۔ بعض واجبات میں مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا واجب ہے۔

2۔ بعض واجبات میں مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا صرف مستحب ہے البتہ اعادہ نہیں کیا تو کفارہ دینا ہوگا۔

3۔ مکہ مکرمہ سے چلے گئے تو کچھ واجبات ایسے ہیں جن میں اعادے کے لئے آنا کفارہ دینے سے افضل ہے۔

4۔ کچھ واجبات ایسے ہیں جن میں واپس آنے کے بجائے کفارہ دینا افضل ہے۔

6 اگر واجبات کے ترک ہونے یا ناقص انداز پر ادا ہونے کے سبب لازم آنے والے کفارے کو لیا جائے تو اس میں بھی اعلیٰ درجے کا تنوع موجود ہے۔

1۔ کہیں بڑا جانور ذبح کرنا ضروری ہے تو کہیں چھوٹا جانور ذبح کرنا کافی ہے۔

2۔ کہیں ایک مٹھی صدقے کا حکم ہے تو کہیں ایک صدقہ فطر کے برابر صدقے کا حکم ہے۔

3۔ کہیں دس روزے ہیں تو کہیں تین روزے۔

4۔ واجبات کے ترک میں عذر ہو تو تخفیف و رخصت کی صورتیں علیحدہ ہیں۔

5۔ واجبات بلا عذر ترک ہوں تو جداگانہ مسائل ہیں۔

6۔ اکثر واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر کفارہ لازم آتا ہے۔

7۔ کچھ واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حج کے واجبات میں کتنی تفصیل ہے اور ہر واجب کی کس قدر صورتیں بنتی ہیں۔ یوں خالصتاً اس موضوع کی وسعت، گہرائی اور عوام و خواص کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے راقم الحروف نے یہ فیصلہ کیا کہ واجباتِ حج پر اردو میں مستقل کتاب ہونی چاہیے۔

زیرِ نظر کتاب کے بارے میں پس منظر اور اہم معلومات

❶ اردو میں لکھی جانے والی کتب میں اکثر صورتیں تو بیان ہوئی ہیں جیسا کہ بہار شریعت میں اکثر صورتوں کا بیان موجود ہے لیکن وہاں ایک دشواری یہ ہے کہ واجب کی ادائیگی اور ترک کا حکم ایک ساتھ بیان نہیں ہوا۔ واجب کی ادائیگی مثلاً وقوفِ مزدلفہ، رمی وغیرہ کی تفصیل ابتدا میں بیان ہوئی پھر ترک کرنے یا ناقص انداز پر واقع ہونے کے تعلق سے احکام جنایات کے باب میں مذکور ہیں۔ یوں دو حصے الگ الگ جگہ پر ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے کی دشواری بڑھ جاتی ہے لیکن زیرِ نظر کتاب میں اول تو بیان کردہ بہت ساری صورتیں ایسی ہیں جو بہارِ شریعت یا دیگر اردو کتب میں بھی مذکور نہیں۔ دوم یہ کہ مذکورہ کتاب میں ہر واجب کے دونوں حصے ایک ساتھ بیان کئے گئے ہیں مثلاً اگر رمی ہے تو پہلے ”مختصر تشریح“ کے عنوان کے تحت مختصر الفاظ میں اس کی ادائیگی کے طریقے کو بیان کر دیا گیا پھر اس کے نیچے ہی رمی چھوڑنے کے احکام اور صورتوں کو بیان کر دیا گیا۔

❷ اس کتاب پر کام کرتے وقت میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اس کتاب پر جو کام کرنا ہے اس میں معروف مسائل ہی کو نئی ترتیب و انداز میں ڈھالنے تک خود کو محدود نہیں رکھنا بلکہ استقرائی انداز پر کام کرنا ہے یعنی ایک واجب کی درپیش تمام ضروری صورتوں کا حکم بیان کرنا ہے اگرچہ ان کے حل کے لئے تحقیق و تنقیح کے تقاضے کی بنیاد پر اس کام میں زیادہ وقت صرف ہو۔ استقرائی انداز میں کام کو اس مثال سے سمجھئے مثلاً طہارتِ حکمی ہی کو لے لیں جو کہ طواف میں واجب ہے۔

اس میں ایک طویل تفصیل ہے، اول تو دو صورتیں بنتی ہیں:

ایک جنابت یا حیض و نفاس میں طواف کرنا اور دوسری بے وضو طواف کرنا۔

1۔ طوافِ زیارت میں طہارتِ کبریٰ نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

2۔ طواف عمرہ میں طہارتِ کبری نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

3۔ نفلی طواف و دیگر طوافوں میں طہارتِ کبری نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

4۔ یونہی طوافِ زیارت، طوافِ عمرہ اور دیگر طواف بے وضو کرنے کا حکم مختلف ہے

5۔ ہر قسم میں اکثر اور اقل چکر کرنے کا حکم الگ ہے۔

اب کتاب میں جب طہارت پر بات کی گئی تو مسائل کی عقلی یا نوعی تقسیم بندی کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی تمام صورتوں کا ضروری حکم بیان کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔

یونہی مسائل بیان کرنے میں لوگوں کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے حج کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر عمرے کے مسائل اور نفلی طواف وغیرہ کے مسائل کو بھی بیان کر دیا مثلاً جہاں حج کی سعی پر گفتگو ہوئی وہیں عمرے کی سعی رہ جانے کے چند ضروری مسائل بھی بیان کر دیئے گئے کیونکہ حج پر جانے والے صرف حج ہی نہیں کرتے بلکہ عمرے بھی ادا کر

رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح طواف کے واجبات کو بیان کیا گیا تو صرف حج سے متعلق طواف یعنی طوافِ زیارت اور طوافِ دواع کے مسائل ہی بیان نہیں کیے گئے بلکہ عمرے کے طواف اور نفلی طواف کے مسائل بھی بیان کر دیئے گئے۔ ایسا کرنے کی ایک وجہ تو یہ بیان کی گئی کہ حج پر جانے والا ادائیگیٔ حج کے ساتھ ساتھ عمرہ و نفلی طواف وغیرہ بھی ادا کرتا ہے اس لئے اس کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے۔ دوسری بنیادی وجہ یہ پیشِ نظر رہی کہ ایک مسئلے میں مختلف مواقع پر لازم آنے والے مختلف احکام جب ایک ہی ساتھ لکھے جائیں تو ان کا یاد کرنا اور انہیں سمجھنا آسان ہوتا ہے کیونکہ ایک ہی مقام پر جب قاری کو یہ مختلف احکام ایک ساتھ لکھے ہوئے نظر آئیں گے تو اس کا تَرَدُّد بھی ختم ہو گا اور اسے مسئلے پر تَشَفّی بھی حاصل ہو سکے گی۔

زیرِ نظر کتاب کا عربی میں نام "تعلیمُ الناسِک واجباتِ المناسِک" رکھا گیا ہے جس کا معنی ہے: عابد و زاہد کو حج کے واجبات کی تعلیم دینا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تصنیف کردہ کتب کے مطالعہ سے میرے اندر یہ شوق بیدار ہوا کہ میں بھی اس کتاب کا تاریخی نام رکھوں۔ تاریخی نام وہ ہوتا ہے کہ اگر اس نام کے حروف کو جمع کیا جائے تو حروف کے اعداد کا مجموعہ اس سال کے عدد پر مشتمل ہو گا جس سال کتاب کی تصنیف ہوئی ہے۔ اس کتاب کی تصنیف ماہ ذی قعدہ 1439 سن ہجری میں تکمیل کو پہنچ رہی ہے لہٰذا تاریخی نام کے لئے یہ ضروری تھا کہ اس کے حروف 1439 کے عدد سے نہ کم ہوں نہ زیادہ۔ اس تناظر میں جو نام سامنے آیا وہ درج ذیل ہے:

"ارشادُ الناسِک لحَلِ مطالبِ و واجباتِ المناسک"

1439

یعنی زاہد و پارسا کی رہنمائی کرنا مناسک حج کے مختلف مطالب اور واجبات کی طرف

مذکورہ کتاب میں 27 واجبات بیان ہوئے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں 30 واجبات لکھے ہوئے ہیں جبکہ بہارِ شریعت میں 28واجبات تحریر ہیں۔ عربی کتب میں بھی دو طرح کے اعداد ہیں بعض کتب میں صرف مرکزی واجبات کو شمار کیا گیا ہے ان کے تحت آنے والے واجبات کو جداگانہ شمار نہیں کیا گیا جبکہ بعض کتب خصوصاً بعد والی عربی کتب میں مرکزی و ذیلی واجبات کو الگ الگ ہی شمار کیا گیا ہے مثلاً سعی ایک مرکزی واجب ہے جبکہ صفا سے شروع کرنا اور ہر چکر کی مکمل سعی کرنا ایک طرح سے ذیلی واجبات ہیں۔ مختلف کتب میں تعداد کم زیادہ ہونے کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ بعض نے مرکزی و ذیلی واجبات کو الگ الگ کر کے بیان کیا اور بعض نے مرکزی واجب ہی کو شمار کرتے ہوئے ذیلی واجبات کے احکام اس کے تحت بیان کر دیئے۔ اسی طرح ایک اور مختلف انداز کا تنوع یوں بھی ہوا کہ مثلاً حج کی قربانی کرنا قارن و متمتع کے لئے واجب ہے جبکہ قربانی کا ایام نحر میں ہونا، پھر حرم میں ہونا یہ دو چیزیں مزید بھی واجب ہیں۔ بعض کتب نے ان تینوں کو ایک ساتھ بیان کیا اور بعض نے الگ الگ۔ خلاصۂ کلام یہ کہ 27 واجبات کا تعین بھی سوچ سمجھ کر ہی کیا گیا ہے اگر کسی اور جگہ پر عدد میں کمی یا زیادتی نظر آئے تو اس کی اسی طرح کی کوئی وجہ ہو گی جو بیان کی گئی۔

کلماتِ تشکر

اس کتاب کی تصنیف میں متعدد حضرات کا تعاون مختلف مواقع پر شامل رہا۔

1. مولانا سید مسعود عطاری مدنی۔ یہ دار الافتاء اہلسنت میں بطور متخصص فتویٰ لکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر اہم خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اس کتاب کی تحقیقات کے حل اور اہداف کی تکمیل میں سب سے زیادہ ان کا تعاون شامل حال رہا۔ بالخصوص کتاب کے اختتامی مراحل کو انہوں نے بہت عمدہ انداز میں سرانجام دیا۔

2 مولانا رضا محمد عطاری مدنی۔ یہ دار الافتاء اہلسنت میں بطو معاون فتویٰ لکھتے ہیں۔ اس پوری کتاب کی تصنیف میں باعتبارِ وقت سب سے زیادہ ان کا تعاون شامل حال رہا۔ مختلف حوالہ جات نکالنے، نئی صورتوں کے حل تلاش کرنے اور ابتدائی کام میں ان کی معاونت شامل رہی۔

3 مولانا فرحان احمد عطاری مدنی۔ یہ دار الافتاء اہلسنت میں بطورِ معاون فتویٰ لکھنے کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں۔ آخری ایک مہینے میں کچھ اہم مسائل پر تحقیق و مراجعت میں ان کا تعاون شامل حال رہا۔

4 مولانا کاشف سلیم عطاری مدنی۔ ان کا تعلق المدینۃ العلمیہ سے ہے۔ جد الممتار پر بھی کام کر چکے ہیں۔ کتاب کے ہر باب کو انہوں نے بہت گہرائی سے پڑھا۔ بنیادی حوالے کے طور پر جو عربی عبارات ہم نے درج کی تھیں اس کی تصحیح نقل کرنا ان کی ذمہ داری تھی جس کو انہوں نے بہت عمدہ انداز میں نبھایا اور 350 سے زائد جو حوالہ جات درج ہوئے ہیں ایک ایک کتاب سے ان عبارات کو چیک کیا اور ان کی درستی کو یقینی بنایا۔ متعدد مقامات پر کتاب کے متن پر بھی انہوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔

5 مولانا آصف خان عطاری مدنی۔ یہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) کی مجلس کے رکن اور ناظم ہیں۔ فتاویٰ اہلسنت کتاب الزکوۃ کی اشاعت میں بھی ان کا تعاون اور دلچسپی مثالی تھی اور زیرِ نظر کتاب پر بھی انہوں نے بہت ہی خلوصِ دل کے ساتھ طباعت کے مراحل کے لئے ضروری کام جیسا کہ فارمیشن، ڈیزائننگ وغیرہ کو بہتر انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ کاشف بھائی کے کاموں کے لئے بھی آصف خان بھائی ہی رابطہ کار رہے۔

مجلس آئی ٹی اور مجلسِ توقیت (دعوت اسلامی) کا تعاون بھی اس کتاب میں شامل ہے۔ شعبہ آئی ٹی نے کیو آر کوڈ (QR Code) اور ان کے لنک (link) بنائے ہیں جبکہ مجلسِ توقیت نے مختلف مناسک سے متعلق مختلف انداز کے اوقات کا سالانہ بنیاد پر چارٹ بنا کر دیا ہے جو اس کتاب میں مختلف جگہوں پر کیو آر کوڈ (QR Code) سے اسکین (Scan) کرکے دیکھا جاسکتا ہے۔

بہت ہی محبت کرنے والے اور مسائلِ حج کے مشتاق و طلبگار صوفی محمد اقبال ضیائی صاحب کا بطورِ خاص شکر گزار ہوں اول تو اس بات پر کہ انہوں نے میری التماس پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کتاب کی تکمیل کی دعا کرنا قبول کیا، پھر انہوں نے خود اپنی خواہش پر پوری کتاب ای میل کے ذریعے منگوا کر اس کی بہت ہی عمدہ انداز میں پروف ریڈنگ بھی کی۔ ماشاء اللہ یہ بہت عمدہ پروف ریڈر ہیں۔

مجلسِ افتاء کا بھی شکر گزار ہوں جس نے **دار الافتاء اہلسنت** کے پلیٹ فارم سے اس کتاب پر تحقیق و تصنیف کا موقع فراہم کیا اور میرے لئے یہ ممکن ہوا کہ میں یہ کام آپ تک پہنچا سکوں۔

اللہ تعالیٰ بالخصوص مذکورہ بالا تمام افراد کی اور بالعموم ان تمام افراد کی کوشش اور خدمت کو قبول فرمائے جنہوں نے کسی بھی طرح علمی یا ماہرانہ انداز میں اس کتاب کی طباعت تک اپنی معاونت سے نوازا، خواہ فارمیشن کرنے والے ہوں، پروف ریڈنگ کرنے والے ہوں یا مکتبۃ المدینہ کے تعلق سے مختلف کاموں کے انجام دینے والے افراد ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان سب کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

التماسِ خاص

بالخصوص اہلِ علم حضرات سے ملتمس ہوں کہ اس کتاب کی تصنیف و تحقیق میں مجھ سے خطا واقع نہ ہوئی ہو یہ ضروری نہیں۔ بالخصوص باریک اور گہرائی پر مبنی ابحاث میں خطا واقع ہونا کوئی بعید نہیں۔ خاص طور پر اس بات سے مرعوب نہ ہوں کہ میں مسائلِ حج سے کافی عرصے سے شغف رکھے ہوئے ہوں تو مجھ سے خطا ممکن نہیں۔ اگر کہیں علمی خطا پائیں تو مجھے ضروری مطلع کریں، امید ہے کہ تشفی بخش دلائل کے بعد آپ مجھے رجوع کرنے والا پائیں گے۔ یہ کتاب اگرچہ دار الافتاء اہلسنت کے پلیٹ فارم سے قارئین کے لئے ایک عمدہ تحفہ ہے لیکن یہ عرض کرتا چلوں کہ مجلسِ افتاء کے دیگر مفتیانِ کرام نے تادمِ تحریر اس کتاب کے ایک باب کو بھی ملاحظہ نہیں فرمایا ہے لہٰذا اس کتاب کی کسی بھی خطا کو صرف میری طرف ہی منسوب کیا جائے اور مجھے اطلاع دے کر رجوع کا موقع دیا جائے۔ مجھ سے رابطے کا ایک بڑا ذریعہ میرے آفیشل فیس بک پیج کا ان بکس ہے facebook.com/MuftiAliAsghar۔ اس کے علاوہ المدینۃ العلمیہ کے ای میل ایڈریس ilmia@dawateislami.net۔ سے بھی بآسانی پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کے لکھنے پر مجھے جو ثواب حاصل ہو اوہ بالخصوص اپنے والدین کریمین کی ارواح کو ایصال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ یونہی اپنے مرحوم اساتذہ و مشائخ، نیز اساتذہ و پیر و مرشد کے مرحوم والدین اپنے والدین کی طرف سے اجداد و عصباتِ مسلمین اور بالعموم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری امتِ مرحومہ کی خدمت میں ثواب پہنچے۔

طالب دعا

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24 ذوالقعدۃ الحرام 1439 بمطابق 07.08.2018

اہم مقامات وغیرہ اور کیو آر کوڈ

مذکورہ کتاب میں کئی جگہوں پر کیو آر کوڈ دیئے گئے ہیں ان میں سے بعض اہم کیو آر کوڈ یہاں بھی تفصیل کے ساتھ لکھے جارہے ہیں۔ آپ مطلوبہ مقام کو اسکین کرکے لنک پر پہنچ سکتے ہیں۔19 کیو آر کوڈ وہ ہیں جو کتاب میں بھی دیئے گئے ہیں جبکہ مزید 17اہم کیو آر کوڈ قارئین کی سہولت کے لئے اضافی طور پر یہاں درج کیے گئے ہیں۔

1.	پانچوں میقاتوں کا نقشہ	
2.	کلمات تلبیہ کی ویڈیو	
3.	طائف کی میقات میں وادی محرم کی مسجدِ میقات کی تصویر اور گوگل میپ	
4.	طائف کی میقات میں سیل کبیر کی مسجدِ میقات کی تصویر اور گوگل میپ	
5.	مسجد عائشہ کی تصویر اور گوگل میپ	
6.	جعرانہ کے مقام کی تصویر اور گوگل میپ	
7.	رمل کے عملی طریقے پر مشتمل ویڈیو	

.8	اضطباع کے عملی طریقے پر مشتمل ویڈیو	
.9	میدانِ عرفات کی مختلف تصاویر	
.10	میدانِ عرفات کے مقام پر (وقوفِ عرفہ کے وقت) آغازِ ظہر اور اگلی رات اختتام سحری کے وقت پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.11	میدان عرفات میں وقتِ غروب پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.12	مزدلفہ میں عشاء کے ابتدائی وانتہائی وقت پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.13	مزدلفہ میں طلوعِ فجر وطلوعِ شمس کے وقت (وقوف مزدلفہ کے وقت) پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.14	پہلے دن کی رمی کے چاروں احکام کے اعتبار سے مکمل اوقات پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.15	پہلے دن جمرۃ العقبہ کی رمی میں کھڑے ہونے کا انداز تصویر	
.16	دوسرے، تیسرے دن کی رمی میں کھڑے ہونے کا انداز تصویر	

.17	قارن کے لئے دو دَم کی مستثنیٰ صورتوں کی تفصیل رفیق الحرمین سے	
.18	تھری ڈی ویڈیو کے ذریعے طواف کی نیت کا طریقہ	
.19	مکہ مکرمہ کے لئے تین اوقاتِ مکروہہ (جن میں طواف کی نماز نہیں ہوتی) پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	
.20	حج اور عمرہ ایک نظر میں عمدہ پریزنٹیشن مختصر انداز۔ 30 منٹ کا ویڈیو کلپ	
.21	طواف کرنے کا عملی طریقہ اور اہم مسائل پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن۔ 36 منٹ کی ویڈیو	
.22	احرام کی پابندیوں پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن۔ 15 منٹ کی ویڈیو	
.23	مناسکِ حج کے اوقات اور ترتیب پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن۔ 18 منٹ کی ویڈیو	
.24	خواتین کے مسائلِ حج و عمرہ سے متعلق اہم سوال و جواب پر مشتمل 29 منٹ کی ویڈیو	
.25	مفتی علی اصغر صاحب کے آفیشل یوٹیوب چینل کا لنک جس پر احکامِ حج کے مکمل سلسلے اور شارٹ کلپ موجود ہیں	
.26	دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود احکامِ حج پیج کا لنک	

MAKTABA TUL MADINAH
27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام
ARAFAT
MUZDAIFAH
JAMARAT
MINA

واجب نمبر: 1

میقات سے احرام باندھنا

مختصر تشریح

ویسے تو "**میقات**" ایک خاص اصطلاح ہے لیکن یہاں میقات سے مراد یہ ہے کہ جس کو جہاں سے احرام باندھنا ہے وہ وہیں سے باندھے، اس کا خلاف کرنا ترکِ واجب ہو گا۔ میقات سے احرام باندھنے کی تفصیل سے پہلے حَرَم، حِلّ اور آفاق کا جغرافیائی نقشہ ذہن نشین ہونا ضروری ہے لہٰذا ص 24 پر موجود نقشہ سے ان جگہوں کی تفصیل اچھی طرح سمجھ لیں۔

یہاں احرام باندھنے کی تین ممکنہ صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

میقات سے احرام باندھنے سے مراد یہ ہے کہ حج کی تینوں اقسام اور زائر کہاں کا رہنے والا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے وہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔

حج کی تین اقسام ہیں: (1) حِج تَمَتُّع (2) حِجِ قِران (3) حِجِ اِفراد۔ حج کرنے والا تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کر رہا ہو اگر وہ آفاق یعنی حِلّ کے باہر سے آرہا ہے اور میقات سے گزر کر براہِ راست مکۂ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو حالتِ احرام میں ہی میقات عبور کرتا ہوا حل اور پھر حرم یعنی مکۂ مکرمہ میں داخل ہو گا، احرام عمرہ کا ہو یا حج کا دونوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔ آفاق سے حجِ تمتع کے لئے آنے والا حاجی صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آتا ہے اور مکۂ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے یعنی طواف، سعی اور

حلق یا تقصیر سے فارغ ہونے پر عمرہ کا احرام کھول دیتا ہے۔

کون میقات کے باہر ہی سے حج کا احرام باندھ کر آئے گا؟

میقات کے باہر سے حجِ افراد اور حجِ قران کے لئے آنے والا میقات یا اس سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ کر آئے گا اور اسی احرام کے ساتھ عَرَفات جائے گا۔ حجِ افراد والے نے صرف حج کا اِحْرام باندھا ہوتا ہے جبکہ قران والے نے حج اور عمرہ دونوں کے اِحْرام کی نیت کی ہوتی ہے۔

دوسری صورت:

جو آفاقی مکۂ مکرمہ آکر عمرہ کرکے احرام کھول کر مکہ شریف ہی میں موجود ہے یعنی حجِ تمتع کرنے والا ہی ایسا کرے گا اس کے لئے حج کا احرام خطۂ حرم سے باندھنا ضروری ہے یہی حکم ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو مکۂ مکرمہ میں حرم کے خطہ میں آباد ہیں کہ وہ حج کا احرام خطۂ حرم سے ہی باندھیں گے۔

تیسری صورت:

اہلِ مکہ یعنی حدودِ حرم میں رہنے والے اور اہلِ حِلّ یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے صرف حجِ افراد کریں گے تو یہ دونوں حج کا اِحْرام اپنی اپنی جگہ سے باندھیں گے، یعنی اہلِ مکہ خطۂ حرم میں کسی جگہ سے اور اہلِ حِل، حِل میں کسی بھی جگہ سے باندھیں گے اور ان کے لئے یہ عمل کرنا واجب ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اہلِ حِل حرم سے احرام باندھیں اور حرم میں رہنے والے حل میں جا کر احرام باندھیں۔[1]

1... (شرح لباب المناسک، باب المواقیت، ص118-119)

میقات سے احرام باندھنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ جو آفاقی براہِ راست مکۂ مکرّمہ کی نیت سے سفر کرتا ہوا جان بوجھ کر بغیر اِحْرام کے میقات سے حل میں داخل ہوا تو اس پر دم لازم ہو گیا[2] اور گناہ گار بھی ہوا۔ اگر جان بوجھ کر نہ کیا تو گناہ نہیں ہو گا۔

❷ اس پر واجب ہے کہ واپس جا کر کسی بھی میقات سے احرام باندھے[3] یعنی احرام کی نیت اور تَلْبِیَہ دونوں میقات سے کر کے پھر دوبارہ آئے۔[4] ایسی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔ سب سے قریب میقات طائف کی ہے وہاں آنے جانے کی ٹیکسی کروائی جا سکتی ہے طائف کی میقات کے دو مرکزی پوائنٹ ہیں ایک کو "**میقاتُ الھدا**" یا "**وادیِ محرم**" بھی کہتے ہیں یہ مکۂ مکرمہ کے زیادہ نزدیک ہے۔ مسجدِ میقات بھی یہاں موجود ہے، مکہ سے اعادہ کے لئے جانے والے ٹیکسی والے کو اسی کا نام بتائیں۔ دوسرا مقام "**سیلُ الکبیر**" کہلاتا ہے یہاں بھی مسجدِ میقات موجود ہے۔ دونوں جگہ میں سے کہیں پر بھی جا سکتے ہیں۔

❸ اگر اس شخص نے آفاق سے آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنے کے بجائے

2...من جاوز وقته غیر محرم ثم أحرم أوْلا فعلیه العود إلی وقت وإن لم یعد فعلیه دم

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر إحرام، ص118-119)

3...(فعلیه العود) أی فیجب علیه الرجوع (إلی وقت) أی إلی میقات من المواقیت...إلخ

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر إحرام، ص118)

4...وإلا فلا بدّ أن ینوی ویلبی لیصیر محرماً حینئذ

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر إحرام، ص120)

اندرونِ میقات کہیں سے احرام باندھ لیا تب بھی حکم ہے کہ میقات پر جا کر تلبیہ پڑھ کر واپس آئے۔ اس پر لازم آنے والا دم ساقط ہو جائے گا[5] البتہ گناہ ختم کرنے کے لئے توبہ کرنا ہو گی۔

4 اگر مکّی یا جو مکّی کے حکم میں ہے جیسا کہ حجِ تمتع کرنے والا جب عمرہ کا احرام کھول کر مکۂ مکرمہ ہی میں مقیم ہے تو وہ بھی مکی ہی کے حکم میں ہے، ان پر ضروری ہے کہ یہ حج کا احرام خطۂ حرم سے باندھیں۔[6]

5 یونہی جو حِلّ میں رہتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ حِلّ سے احرام باندھے۔[7]

6 اگر ان دونوں نے اس پر عمل نہ کیا یعنی مکی نے حرم کے بجائے حل اور حِلّی نے بجائے حل کے حرم سے احرام باندھا تو ان پر بھی لازم ہے کہ اپنی اصل جگہ پر واپس جا کر تلبیہ کا اعادہ کریں یعنی حرم کا رہنے والا حرم آئے اور یہاں تلبیہ کا اعادہ کرے اور حل کا رہنے والا بیرونِ حرم جائے اور تلبیہ کا اعادہ کرے اگر ایسا نہ کیا تو دم لازم ہو گا۔[8]

5...(سقط) أي الدم (إن لبّى منه) أي من الميقات على فرض أنّه أحرم بعده

(شرح لباب المناسک، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير إحرام، ص 119-120)

6...من كان منزله في الحرم فوقته الحرم للحجّ۔۔۔ وكذلك كلّ من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الاقامة به كالمفرد بالعمرة والمتمتّع

(لباب المناسک، باب المواقيت، فصل في الصنف الثالث، ص 117، ملتقطاً)

7...وهم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحلّ للحجّ والعمرة

(لباب المناسک، باب المواقيت، فصل في الصنف الثاني، ص 116)

8...فلو أحرم۔۔۔ أهل الحرم من الحلّ للحجّ۔۔۔ أو أهل الحلّ من الحرم فعليهم العود إلى وقت وإن لم يعودوا فعليهم الدم

(لباب المناسک، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير إحرام، ص 119، ملتقطاً)=

7 اہلِ مکہ میں سے کوئی کسی کام سے بیرونِ حرم یعنی حِلّ گیا وہاں سے احرام باندھ کر عَرَفات چلا گیا تو اس نے احرام اپنی جگہ سے باندھا اس نے کسی حکمِ شرع کی خلاف ورزی نہیں کی۔(9)

8 یونہی بیرونِ حرم یعنی حِلّ سے کوئی شخص کسی کام سے مکہ آیا خاص حج کے ارادے سے نہیں آیا جیسا کہ بعض لوگ نوکری تو مثلاً جدہ میں کرتے ہیں جو کہ میقات کے اندر ہے لیکن حرم سے باہر ہے چونکہ حج کے سیزن میں کام کے سلسلہ میں ان کا تبادلہ مکۂ مکرمہ کر دیا جاتا ہے یہ شخص اب مکی ہی ہے اگر مکۂ مکرمہ آکر اس کی حج کی نیت بنتی ہے تو یہ حرم ہی سے احرام باندھے گا۔(10)

= • قال القطبي في منسكه: ومما يجب التيقظ له سكان جدة۔۔۔وأہل الاودية القريبة من مكة فانهم غالباً ما ياتون مكة في سادس أو سابع ذي الحجة بلا إحرام و يحرمون للحج من مكة فعليهم دم لمجاوزة الميقات بلا إحرام... إلخ

(ردالمحتار، كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج3، ص554، ملتقطاً)

• ذكر العلامة ابن عابدين ههنا: هؤلاء الاشخاص متى يذهبون إلى عرفات ويلبون هل يسقط الدم عنه بسبب العود إلى الحل أي العرفات أم لا؟ والذي يظهر من كلام خاتمة المحققين العلامة ابن عابدين الشامي سقوط الدم عنه حيث ذكر قول القاضي محمد عيد على من قال بعدم السقوط۔ وهذه الصورة لا يوجد إلا لأهل الحل لأنهم لا يطوفون للقدوم لأن ليس لهم طواف القدوم و من طاف ولو شوطاً تعين الدم كما مر فتدبر۔علی اصغر

9...أمّا لو خرج إلى الحلّ لحاجة فأحرم منه ووقف بعرفة فلا شيئ عليه

(ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص708)

10...وقد يتغير الميقات بتغير الحال أي من كون الواحد في الحرم أو الآفاق أو ما بينهما من غير أهلها فيكون ميقات الآفاقي الحرم أو الحل أي إذا صار من أہل هما والمكي الحل أو الآفاق أي على حسب =

9 اہلِ حرم خطۂ حرم سے کسی بھی جگہ احرام کی نیت کر سکتے ہیں البتہ افضل مقام "مسجدُ الحرام" ہے۔ (11)

10 حِلّ والے کے لئے پورا حِلّ حج کے احرام باندھنے کی میقات ہے، حرم سے پہلے جہاں سے چاہے باندھ سکتا ہے البتہ اس کے لئے گھر سے باندھنا افضل ہے۔ (12)

11 واضح رہے کہ مکۂ مکرمہ میں رہنے والے اگر عمرہ ادا کرنا چاہیں تو ان کو حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا ہو گا۔ سب سے افضل تَنْعِیْم یعنی مسجدِ عائشہ سے احرام باندھنا ہے۔ (13) اور حِلّ میں رہنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کے لئے حج کے احرام کی طرح

=إختلاف حاله و الضابط فيه أي القاعدة الكلية في هذا الحكم ان من وصل إلى مكان صار حكمه حكم أهله أي إذا كان قصده إليه على وجه مشروع بخلاف ما إذا كان على غير وجه مشروع بأن جاوز الميقات من غير إحرام و دخل الحرم أو خرج المكي إلى الحل لإحرام الحج فانه لا يصير حكمه حكم أهل ما خرج منه أو دخل إليه (شرح لباب المناسک، باب المواقیت ص118)

• المراد بالمكي من كان داخل الحرم سواء كان بمكة أو لا و سواء كان من أهلها أو لا فيشمل الآفاقي المفرد بالعمرة والمتمتع والحلال من أهل الحل إذا دخل الحرم لحاجة

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص554)

11...(وهم من كان منزله في الحرم فوقته الحرم للحجّ) ومن المسجد أفضل

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثالث، ص117)

12... (وهم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحلّ) أي فميقاتهم جميع المسافة من الميقات إلى انتهاء الحلّ۔۔۔(ومن دويرة أهلهم أفضل)

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص116، ملتقطاً)

13...(من كان منزله في الحرم فوقته۔۔۔الحلّ للعمرة)۔۔۔ثمّ إحرام المكي من التنعيم أفضل عندنا للعمرة (شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثالث، ص117، ملتقطاً)

حکم یہ ہے کہ بیرونِ حرم کہیں سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں لیکن گھر سے احرام باندھنا افضل ہے۔(14)

⓬ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حل سے اگر حرم آئیں گے تو احرام ضروری ہوگا مثلاً مکۂ مکرمہ کا رہائشی جدّہ جائے پھر واپس آنا ہو یا حُدَیبیہ یا جِعْرانہ جائیں اور پھر مکۂ مکرمہ آنا ہو تو ایسی صورت میں احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا یہ درست نہیں کہ یہ جگہیں حِلّ میں ہیں حِلّ سے مکۂ مکرمہ آتے وقت حج و عمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بغیر احرام کے آسکتے ہیں۔(15)

عمرہ کا احرام اپنی جگہ سے نہ باندھا جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

آفاق سے براہِ راست مکۂ مکرمہ آنے والے کے مسائل تو اوپر بیان ہو گئے ہیں البتہ حاجی مکۂ مکرمہ پہنچ کر متعدد عمرے کر رہے ہوتے ہیں اور درست مقام اور جگہ سے احرام باندھنے میں کچھ غلطیاں بھی کر جاتے ہیں لہذا حِلّی اور حرم میں رہنے والے یا وہ لوگ جو آفاق سے آکر حلی یا مکی کے حکم میں ہو گئے یہ لوگ عمرے کے احرام کو صحیح جگہ سے نہیں باندھیں تو کیا احکام ہوں گے چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

❶ حرم میں رہنے والے عمرہ کرنا چاہیں تو ان کو حرم کے باہر جا کر احرام باندھنا

14...هم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحلّ للحجّ والعمرة۔۔۔ومن دويرة أهلهم أفضل

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص116، ملتقطاً)

15...ولهم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكاً

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص116)

ہو گا۔[16]

❷ اگر کسی نے عمرہ کا احرام حرم سے باندھا تو اس پر دم لازم ہو گا[17] اگر بیرونِ حرم یعنی حِلّ جا کر تلبیہ کہہ آیا تو اب دم ساقط ہو جائے گا۔[18]

❸ مطلوبہ جگہ سے احرام نہ باندھنے والے کے لئے یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ مطلوبہ جگہ پر جا کر صرف تلبیہ کہہ کر واپس آجائے تو دم ساقط ہو جائے گا یہ صورت ایک قید سے مقید ہے کہ طواف سے پہلے پہلے جا سکتا ہے اور اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ طواف کی نیت کرنے سے پہلے جا سکتا ہے یا پھر صرف پہلا چکر پورا کرنے سے پہلے۔[19] لہذا کسی

16...من کان منزله في الحرم فوقته۔۔۔الحلّ للعمرة

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثالث، ص117، ملتقطاً)

17...فلو أحرم آفاقي داخل الوقت أو أهل الحرم من الحل للحج و من الحرم للعمرة أو أهل الحل من الحرم فعليهم العود إلى وقت وإن لم يعودوا فعليهم الدم

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ص119)

18...فلو عكس فأحرم للحج من الحل أو للعمرة من الحرم لزمه دم إلا إذا عاد ملبياً إلى الميقات المشروع له (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص554)

19...فی هذا المقام أيضا صورة أخرى بأنه إلى متى له الرجوع إلى ميقات أو إلى حل لجبر النقصان بسبب التلبية المتروكة بأداء التلبية في مقام مطلوب۔عبارات الفقهاء متعارضة في بيان هذه الصورة الواقعة۔بعض الفقهاء قالوا له الرجوع ما لم ينو الطواف هكذا في المسلک المتقسط و عند البعض له الرجوع ما لم يوجد شوط كامل للطواف هكذا في البحر و رد المحتار ذكر العلامة الرافعي التطبيق بينهما بأن المعتمر له الرجوع قبل نية الطواف و الإستيلام فقط ومن في إحرام الحج له الرجوع قبل شوط كامل للطواف ۔ليس عندی تحقيق هذه المسئلة ۔لعل الله يحدث بعد ذالک أمرا۔علی اصغر

آفاقی نے حج کا احرام یا آفاق سے عمرہ کے لئے آنے والے نے عمرہ کا احرام میقات کے اندر باندھا ہو یا پھر حِلّی نے حج کا احرام حرم سے یا مکی نے حج کا احرام حل سے یا کسی نے بھی عمرہ کا احرام حرم سے باندھا ہو تو ان تمام صورتوں میں مطلوبہ جگہ سے احرام باندھنا نہیں پایا گیا۔اس کی دو صورتیں اوپر بیان کر دی گئیں کہ کب دم ساقط ہو سکتا ہے اور کب دم دیناہی متعین ہو جائے گا۔

4 اہلِ حِلّ سے کوئی مکۂ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو اگر حج یا عمرہ کرنے کی نیت نہیں ہے تو وہ بغیر احرام آسکتا ہے[20] اور اگر حل سے مکہ روانگی کا مقصد حج یا عمرہ ہے تو اب بغیر احرام مکہ یعنی حرم میں داخل نہیں ہو سکتا[21] ایسی صورت میں حرم سے پہلے کسی بھی جگہ سے احرام باندھنا واجب ہے۔[22]

> حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔
> (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود و الرکن و المقام، ج2، ص248، حدیث:878)

20...ولھم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكاً

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص116)

21...وإن أرادوا نسكاً۔۔۔(فيجب) أي الإحرام حينئذ

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص116-117، ملتقطاً)

22...أمّا إن أراده وجب عليه الإحرام قبل دخوله أرض الحرم فميقاته كل الحلّ إلى الحرم

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص554)

واجب نمبر:2

صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا یعنی سعی کرنا

مختصر تشریح

ویسے تو سعی ہر عمرہ کرنے والا بھی کرتا ہے لیکن عمرہ سے ہٹ کر مستقل طور پر حج کی سعی ایک جداگانہ واجب ہے۔ حج کی واجب سعی حج کا احرام باندھنے کے بعد حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔[23] حج سے پہلے کرنا ہو تو حج کا احرام باندھ کر کسی بھی نفلی طواف کے بعد ادا کی جا سکتی ہے اور اس طواف میں رَمَل اور اِضطباع دونوں افعال کرنا ہوں گے۔ حج کے بعد کرنا ہو تو احرام ضروری نہیں بلکہ سنت یہ ہے کہ احرام میں نہ ہو اسی طرح حج کے بعد سعی کرنے پر یہ بھی مسنون ہے کہ حلق سے فارغ ہو کر طوافِ زیارت کے بعد سعی کرے۔[24] حج کے بعد سعی کرنا ہو تو طوافِ زیارت سے پہلے نہیں ہو سکتی پہلے طوافِ زیارت ہو گا پھر سعی ہو گی اور مسنون یہ

23...ولو بعد طواف (قبل أشهر الحج لم يصح سعيه) لأن السعي من الواجبات و الوقت شرط لجميع أفعال الحج إلا أن الإحرام شرط يصح وقوعه قبل الوقت لكن يكره

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروۃ، فصل فی شرائط صحۃ السعی، ص252)

24...فإن كان سعيه للحج قبل الوقوف (فيشترط وجوده) أي ثبوت بقائه لعدم حلول زمان تحلله (وإن كان) أي سعيه (للحج بعده) أي بعد الوقوف (فلا يشترط) أي وجود الإحرام لجواز أن يكون بعد تحلله من إحرامه (ولا يسن) أي وجوده أيضاً لجواز سعيه قبل حلقه لكن مع الكراهة فإنه يسن الترتيب بين الرمي والحلق والطواف والسعي فكان حقه أن يقول بل ويسنّ عدمه

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروۃ، فصل فی شرائط صحۃ السعی، ص247-248، ملتقطاً)

ہے کہ طواف کے بعد سعی میں تاخیر نہ کرے[25]۔

واضح رہے کہ جس طواف کے بعد حج کی سعی کی جائے خواہ حج سے پہلے کی جائے یا بعد میں تو اس طواف میں رمل کرنا سنتِ مؤکدہ ہے[26] البتہ وہ طواف اگر حالتِ احرام میں تھا تو اضطباع بھی کرنا ہوگا جیسا کہ حج سے قبل طواف کرنے میں احرام کی حالت لازمی طور سے پائی جائے گی، اسی طرح حج کے بعد احرام کھولنے سے پہلے اگر کوئی طوافِ زیارت کرتا ہے اور حج سے پہلے سعی نہیں کی تھی تو اس طواف میں بھی اضطباع ہوگا۔[27] حج سے پہلے حج کی سعی کر چکا ہو تو اب طوافِ زیارت میں رمل نہیں کرے گا۔ **یہاں اصل قاعدہ یہ ہے کہ جس طواف کے بعد حج کی سعی ہوگی اس طواف میں رَمَل بھی ہوگا اور اگر وہ طواف حالتِ احرام میں کیا گیا تو اِضطباع بھی کریں گے۔**

واضح رہے کہ سعی حج کی ہو یا عمرہ کی اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے جائیں صفا سے مروہ تک ایک چکر اور پھر مروہ سے صفا آئیں گے

25...وأشار أيضاً أن السعى بعد الطواف فلو عكس أعاد السعى لأنه تبع له وصرح فى المحيط بأن تقديم الطواف شرط لصحة السعى وبه علم أن تاخير السعى واجب وإلى أنه لا يجب بعده فوراً و السنة الاتصال به (ردالمحتار، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ج3، ص587)

26...وأشار بقوله بعد ذلک ثم اخرج إلى الصفا إلى أنه لا يرمل إلا فى طواف بعده سعى (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص578)

• الرمل الذى هو سنّة مؤكّدة (منحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص578)

27...(وهو سنّة فى كل طواف بعده سعى) كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة على تقدير تأخير السعى وبفرض أنه لم يكن لابساً

(شرح لباب المناسک، باب دخول مكة، فصل فى صفة الشروع في الطواف، ص183)

تو وہ دوسرا چکر ہو گا ایسا نہیں کہ آنا جانا مل کر ایک چکر پورا ہو۔ (28)

حج کی سعی ایک چارٹ میں

کن طوافوں کے بعد ہو گی؟	کب کرے گا؟	کون کرے گا؟	رمل ہو گا؟	اضطباع ہو گا؟
طوافِ قدوم کے بعد	عرفات جانے سے پہلے	قارن، اور آفاقی مفرد	جی ہاں	جی ہاں
نفلی طواف کے بعد	عرفات جانے سے پہلے	مُتَمَتِّع اور غیر آفاقی مفرد	جی ہاں	جی ہاں
طوافِ زیارت کے بعد	عرفات کے بعد	تمام اقسام کے حاجی جنہوں نے حج سے پہلے نہ کی ہو اور احرام کھل چکا ہو	جی ہاں	جی نہیں
طوافِ زیارت کے بعد	عرفات کے بعد	تمام اقسام کے حاجی جنہوں نے حج سے پہلے نہ کی ہو اور احرام نہ کھلا ہو	جی ہاں	جی ہاں

واضح رہے کہ "کب کرے گا" کے تحت حج سے پہلے کرنے کا جو مسئلہ بیان ہوا یہ

28...ویعد من الصفا إلی المروۃ شوطاً ومن المروۃ إلی الصفا شوطاً آخر

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأما قدرہ فسبعۃ اشواط، ج2، ص318)

ایک صورت کے طور پر ہوا ہے کہ حج سے پہلے سعی پائی جائے تو یوں کرنا ہوگا ورنہ حج سے پہلے ہی سعی کرنا لازمی نہیں۔

حج کی سعی سے متعلق اہم معلومات

پہلی صورت: حج سے پہلے سعی کرنا

❶ آفاقی حجِ افراد والے نے حج کا احرام باندھا ہوتا ہے اور قران والے نے بھی عمرہ کے ساتھ ساتھ حج کا احرام باندھا ہوتا ہے ان دونوں قسم کے حاجیوں نے طوافِ قُدوم بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا طوافِ قُدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کر سکتے ہیں[29] البتہ مسنون یہ ہے کہ طواف کے بعد بلا ضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے۔

❷ واضح رہے کہ حجِ قران والے نے دو طواف کرنے ہوتے ہیں، ایک طوافِ عمرہ دوسرا طوافِ قدوم اسی طرح سعی بھی دو کرنا ہوتی ہیں ایک عمرہ کی اور ایک حج کی[30] اگر قران والے نے صرف ایک ہی طواف کیا یہ سمجھ کر کہ میرا طوافِ قدوم ہو گیا ہے پھر حج کی سعی کی تو اس صورت میں حکم یہ ہو گا کہ اس کا طواف، عمرہ کا طواف اور سعی عمرہ کی سعی کے طور پر شمار ہو گی[31] طوافِ قدوم اسے مزید کرنا ہو گا کہ قارن کا پہلا طواف عمرہ

29...وحاصله أن جواز تقديم السعي ممن عليه طواف القدوم متفق عليه

(منحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص583)

30...والثاني على القارن طوافان والثالث على القارن سعيان في قول أبي حنيفة وأصحابه

(النتف في الفتاوى، كتاب المناسك، حج القران، ص137)

31...(ولو طاف طوافاً في وقته) أي زمانه الذي عيّن الشارع وقوعه فيه (وقع عنه) أي بعد أن ينوي أصل الطواف لكونه معياراً له كما في صوم أداء رمضان (نواه بعينه أولا) أي أو ما نواه بعينه بل أطلقه (أو نوى طوافاً آخر) وهذا كلّه مبني على أن التعيين ليس بشرط في نية الطواف بخلاف الصلاة فإن=

کا طواف شمار ہوتا ہے لہذا طوافِ قدوم باقی ہے اگر حج سے پہلے حج کی سعی کرنا چاہتا ہے تو وہ دوسرے طواف کے بعد کرے گا یعنی طوافِ قدوم کے بعد کی جانے والی سعی ہی حج کی سعی شمار ہوگی۔

3 قارن کو حج کی سعی حج سے پہلے کرنا ہے تو مسنون یہ ہے کہ پہلے ایک طواف عمرہ کا اور ایک سعی عمرہ کی کرے پھر ایک طواف قدوم کا اور حج کی سعی کرے اگر اس نے پہلے دونوں طواف ایک ساتھ کر لئے پھر دونوں سعی ایک ساتھ کی تو مَناسک کی ادائیگی تو صحیح ہو جائے گی البتہ ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے پر سنت ترک ہوئی۔ (32)

=التعيين لا بدّ منه في الفرض والواجب و أما الصوم ففيه تفصيل ليس هذا محله والحاصل أنه إذا نوى طوافاً آخر يكون للاول وإن نوى الثاني فلا تعمل النية في تقديم ذلك عليه ولا تاخيره عنه كما سيأتي ومثاله ما بينه بقوله: (ومن فروعه لو قدم) أي من سفره (معتمراً وطاف) أي بأي نية كانت (وقع عن العمرة) أي عن طوافها (أو حاجاً) أي أو قدم حاجاً (وطاف قبل يوم النحر وقع) أي طوافه (للقدوم أو قارناً) أي قدم قارناً وطاف طوافين من غير تعيين فيهما (وقع الأول للعمرة والثاني للقدوم)

(شرح لباب المناسک، باب أنواع الاطوفة، ص205-206، ملتقطاً)

32...(ثم يحج كما مر) فيطوف للقدوم ويسعى بعده إن شاء (فإن أتى بطوافين) متواليين (ثم سعيين لهما جاز وأساء) ولا دم عليه (الدر المختار، باب القران، ج3، ص635)

• قوله: (جاز) أطلقه فشمل ما إذا نوى أول الطوافين للعمرة والثاني للحج أي: للقدوم، أو نوى على العكس، أو نوى مطلق الطواف ولم يعين، أو نوى طوافاً آخر تطوعاً أو غيره فيكون الأول للعمرة والثاني للقدوم كما في اللباب۔ قوله: (وأساء) أي: بتأخير سعي العمرة وتقديم طواف التحية عليه۔ هدايه۔ قوله: (ولا دم عليه) أما عندهما فظاهر؛ لأن التقديم والتأخير في المناسك لا يوجب الدم عندهما وعنده طواف التحية سنة، وتركه لا يوجب الدم فتقديمه أولى، والسعي بتاخيره بالاشتغال بعمل آخر لا يوجب الدم، فكذا بالاشتغال بالطواف۔ هداية۔"

(ردالمحتار على الدر المختار، باب القران، ج3، ص635، دار المعرفه بيروت)

4 مکی یا حِلّی حضرات جو کہ صرف حجِ افراد کرتے ہیں ان پر طوافِ قدوم بھی نہیں لہذا وہ حج سے پہلے سعی کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں لیکن سب سے پہلے حج کا احرام باندھیں گے پھر ایک نفلی طواف کریں گے پھر حج کی سعی کریں گے اور اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی کریں گے۔(33)

5 حجِ تمتّع کرنے والا مکۂ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے یہ جب بھی حج کا احرام باندھے گا اس کے بعد ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کر سکتا ہے۔(34) عام طور پر مکۂ مکرمہ میں رہنے والا تمتع والا حاجی 7 یا 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتا ہے۔فی زمانہ تمتع والے کے لئے حج کے بعد سعی کرنے میں سہولت زیادہ ہے کیونکہ وہ حج کا احرام 7 یا 8 ذوالحجہ کو باندھے گا تو مسجدُ الحرام شریف میں اعلی درجے کا رَش ہو گا۔ویسے تمتع کرنے والے کے لئے حج کے بعد سعی افضل ہے۔

6 حجِ قران والے کے لئے افضل یہ ہے کہ حج سے پہلے سعی کرے۔سرکارِ دوعالم رحمتِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجِ قران فرمایا حج سے پہلے دو طواف کیے اور دو

33...(ثم إن أراد) أي المكي ومن بمعناه (تقديم السعي على طواف الزيارة يتنفل بطواف) لأنه ليس للمكي ومن في حكمه طواف القدوم۔۔۔(بعد الإحرام بالحج يضطبع فيه ويرمل ثمّ يسعى بعده)

(شرح لباب المناسك، باب الخطبة، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص 265، ملتقطاً)

34... مفرد (آفاقی مفرد) و قارن تو حج کے رمل و سعی سے طوافِ قدوم میں فارغ ہو لئے مگر متمتع نے جو طواف و سعی کیے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل و سعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طوافِ قدوم ہے نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ اُمور کر کے فراغت پالے لہذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے گا اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل و سعی کرے اب اسے طواف الزیارۃ میں ان کی حاجت نہ ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج10، ص744)

سعی ادا کیں۔اس ترتیب سے کہ پہلے ایک طواف ایک سعی عمرے کی کی پھر ایک طواف قدوم کا اور پھر حج کی سعی ادا فرمائی۔[35]

دوسری صورت: حج کے بعد یعنی وقوفِ عرفہ کے بعد سعی کرنا

1 اگر حج کی سعی وقوفِ عرفہ کے بعد کرے تو مسنون یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو یعنی پہلے دن کی رَمی، قربانی اور حَلْق سے فارغ ہو کر طوافِ زیارت کے بعد کرے۔[36] اگر اس سے قبل یعنی حالتِ احرام میں سعی کی تو بھی وہ ادا ہو جائے گی جبکہ طوافِ زیارت کے بعد ہونا پایا جائے۔

2 اگر کوئی وقوفِ عرفہ کے بعد اس وقت سعی کرے کہ اس کا احرام کھولنے کا وقت نہ آیا ہو مثلاً 10 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات سے آکر حلق سے پہلے سعی کرنا چاہتا ہے خواہ رمی کرنے سے بھی پہلے یا بعد یونہی قربانی کرنے سے پہلے یا بعد، ایسی صورت میں چونکہ حالتِ احرام میں ہونا ناگزیر ہو گا اور یہ بات طے ہے کہ یہ سعی طوافِ زیارت کے بعد ہی ممکن ہے لہٰذا اب جو طوافِ زیارت ہو گا اس میں رمل کے ساتھ ساتھ اضطباع بھی کرے گا۔[37]

35...(أما القارن فالأفضل له تقديم السعي) أي ويجوز تأخيره بلا كراهة (أو يسن) أي فيكره تأخيره لأنه صلى الله تعالى عليه وسلم طاف طوافين وسعى سعيين قبل الوقوف بعرفة

(شرح لباب المناسک، باب الخطبة، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص266)

36...إنه يسن الترتيب بين الرمي والحلق والطواف والسعي فكان حقه أن يقول: بل ويسنّ عدمه

(شرح لباب المناسک، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص248)

37...وأراد أن يؤخر السعي إلى ما بعد الطواف الفرض فلا يرمل ولا يضطبع حينئذ هنا بل يؤخرهما إلى طواف الزيارة فيرمل فيه وكذا يضطبع إن لم يكن لابساً

(منحة الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص573)

3 حجِ تمتّع [38] اور حجِ افراد [39] کرنے والے کے لئے وقوفِ عرفہ کے بعد یعنی طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا افضل ہے حجِ افراد کرنے والا آفاقی ہو یا غیر آفاقی [40] دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔

حج کی سعی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

1 سعی کے چار یا اس سے زائد پھیرے چھوڑ دینے پر دم لازم ہوتا ہے۔[41] جب تک مکہ شریف میں ہے واجب ہے کہ سعی ادا کرے۔

2 سعی کے تین یا اس سے کم پھیرے چھوڑنے پر ہر پھیرے کے بدلے صدقہ یعنی ایک صدقۂ فطر دینا لازم ہوتا ہے۔[42]

38...الأفضل للحاج أن لا يسعى بعد طواف القدوم۔۔۔ أي المفرد بالحج والمتمتع بخلاف القارن
(بحر الرائق ومنحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص583)

39...الأفضل للمفرد أن لا يسعى بين الصفا والمروة عقيب طواف القدوم بل يؤخّر السعي إلى يوم النحر عقيب طواف الزيارة لأنّ السعي واجب فجعله تبعاً للفرض أولى من جعله تبعاً للسنة
(فتح القدير، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص362)

40...والأفضل للحاج أن لا يسعى بعد طواف القدوم لأن السعي واجب لا يليق أن يكون تبعاً للسنة يؤخره إلى طواف الزيارة ليكون تبعاً للفرض لكن العلماء رخصوا في الاتيان به عقيب طواف القدوم تخفيفاً على الناس لاشتغالهم يوم النحر بنحر الدما والرمي وهذا يخص بالآفاقي فإن المكي لا يطلب منه طواف القدوم فالأحوط في حقه التأخير لأنه لا زحمة في حقه لتوسع زمان السعي بالنسبة إلى فعله و لعل هذا وجه عدم جواز التقديم له عند الشافعي رحمه الله والخروج عن الخلاف مستحب بالاجماع وأما القارن فالآثار تدل على استنان تقديم السعي له (طوالع الانوار، كتاب الحج، ج4، ص97)

41...ولو ترك السعي كلّه أو أكثره فعليه دم
(لباب المناسك، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص503)

42...(لو ترك منه) أي من السعي (ثلاثة أشواط أو أقلّ فعليه لكلّ شوط صدقة)
(شرح لباب المناسك، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص503)

3 حج سے پہلے اگر نفلی طواف سے پہلے ہی سعی کرلی یا وقوفِ عرفہ کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کرلی تو وہ سعی ہوئی ہی نہیں کہ سعی درست ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ کسی مکمل معتبر طواف (یعنی ایسا طواف جس کے بعد سعی ہو سکتی ہے) یا طواف کے اکثر پھیروں کے بعد واقع ہو۔ لہٰذا اگر طواف کے تین پھیرے کئے پھر سعی کی تو یہ سعی بھی ادا نہ ہوئی۔ (43)

4 سعی کا وجوبی وقت اگرچہ کوئی نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص سعی کیے بغیر میقات سے باہر چلا جاتا ہے تو اس پر دَم دینا متعین ہو جائے گا البتہ بعد میں دوبارہ آکر سعی کرلیتا ہے تو دَم ساقط ہو جائے گا۔ (44)

5 اگر چند چکر چھوڑنے پر صدقہ لازم ہوا تھا تو اعادہ پر وہ صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

6 مسنون یہ ہے کہ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے اگر (بلاوجہ شرعی) متفرق طور پر کیے تو (مستحب ہے کہ) اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہو گئی۔ (45)

7 سعی کیے بغیر میقات سے باہر جانے والے کے لئے واپس آکر سعی کرنے کے بجائے دم دینا افضل ہے۔ البتہ میقات سے واپسی پر آفاقی کو احرام کی حالت میں ہی میقات عبور

43... (أن یکون) أی السعی (بعد طواف) أی کامل ولو نفلاً (أو بعد أکثره فلو سعی قبل الطواف) أی أکثر جنسه (أو بعد أقله لم یصح) لعدم تحقق رکنه

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروۃ، فصل في شرائط صحة السعي، ص 247، ملتقطاً)

44... ولو ترک السعی ورجع إلی أھله فأراد العود یعود بإحرام جدید وإذا أعاده سقط الدم

(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص 504)

45... (بہار شریعت، حصہ ششم، طواف وسعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان، ج 1، ص 1110)

کرنا ہوگا جو مکۂ مکرمہ آنے کے لئے ویسے بھی ایک عمومی واجب ہے۔[46]

8 اگر کسی معتبر عذر کی وجہ سے سعی ترک کی تو دم لازم نہیں آئے گا یہی حکم عمرہ کی سعی کا بھی ہے۔[47]

عمرہ کی سعی چھوڑ دی تو کیا احکام ہوں گے؟

حج کرنے والا خاص کر دوسرے ملک سے جانے والا مکۂ مکرمہ پہنچ کر عام طور سے نفلی عمرے بھی کرتا ہے، محض عمرے کی سعی کے متعلق احکام بھی ملاحظہ ہوں چنانچہ عمرے کی سعی بھی عمرہ کا ایک واجب ہے اس کے تعلق سے احکام کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1 عمرے کی سعی میں ایک واجب یہ بھی ہے کہ وہ حالتِ احرام میں اور حلق یا تقصیر سے پہلے کی جائے۔[48] لہٰذا اگر کسی نے سعی کرنے سے پہلے ہی حلق یا تقصیر کرالی تو اس پر دم لازم ہوگا لیکن اب بھی اسے سعی کرنا ہوگی کہ حلق کرانے سے وہ ساقط نہیں ہوئی۔[49] یعنی

46...وإن أخر السعي حتى رجع إلى أهله فعليه دم لتركه كما بينا وإن أراد أن يرجع إلى مكة ليأتي بالسعي يرجع بإحرام جديد لأن تحلله بالطواف قد تم وليس له أن يدخل مكة إلا بإحرام (قال والدم أحب إليّ من الرجوع)ــــ وإن أراق دماً انجبر به النقصان الواقع في الحج ولأن في إراقة الدم توفير منفعة اللحم على المساكين فهو أولى من الرجوع للسعي

(المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، ج2، ص59-60، الجزء الرابع، ملتقطاً)

47...ولو ترك السعي لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله فلا شيئ عليه وكذا الحكم في سعي العمرة

(لباب المناسك، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص504)

48...وكذا سعي العمرة لا يشترط وجوده بعد حلقه بل يجب تحقّقه قبل حلقه

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص504)

49...يجب أن لا يحلّ بحلق أو تقصير حتى يسعٰى بينهما فإنّه لو خالفه يجب عليه دم ولا يسقط عنه السعي اتّفاقاً

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص248)

دم دینا بھی ضروری ہے اور رہ جانے والی سعی بھی کرنا ضروری ہے۔

2 یہاں جس دم کی بات ہو رہی ہے اس سے مراد وہ دم ہے کہ عمرہ کرنے والے پر ایک واجب چھوڑ دینے کی وجہ سے لازم آیا ہے کہ اس نے حلال ہونے سے قبل احرام کھول دیا ہے [50] یعنی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عمرہ کے دوسرے اہم حصے یعنی سعی کو ادا کرتا پھر حلق یا تقصیر کراتا لیکن سعی سے پہلے ہی احرام ختم کرنے پر اس پر دم لازم ہوا ہے۔

3 عمرہ کی سعی چھوڑ دینے کے بعد سعی کی ادائیگی بہر حال واجب ہو گی اب اس سعی کو احرام کی حالت میں کرنا ضروری نہیں عمرہ کرنے والے نے جب حلق کروا کر احرام کھول دیا تو وہ اب بغیر احرام کے ہی سعی کرے گا۔ [51]

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بیتُ اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے، فرق یہ کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہر گز کوئی بات نہ کہے۔" (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، ج2، ص286، حدیث:962)

50...لو طاف ثم حلق ثم سعى صحّ سعيه وعليه دم لتحلّله قبل وقته وسبقه على أداء واجبه

(شرح لباب المناسک، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص248)

51...إذ سعي الحجّ بعد الوقوف لا يشترط فيه الإحرام بل ويسنّ عدمه وكذا سعي العمرة لا يشترط وجوده بعد حلقه بل يجب تحقّقه قبل حلقه

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص504)

واجب نمبر:3

سعی صفا سے شروع کرنا

مختصر تشریح

صفا کی پہاڑی سے سعی شروع کرنا یہ در حقیقت سعی کا واجب ہے کہ جب بھی سعی ہوگی خواہ حج کی ہو یا عمرہ کی صفا سے شروع کرنا واجب ہے۔[52]

سعی صفا سے شروع نہ کی جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

1. اگر سعی کو مروہ سے شروع کیا تو یہ پھیرا شمار نہیں ہوگا جب یہ مروہ سے صفا پہنچ کر اگلا چکر شروع کرے گا تو حقیقت میں اب پہلا چکر شروع کرنا پایا گیا۔[53]

2. سعی کا ہر پھیرا واجب ہے[54] لہٰذا اگر یہ شخص مروہ سے صفا کو ایک چکر شمار کرتے ہوئے 7 پھیرے کرتا ہے تو یہ حقیقت میں کل 6 پھیرے ہوئے ہیں لہٰذا اسے ایک مزید

52...(فصل فی واجباته: الإحرام من الميقات والسعی بين المروتين والبداءة بالصفا)۔۔۔أن البداءة من واجبات السعی لا من واجبات الحج بلا واسطة

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص94-95، ملتقطاً)

53...فلو بدأ بالمروة لم يعتدّ بذلک الشوط فإذا عاد من الصفا كان هذا أوّل سعيه

(لباب المناسک، باب السعی بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص248)

54...(فصل فی واجباته) أی واجبات السعی منها أو أوّلها (اكمال عدده سبع مرّات)

(شرح لباب المناسک، باب السعی بين الصفا والمروة، فصل في واجباته، ص252)

- وجميع السبعة الأشواط واجب لا الأكثر فقط

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص582)

پھیرا کرنا ہوگا۔[55] اگر یہ اس پھیرے کو نہیں کرتا تو ایک صدقہ دینا ہوگا۔[56]

حضرت عبید بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجرِ اسود و رُکنِ یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اُٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ج2، ص202، حدیث:4462)

55...في البدائع حتى لو بدأ بالمروة وختم بالصفا يلزمه اعادة شوط واحد يعني بأن يعود من الصفا إلى المروة لتحصل البداءة بالصفا والختم بالمروة ويكون شوطه الأوّل من المروة إلى الصفا ساقط الاعتبار (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص248-249)

56...(فإن ترك أقلّه صحّ سعيه وعليه صدقة لترك ما بقي) أي بعدد كلّ شوط متروك صدقة (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في واجباته، ص252)

واجب نمبر:4

عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا

مختصر تشریح

پیدل سعی کرنا یہ بھی در حقیقت سعی کا واجب ہے اور حج و عمرہ دونوں کی سعی عذر نہ ہو تو پیدل کرنا واجب ہے۔(57)

پیدل سعی نہ کی تو کیا احکام ہوں گے؟

1. بلا عذرِ شرعی سعی کے چار پھیرے یا زائد اگر سواری، ویل چیئر، الیکٹرک گاڑی، اسکوٹی یا کسی کی گود یا کندھے پر بیٹھ کر کئے تو دم لازم ہو گا۔(58)
2. تین یا اس سے کم پھیرے اگر بلا عذر پیدل نہ کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقۂ فطر لازم ہو گا۔(59)
3. اگر کوئی اعادہ کرتے ہوئے پیدل سعی کر لیتا ہے تو جہاں دم لازم ہوا تھا وہاں دم(60) اور جہاں صدقہ لازم ہوا تھا وہاں صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

57...أنّ البداءة من واجبات السعی لا من واجبات الحج بلا واسطة والکلام فیها و کذا قوله:(والمشی فیه) أی فی السعی (شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص95)

58...ولو سعی کلّه أو أکثره راکباً أو محمولاً بلا عذر فعلیه دم
(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص503)

59...(وإن سعی أقلّه راکباً) و کذا محمولاً (بلا عذر فعلیه صدقة) أی لکلّ شوط
(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص503)

60...لو أعاد السعی ماشیاً بعد ما حلّ وجامع لم یلزمه دم لأنّ السعی غیر مؤقّت
(رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص665-666)

4 اگر عذر کی وجہ سے کوئی ویل چیئر یا سواری یا گود یا کندھے پر بیٹھ کر سعی کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں دم یا صدقہ لازم نہیں ہو گا لیکن عذر واقعی ایسا ہونا چاہیے جو عِنْدَ الشَّرع معتبر ہو۔ (61)

5 جس نے کسی دوسرے کو ویل چیئر یا کسی دوسری سواری پر بٹھا کر سعی کرائی اور خود سعی کی نیت نہ کی ہو تب بھی اس معذور کے ساتھ ساتھ سعی کرانے والے کی اپنی سعی بھی ہو جائے گی اپنی سعی کی نیت کرنا ضروری نہیں بخلاف طواف کے کہ طواف میں نیت شرط ہے (62) البتہ بلا نیت سعی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سعی کے دیگر تقاضے پائے جاتے ہوں جیسا کہ حج کی سعی ہو تو طواف کے بعد ہونا وغیرہ ذالک۔

61...ولو سعی کلّه أو أکثره راکباً أو محمولاً۔۔۔إن کان بعذر فلا شیئ علیه

(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص503، ملتقطاً)

62...فلو مشی من الصفا إلی المروة هارباً أو بائعاً أو متنزهاً أو لم یدر أنه مسعی جاز سعیه وهذا توسعة عظیمة کعدم شرط نیة الوقوف ورمی الجمرات والحلق

(شرح لباب المناسک، باب السعي بین الصفا والمروة، فصل في مستحباته، ص255)

• إن الطواف عبادة مستقلة فی ذاته کما هو رکن للحج فباعتبار رکنیته یندرج فی نیة الحج فلا یشترط تعیینه وباعتبار استقلاله اشترط فیه أصل نیة الطواف حتی لو طاف هارباً او طالباً لغریم لا یصح بخلاف الوقوف بعرفة فانه لیس بعبادة إلا فی ضمن الحج فیدخل فی نیته و علی هذا الرمی والحلق والسعی (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، فروع في النیة، ج2، ص151)

• نیت سعی که آن سنّت است نه شرط پس اگر مشی کرد از صفا بسوئے مروه بطریق فرار از عدوّ یا به قصد بیع یا شراء جائز افتد از سعی نزد ما وهمین است مذهب مالک و شافعی

(حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب چہارم، فصل اول، ص43)

واجب نمبر:5

سعی کرتے ہوئے ہر چکر کو مقررہ حد تک کرنا

مختصر تشریح

سعی کرنے میں یہ بھی واجب ہے کہ ہر بار پوری مَسافت طے کرے[63] یعنی یہ نہ ہو کہ صفا تک پہنچے بغیر یا مروہ تک پہنچے بغیر واپس مڑ جائے، ایسا کرنا ترکِ واجب ہے۔

اگر سعی کے چکر میں مسافت طے نہ کی تو کیا احکام ہوں گے ؟

❶ اگر کوئی صفا سے مروہ یا مروہ سے صفا جاتے ہوئے آخر تک جانے کے بجائے واپس پلٹ آتا ہے اگر تو اس نے صفا و مروہ کے درمیانی حصے کا دو تہائی حصہ طے کر لیا تھا مگر ایک تہائی حصہ ادا نہ کیا اور پھر وہیں سے صفا یا مروہ کی طرف پلٹ آیا تو سعی کے اکثر حصے کی ادائیگی کے سبب چکر ادا ہو گیا مگر کچھ حصے کی سعی ترک کرنے کے سبب جتنے چکر اس طرح کئے ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ فطر ادا کرنا لازم ہو گا۔[64]

❷ اگر ان چکروں کا اعادہ کر لیا جن کا ایک تہائی حصہ رہتا تھا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

سعی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ صفا و مروہ کے مابین مسافت کا اکثر

63...(فصل فی واجباته) أی واجبات السعی منها۔۔۔(قطع جمیع المسافة بینهما)

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروة، فصل في واجباته، ص252-253، ملتقطاً)

64...(ولو سعی ولم یبلغ حدّ المروة مثلاً ولکن یبقی إلی ما بینه وبین المروة مقدار الثلث) أی وتحقّق الثلثان ممّا قبله من حدّ الصفا (ثم یرجع إلی الصفا) أی إلی آخر حدّه هکذا فعل سبع مرّات (یجزئه) لتحقّق الأکثر۔۔۔علیه لترکه مقدار کلّ شوط صدقة

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص504-505، ملتقطاً)

حصہ طے کیا ہو لہذا جس شخص نے دو تہائی حصہ چھوڑ دیا تو سعی درست نہ ہوگی۔[65] لہذا اگر تمام یا کم از کم چار چکر اسی طرح اَدھورے قسم کے لگائے تو اصلاً سعی ہی نہ ہوگی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر سو ۱۰۰ بار کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور سو ۱۰۰ بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور پھر سو ۱۰۰ بار یہ درود پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الوقوف بعرفات...إلخ، ج3، ص463، حدیث:4074)

65...ششم از شرائط صحّت سعی قطع اکثر است از مسافتی کہ واقع است میان صفا ومروہ تاآنکہ اگر از مسافت مذکورہ قدر ثلث برفت ومقدار ثلثین باقی گذاشت صحیح نباشد (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب چہارم، فصل اول، ص43)

واجب نمبر:6

وُقوفِ عَرَفہ کے لئے غروبِ آفتاب تک ٹھہرنا

مختصر تشریح

وقوفِ عرفہ کا وقت

1 ”وُقوفِ عرفہ“ حج کا رُکنِ اعظم ہے۔اس کا وقت نو ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر دسویں کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے[66] دن میں وقوف کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ غروب ہونے تک عرفات میں موجود رہے اور رات کا کم از کم ایک لمحہ عرفات میں ضرور پائے۔[67]

2 ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی میدانِ عرفات میں موجودگی واجب نہیں، لیکن غروب سے پہلے جب بھی آئے گا غروب تک ٹھہرنا واجب ہو گا[68] البتہ زوال سے پہلے

66...(و)الحج (فرضه) ثلاثة (الإحرام والوقوف بعرفة) في أوانه وهو من زوال يوم عرفة إلى قبيل طلوع فجر النحر (درمختار وردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص536-537، ملتقطاً)

67... (وأمّا الواجب)۔۔۔وهذا لمن وقف بعرفة قبل الغروب۔۔۔(فمدّ الوقوف من الزوال إلى الغروب ووقوف جزء من الليل)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات واحکامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص291، ملتقطاً)

68...لم يقل من الزوال لأن ابتداءه من الزوال غير واجب وإنما الواجب أن يمده بعد تحققه مطلقاً إلى الغروب كما أفاده في شرح اللباب (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص539)

• وأما إذا وقف نهاراً فيجب عليه امتداده منه إلى حين الغروب وأما قوله في الكبير فقدر الواجب عليه الامتداد من حيث تزول الشمس إلى أن تغرب فغير صحيح على اطلاقه بل مقيد بما أن وقف قبل الزوال أو عنده وأما إن وقف بعده فمن حين وقف يجب الامتداد

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص291)

ہی میدانِ عرفات پہنچنا افضل ہے تاکہ ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے طبعی حاجات سے فارغ ہو جائے اور غسل بھی کرلے کہ اس موقع پر سنتِ مؤکدہ ہے۔ وقت شروع ہونے پر بھرپور طریقے سے عبادتِ دعا پر توجہ دے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف ذہن متوجہ نہ ہو۔[69]

3 واضح رہے کہ نو (9) ذُوالحجہ کے زوال کے بعد سے لے کر غروب ہو جانے تک واجب وقت ہے یعنی دن کو وقوف کیا جائے یہ ایک مستقل واجب ہے اور دن کے وقوف کو غروب تک جاری رکھا جائے یہ جداگانہ واجب ہے[70] لیکن اگر کسی نے دن میں اصلاً وقوف نہ کیا بلکہ غروب کے بعد سے فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے رات کے کسی حصے

69...الأولى أن يغتسل قبيل الزوال (وقدّم حوائجه قبل الزوال وتفرّغ من جميع العلائق وتوجّه بقلبه إلى ربّ الخلائق) (شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، ص271، ملتقطاً)

70... أما إذا وقت ليلاً فلا واجب في حقه حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيءٌ كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً واجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (ردالمحتار، كتاب الحج، ج3، ص539)

- فإنّ الجمع بين جزء من النهار وجزء من الليل واجب

(حاشية طحطاوي على الدر، كتاب الحج، ج1، ص485)

- يفيد أنه لا يجب في حق من وقف ليلاً حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيء كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً لواجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (طوالع الأنوار، ج4، ص34-35، مخطوطه)

- ويصح الوقوف بعرفة ولو بالحلول فيها في جزء من ليلة النحر لكن الوقوف نهار التاسع من بعد الزوال واجب لمن قدر عليه ويجبر تركه بدم (الحج للهشام برهاني، ص30)

- اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لئے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص1048، مکتبۃ المدینہ)

میں وقوف کیا اور حج کے احرام کے ساتھ [71] میدانِ عرفات میں موجود رہا اگرچہ بغیر نیت موجود رہا تو وقوف ہو گیا [72] رات میں وقوف کرنے والے پر اس وقوف کو کتنی دیر جاری رکھا جائے؟ اس تعلق سے کوئی وجوبی احکام نہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ کسی بھی وجہ سے رات کو وقوف کیا ہے تو ذکر و اذکار اور دعا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔

وقوف کے حوالے سے چند اہم باتیں

1. مستحب یہ ہے کہ حاجی نو(9) ذی الحجہ کے طلوعِ آفتاب کے بعد جبکہ سورج کی کرنیں کوہِ ثبیر پر پڑیں وقوفِ عرفہ کے لئے منیٰ سے میدانِ عرفات روانہ ہو، دورانِ روانگی آہستہ سکون واطمینان سے تلبیہ، تہلیل، تکبیر کہتا چلے اور درود وسلام بھی پڑھتا رہے۔ بس میں جائے یا پیدل یہ اعمال جاری رکھے، جبلِ رحمت پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا کرے، تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل اور تمجید واستغفار کرے پھر میدانِ عرفات میں داخل ہونے سے پہلے تک مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے [73] فی زمانہ لوگ اپنے اپنے مکتب میں ہی جا کے ٹھہرتے

71...(فصل فی شرائط صحّة الوقوف۔۔۔الثانی الإحرام۔۔۔) ثم المراد الإحرام (بحجّ) أی لا بعمرة (صحیح) أی معتبر شرعاً۔۔۔(فلو وقف غیر محرم) أی مطلقاً (أو محرماً بعمرة أو محرماً بحجّ فائت لم یصحّ وقوفه)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص288-289، ملتقطاً)

72...أن الوقوف یصحّ من غیر نیّة الوقوف عند الوقوف

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأما شروطه وواجباته، ج3، ص308)

73...(فصل فی الرواح من منی إلی عرفات فإذا أصبح صلی الفجر بها ثم یمکث إلی أن تطلع الشمس علی ثبیر فإذا طلعت توجّه إلی عرفات مع السکینة والوقار ملبّیاً مهلّلاً مکبّراً داعیاً ذاکراً مصلّیاً=

ہیں ویسے بھی سب کا جبلِ رحمت کے قریب وقوف ممکن نہیں گم ہو جانے یا قافلے سے جدا ہو جانے کا خطرہ الگ رہتا ہے لہٰذا عرفات میں موجود اپنے مکتب میں ہی قیام کرے۔

2 وقوف کا وقت شروع ہونے سے پہلے کوشش کرے کہ ضروری حاجات اور نیند کی حاجت ہو تو اس سے فارغ ہو کر زیادہ وقت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسبِ طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمۂ توحید میں مشغول رہے۔

3 فی زمانہ ایک بڑی تعداد کو رات ہی کو معلم کی بسیں منی سے میدانِ عرفات میں لے آتی ہیں یہ لوگ بھی میدانِ عرفات پہنچ کر زیادہ وقت عبادت ہی میں گزارنے کی کوشش کریں۔

4 زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر لیں کہ وقوفِ عرفہ کے لئے غسل سنتِ مؤکدہ ہے ورنہ وضو ہی کر لیں کھانے پینے حاجت وغیرہ سے بھی فارغ ہو جائیں تاکہ وقوف کا وقت شروع ہونے کے بعد دل کسی بھی چیز میں مشغول نہ ہو۔(74)

5 وقت شروع ہونے پر مناسب وقت پر نمازِ ظہر ادا کر لیں۔ ویسے تو شرائط پائی جانے

=علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویلبی ساعۃً فساعۃً۔۔۔وإذا وقع بصرہ علی جبل الرحمۃ دعا) أی سبّح وحمد وکبّر وھلّل ومجّد واستغفر۔۔۔(ثمّ لبّی إلی أن یدخلھا) أی عرفات۔۔۔(إذا دخل عرفۃ نزل بھا مع الناس حیث شاء والأفضل أن ینزل بقرب جبل الرحمۃ)

(شرح لباب المناسک، ص268-270، ملتقطاً)

74... (فإذا زالت اغتسل)۔۔۔وھو سنّۃ مؤکّدۃ (أو توضّأ) وھو رخصۃ۔۔۔لکن الأولی أن یغتسل قبیل الزوال۔۔۔(وقدّم حوائجہ) أی ممّا یتعلق بالأکل والشرب وأمثالھما (قبل الزوال وتفرّغ من جمیع العلائق وتوجّہ بقلبہ إلی ربّ الخلائق)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحکامہ، ص270-271، ملتقطاً)

پر آج کے دن عصر بھی ظہر کے وقت ہی پڑھنی تھی یہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ وقوف میں دعا کا خوب وقت مل سکے مگر فی زمانہ عصر کو ظہر کے وقت میں نہیں پڑھیں گے بلکہ عصر کا وقت شروع ہونے پر ہی پڑھیں گے۔

6 وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بغیر چھت یا ٹینٹ کے کھلے آسمان میں قبلہ رو ہو کر دعا کرے دعا اور ذکر کے دوران لبیک کی بار بار تکرار کرے۔ (75) وقوف کے دوران یہ تصور کرے گویا میدانِ قیامت ہے اور رب کی بارگاہ میں حساب و کتاب ہے۔

7 ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی وقوف کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن سخت دھوپ میں کھلے آسمان میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا بہت زیادہ دشوار ہوتا ہے اس لئے جب تک دھوپ ناقابلِ برداشت ہو تو ٹینٹ وغیرہ کے سائے میں ہی عبادت میں مصروف رہیں۔

8 آج کے دن کے لئے دعا خاص عبادت ہے لیکن چار پانچ گھنٹے مسلسل دعا مانگنا اکتاہٹ کا سبب بن سکتا ہے اس لئے وقوف کے پورے وقت کو تلاوت، ذکر و اذکار، درود و سلام اور دعا میں تقسیم کر دیں تاکہ دل جمعی کے ساتھ عبادت کی ادائیگی ہو اور مکمل طور پر توجہ الی اللہ رہے و قتاً فو قتاً تَلْبِیَہ کا تکرار جاری رکھا جائے۔ صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت جلد اول (حصہ ب) صفحہ 1125 تا 1127 مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ میں اس دن پڑھی جانے والی مسنون دعائیں ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: "اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں

75... فیقف۔۔۔مستقبل القبلۃ۔۔۔رافعاً یدیہ بسطاً مکبّراً مھلّلاً مسبّحاً ملبّیاً حامداً مصلّیاً علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم داعیاً۔۔۔ویلبّی ساعۃً فساعۃً فی أثناء الدعاء

(لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحکامہ، فصل فی صفۃ الوقوف، ص282، 287، ملتقطاً)

کفایت ہے اور درود شریف اور تلاوتِ قرآنِ مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید۔ ”

جب شام ہو اور سورج کی دھوپ قابلِ برداشت ہو تو کھلے آسمان کے نیچے جا کر انفرادی یا اجتماعی طور پر دعامیں مشغول ہو جائیں۔ دعا مانگتے ہوئے ابتداء و انتہاء حمد و صلاۃ پر کریں۔ اس موقع پر دعا کا تین تین بار تکرار کرنا مستحب ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کسی دعا کا تین بار تکرار کرے آج کے دن یہ یقین رکھے کہ جو دعا مانگے گا وہ ضرور قبول ہو گی۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بہت فضائل آئے ہیں لیکن حاجی کے لئے روزہ نہ رکھنے کو فقہاء نے مناسب قرار دیا ہے تاکہ دعا و عبادت کرنے میں ضُعف حائل نہ ہو پائے۔[76]

وقوفِ عرفہ کے لئے نیت کرنا مستحب ہے[77] البتہ نیت کے بغیر بھی وقوف ہو جاتا ہے[78] جب کہ حج کا احرام باندھے ہوئے ہو یہاں تک کہ اگر کوئی پورا وقت یا کم از کم ایک لمحہ وقوف کے اوقات میں نیند یا بیہوشی کی حالت میں میدانِ عرفات میں ٹھہرا رہا تو بھی وقوف ادا ہو جائے گا۔[79]

76... آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہو گا یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر (وفی نسخہ "ضرر") اور غفلت و کسل کا باعث ہے۔ (فتاوی رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج10، ص747)

77... (وأما مستحباته۔۔۔ والنية) أي نية الوقوف بقلبه

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص292، ملتقطاً)

78... أن الوقوف يصح من غير نية الوقوف عند الوقوف

(بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأما شروطه وواجباته، ج3، ص308)

79... شرائط صحة الوقوف۔۔۔ الخامس كينونته بعرفة فی وقته ولو لحظةً سواء كان ناوياً أو لا عالماً بأنه عرفة أو جاهلاً نائماً أو يقظان مفيقاً أو مغمىً عليه مجنوناً أو سكران

(لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص288، 290، ملتقطاً)

وقوفِ عرفہ کے واجبات کی خلاف ورزی پر احکام کی صورتیں

❶ جو غروب سے پہلے عرفات سے چلا گیا اور غروب سے قبل واپس بھی نہ ہوا تو اس پر دم لازم ہوا[80] اگرچہ اس کا جانا رش کی وجہ سے ہو۔[81]

❷ سورج ڈوب جانے سے پہلے عرفات سے جانا جائز نہیں[82] مغرب کی نماز بھی یہاں نہیں پڑھنی[83] بلکہ مُزدَلِفہ میں جاکر عشاء کے وقت میں مغرب ادا کرنا ہے۔[84]

❸ اگر کوئی غیر اختیاری طور پر غروب سے قبل عرفات سے چلا گیا تو اس پر بھی دم لازم ہوگا مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا اور عرفات سے باہر نکال دیا واپسی ہوتے ہوتے باہر ہی غروب ہوگیا تو بھی دم واجب ہے۔[85]

80... (إن جاوزه) أي حدّ عرفة (قبله فعليه دم) أي قابل للسقوط بالعود إليه في وقته (فإن لم يعد أصلاً أو عاد بعد الغروب لم يسقط الدم وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب سقط) أي الدم (على الصحيح)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في الدفع قبل الغروب، ص297، ملتقطاً)

81... وقد صرحوا بأنه لو أفاض من عرفات لخوف الزحام وجاوز حدودها قبل الغروب لزمه دم مالم يعد قبله (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص605)

82... والدفع قبل الغروب حرام

(لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص295)

83... (ولم يجز المغرب في الطريق)۔۔۔فيه إيماء إلى أنها لا تحل في عرفات بالأولى

(نهرالفائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص86، ملتقطاً)

84... (وصلى العشائين) أي في أوّل وقت العشاء الأخيرة

(تنويرالابصار وردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص600)

85... (ولو ندّبه) أي بالغلبة عليه (بعيره فأخرجه)۔۔۔اضطراراً (من عرفة قبل الغروب لزمه دم)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في الدفع قبل الغروب، ص298، ملتقطاً)

4 جس نے رات میں وقوف کیا دن میں نہ کیا اس نے ضرور ترکِ واجب کیا[86] اس پر بھی دن میں مخصوص حصہ میں وقوف نہ کرنے کے سبب دم واجب ہو گیا۔[87]

5 کسی کا وقوفِ عرفہ سرے سے ہی رہ جائے یعنی حج کا احرام باندھنے کے بعد اوپر بیان کردہ تفصیل کے مطابق وقوف کے وقت میں ایک لمحہ کے لئے بھی میدانِ عرفات نہ جا سکے تو اس کا حج فوت ہو جائے گا۔ جان بوجھ کر ایسا کیا تو گناہ گار ہو گا اس پر سے باقی افعالِ حج ساقط ہو جائیں گے اب اسے افعالِ عمرہ کر کے احرام کھولنا ہو گا لہٰذا اگر اس شخص نے حجِ قِران کا احرام نہیں باندھا تھا تو اس شخص کو احرام سے باہر ہونے کے لئے طواف اور سعی کرنا ہو گی پھر حلق یا تقصیر کے ذریعے احرام ختم ہو گا اور آئندہ سال اس حج کی قضا کرنا ہو گی البتہ کوئی دم یا کفارہ ایسی صورت میں لازم نہیں نہ ہی حج کی قربانی اس پر ہو گی۔[88]

اگر حجِ قِران کے احرام سے تھا تو دو صورتیں ہیں اگر عمرہ کر چکا تھا یعنی ایک طواف

86... إذا وقف ليلاً فلا واجب في حقه حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيء كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً واجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (رد المحتار، كتاب الحج، ج3، ص539)

87... وإن وقف ليلاً، لم يجب عليه امتداده كذا في الجوهرة أي وعليه دم لترك الواجب (حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، ص233، الجزء الاول)

88... (فائت الحجّ هو الّذي أحرم به ثم فاته الوقوف بعرفة ولم يدرك شيئاً منه) أي من زمن الوقوف ومكانه (ولو ساعةً لطيفةً۔۔۔ثم إذا فاته الوقوف بعذر) وهو ظاهر أنّه لا حرج عليه (أو بغير عذر) أي مع أنه آثم (سقط عنه افعال الحج) أي بقيّتها (وعليه أن يتحلّل بأفعال العمرة صورةً فيطوف ويسعى ثمّ يحلق أو يقصر إن كان مفرداً أو عليه قضاء الحجّ من قابل) أي عام آتٍ (ولا عمرة عليه ولا دم) (شرح لباب المناسك، باب الفوات، ص603-604، ملتقطاً)

اور ایک سعی کر چکا تھا اس کے بعد وقوفِ عرفہ سے رہ گیا تو اس شخص کو بھی اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق مزید ایک طواف اور ایک سعی کرنا ہوگی اور حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر نکلنا ہوگا۔ اگر حجِ قِران والے نے عمرہ کا طواف و سعی بھی نہ کی ہو اور وقوفِ عرفہ بھی فوت ہو گیا ہو تو ایسا شخص پہلے عمرہ کے لئے ایک طواف و سعی کرے گا پھر اسی احرام میں رہتے ہوئے یعنی حلق یا تقصیر سے پہلے مزید ایک طواف اور سعی حج فوت ہونے کی وجہ سے احرام سے نکلنے کے لئے کرے گا۔ اس شخص پر بھی حجِ قران فوت ہونے کی وجہ سے کوئی دم نہیں ہوگا نہ قران کی قربانی اسے دینا ہوگی البتہ آئندہ سال صرف حج کی قضا کرنا ہوگی عمرہ کی قضا بھی اس پر نہیں کہ عمرہ تو اس نے کر لیا[89] اسی طرح احرام قران کا تھا یا غیرِ قِران کا ایسے شخص پر جس کا حج فوت ہو گیا طوافِ وَداع بھی نہیں۔[90]

6 اگر کسی کا حج کا احرام وقوفِ عرفہ سے پہلے فاسد ہو جاتا ہے یہ فساد وقوفِ عرفہ سے پہلے قُبُل یا دُبُر میں جماع کے ارتکاب سے لازم آتا ہے۔[91] ایسے شخص کا حج فاسد ہو جائے گا اسے اگلے سال اس حج کی قضا کرنا ہوگی البتہ اس سال حج کے تمام افعال بجالائے گا یعنی وقوف، رَمی، طوافِ زیارت، حَلْق و تَقْصِیر وغیرہ تمام مَناسِک ادا کرے گا اور حج فاسد

89... (وإن كان) أي الفائت (قارناً فإنه إن كان قد طاف لعمرته قبل الفوات فهو كالمفرد) أي لأنّه بأداء ركنها خرج من عهدتها (وإن لم يطف لها) أي قبل الفوات (فإنّه يطوف أوّلاً لعمرته ويسعى لها ثمّ يطوف طوافاً آخرَ لفوات الحجّ ويسعى له ويحلق وقد سقط عنه دم القران وعليه قضاء حجّة لا غير) أي لفراغ ذمّته من إحرام عمرته (شرح لباب المناسک، باب الفوات، ص604، ملتقطاً)

90... (ولا طوافَ للصّدَر) أي عليه اتّفاقاً (شرح لباب المناسک، باب الفوات، ص604)

91... (وهو) أي الجماع (أغلظ الجنايات يفسد به الحجّ والعمرة) أي إذا وجد قبل أداء ركنهما (شرح لباب المناسک، باب الجنایات، ص474)

ہونے کے باوجود احرام کے تمام ممنوعات سے باز رہے گا ورنہ ان کی جِنایات بھی لازم آتی رہیں گی۔[92] اگر وقوفِ عرفہ کے بعد اور احرام کھلنے اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع جیسی غلطی پائی گئی تو حج فاسد نہیں ہوگا البتہ جنایت اس پر ہوگی۔[93] حالتِ احرام میں بیوی کے قریب جانے پر احکام کی مکمل صورتیں قارِن اور غیرِ قارن کے فرق سے اسی کتاب کے واجب نمبر 26 کے تحت بیان کی گئی ہیں اہم صورتوں کا گراف بھی بنایا گیا ہے لہٰذا وہاں مزید تفصیل آپ پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔(ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن والمقام، ج2، ص248، حدیث:879)

92... (فإذا جامع فی أحد السبیلین قبل الوقوف) أی بعرفة (فسد حجّه وعلیه شاة ویمضی فی حجّه) أی فی بقیّة أفعاله من الرمی والحلق والطواف ونحو ذلک (حتماً) أی وجوباً (فیفعل جمیع ما یفعله فی الحجّ الصحیح ویجتنب ما یُجتَنبُ فیه وإن ارتکب محظوراً) أی کالجماع ثانیاً وسائر الجنایات (فعلیه ما علی الصحیح) أی من الجزاء من غیر تفاوت (وعلیه قضاء الحجّ من قابل) أی سنةٍ آتیةٍ (ولا عمرة علیه إن کان مفرداً) أی بالحجّ وأفسده (شرح لباب المناسک، باب الجنایات، ص479، ملتقطاً)

93... وإن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق وقبل طواف الزیارة کلّه أو أکثره لم یفسد حجّه وعلیه بدنة (لباب المناسک، باب الجنایات، ص481)

واجب نمبر:7

وقوفِ عرفہ میں رات کا کچھ حصہ آجانا

مختصر تشریح

یہ در حقیقت چھٹے واجب ہی کی تفصیل ہے کہ جب غروب تک وقوف کرے گا تو لامحالہ رات کے حصہ کو بھی پا ہی لے گا۔(94) لوگ اس پر غفلت نہ کریں اس لئے بہارِ شریعت اور دیگر کتب میں اسے الگ سے بطورِ واجب کے بھی بیان کیا گیا ہے۔9ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد بلا ضرورت عرفات میں ٹھہرے رہنا خلافِ سنّت ہے لہذا سنّت یہ ہے کہ مغرب کے بعد بلا تاخیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو۔(95) اگر رش کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے میدانِ عرفات میں رک گیا تو حرج نہیں بسا اوقات معلِّم کی گاڑیاں کم ہوتی ہیں وہ مُزدَلِفہ کے کئی چکر لگاتی ہیں اور کچھ حاجی پہلے روانہ ہوتے ہیں اور کچھ بعد میں۔

اگر کوئی رش ہو جانے کے خوف سے مغرب سے کچھ پہلے موقِف سے روانہ ہو جاتا ہے لیکن غروب سے پہلے عرفات کی حُدود نہیں چھوڑتا تو ایسا کرنا درست ہوگا(96) لیکن فی

94... (وأمّا الواجب فمدّ الوقوف من الزوال إلى الغروب ووقوف جزء من الليل) وهما متلازمان ولا يتصوّر انفكاكهما

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص291، ملتقطاً)

95... (وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والناس معه) أي قبله أو بعده من غير تأخّر عنه لغير ضرورة

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی الافاضة من عرفة، ص301)

96... لو مكث بعد الغروب وقد دفع الإمام فان كان قليلاً لخوف الزحام فلا بأس به وإن كثيراً أساء لمخالفته السنّة وإن خاف الزحام فتعجّل فی الذهاب قبل غروب الشمس فلا بأس به إذا لم يخرج من حدود عرفة قبل غروب الشمس (طوالع الانوار، کتاب الحج، ج4، ص118)

زمانہ ایسا مقامی لوگ اور مکہ کے رہنے والے ہی کرتے ہوں گے جو آنا جانا پیدل کرتے ہیں ورنہ حج کا پیکیج خریدنے والوں کا گاڑیوں پر ہی آنا جانا طے ہوتا ہے۔

اس موقع پر دو باتوں کا خاص خیال رکھا جائے اول یہ کہ مقامی لوگ بھی غروب سے قبل موقِف اسی وقت چھوڑیں جب انہیں حدودِ عرفات کا علم ہو بہت سارے لوگ مسجدِ مزدلفہ کی طرف سے آکر مسجدِ نمرہ سے پہلے وقوف کے لئے بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ مسجدِ نمرہ کا کچھ حصہ عرفات سے باہر ہے جو پورے وقت عرفات سے باہر رہا اس کا حج کس طرح ہو سکتا ہے۔

دوسرا اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر آپ بس میں غروب سے پہلے بیٹھ گئے تو ڈرائیور کو روکنا شاید آپ کے بس میں نہیں ہو گا وہ آپ کی بات سن لے ضروری نہیں۔ احتیاط اسی میں ہے کہ حج پیکیج کے ذریعے جانے والے جن کو معلم کی طرف سے گاڑیاں ملتی ہیں وہ غروب ہو جانے سے قبل بس میں سوار نہ ہوں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔" (موطأ امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، ج1، ص386، حدیث:982)

واجب نمبر:8

مغرب وعشاء مُزْدَلِفَہ میں عشاء کے وقت میں پڑھنا

مختصر تشریح

9ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب تک عرفات کے میدان میں وقوف کرتے ہوئے رات کا کچھ حصہ پالینا واجب ہے۔ اس کے بعد آج کی نمازِ مغرب میدانِ عرفات میں نہیں پڑھنی نہ ہی میدانِ مزدلفہ سے پہلے راستے میں مغرب کے وقت میں پڑھنی ہے[97] بلکہ عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں جاکر مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا واجب ہے۔[98] لیکن یہ وجوب اس صورت میں ہے جبکہ نماز کا وقت نکل جانے یعنی فجر کا وقت شروع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔[99]

مغرب وعشاء جمع کرنے کا طریقہ

1. مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کے فرض پڑھے پھر عشاء کے فرض، دونوں نمازوں کے درمیان سنت ونوافل نہ پڑھے مغرب کی سنّتیں بھی عشاء کے بعدیوں

97... (ولم یجز المغرب فی الطریق)۔۔۔فیہ إیماء إلی أنها لا تحل في عرفات بالأولی

(نہر الفائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص86، ملتقطاً)

98... أنّ تاخیر المغرب والعشاء إلی مزدلفة واجب

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بها، ص307)

99... (فصل فی واجباته۔۔۔وتأخیر الصلاتین) أی العشائین (إلیها) بأن یؤدیهما فی وقت العشاء بمزدلفة أی مالم یخف فوتهما فإن خافه اداهما حیث کان

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی واجباته، ص94، 97، ملتقطاً)

پڑھے کہ پہلے مغرب کی سنتیں اور نفل اس کے بعد عشاء کی سنتیں نوافل اور پھر وتر و نوافل ادا کرے۔(100)

2 مغرب و عشا کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہے۔(101) مغرب کے بعد سنتیں ادا کر لیں یا کوئی اور کام کیا تو عشاء کے لئے ایک اور اقامت کہی جائے گی۔ البتہ اذان دوبارہ نہیں کہی جائے گی(102) مذکورہ دونوں نمازیں باجماعت پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہیں البتہ جماعت ممکن نہ ہو تو مُنفرِد طور پر یعنی تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں۔(103)

3 واضح رہے کہ اقامت اس وقت کہی جاتی ہے جب جماعت قائم کرنا ہو تنہا پڑھنے کے لئے اقامت نہیں کہی جاتی۔ غروب کے بعد یعنی مغرب کے اپنے وقت میں یہ نیت نہ کی

---

100 ... بل یصلی سنۃ المغرب والعشاء والوتر بعدھا

(منحۃ الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص596-597)

• بل یصلی سنّۃ المغرب بعد فرض العشاء ثم سنۃ العشاء ثم الوتر فی أوّل اللّیل إن لم یکن فی نیّتہ الإحیاء وإلا فتأخیر الوتر أفضل

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علي قاري، الرسالۃ: بدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک، الباب الرابع، ج3، ص485)

• مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاً عشا کی جماعت ہو گی عشا کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب و عشا کی سنتیں اور وتر پڑھو۔ (بہارِ شریعت، مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نماز، ج1، ص1132)

101 ... وصلی العشائین بأذان وإقامۃ (غرر الاحکام، کتاب الحج، ص227، الجزء الاول)

102 ... (فإن تطوع) أی مطلقاً (أو تشاغل) أی بما یعدّ فصلاً فی العرف (أعاد الإقامۃ للعشاء دون الأذان) (شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بھا، ص303)

103 ... (والجماعۃ سنّۃ) أی مؤکدّۃ (فی ھذا الجمع ولیس بشرط فلو صلاھما وحدہ) أی منفرداً (جاز) أی ولو جمعاً

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بھا، ص303-304)

جائے کہ مغرب قضاء کر کے پڑھنی ہے بلکہ یہ نیت ہو گی کہ مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں عشاء سے ملا کر پڑھنا ہے کہ آج کے دن شریعت کا یہی حکم ہے۔(104)

جمع بین الصلاتین کے احکام پر عمل نہ کیا تو کیا صورتیں ہوں گی؟

1 مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین بلا عذر ترک کرنے کی صورت میں آدمی گناہگار ہو گا(105) مگر کفارہ لازم نہ ہو گا کیونکہ یہ ان واجبات میں سے ہے جن کے ترک پر کفارہ لازم ہونے کا علماء نے استثناء کیا ہے۔(106)

2 جو شخص کسی عذر کی بنا پر یا بغیر عذر کے رات عرفات ہی میں گزارتا ہے یا براہِ راست منیٰ یا مکۂ مکرمہ وغیرہ چلا جاتا ہے تو ایسا شخص مغرب و عشاء کو ملا کر نہیں پڑھے گا بلکہ مغرب اور عشاء اپنے اپنے وقت میں پڑھے گا(107) البتہ عذرِ صحیح پائے جانے کے سبب گناہ

104...والمغرب والعشاء وقتهما واحد بدليل أنّه ينوي في المغرب الأداء لا القضاء

(نهر الفائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص85)

105...إلا أنه يأثم لترك الواجب

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص308)

106... (ويستثنى من هذا الكلي) وهو لزوم الجزاء بترك كل واجب۔۔۔(وترك تأخير المغرب إلى العشاء) (شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص101-102، ملتقطاً)

• واختلف في التأخير إلى مزدلفة هل هو واجب أو فرض صرح البزدوي بوجوبه وإليه مال بعض المشائخ وهو اختيار ابن الهمام لكنه من الواجبات التي لا يجب الدم بتركها

(طوالع الانوار، كتاب الحج، ج4، ص121)

107...أمّا إذا بات بعرفة مثلاً أو تعدّى إلى منى فيجب عليه أن يصليهما في أوقاتهما

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص308)

• إنّه لو لم يمر على المزدلفة لزم صلاة المغرب في الطريق في وقتها لعدم الشرط و كذا لو بات في عرفات فتنبه (ردالمحتار، كتاب الحج، ج3، ص601)

گار نہ ہوگا اور بلا عذر ایسا کیا تو گناہ گار ہوگا۔[108]

❸ اگر مغرب کے وقت ہی میں مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی اس کو مغرب پڑھنا جائز نہیں بلکہ عشاء کے وقت تک اسے انتظار کرنا ہوگا۔[109]

جمع بین الصلاتین میں خلاف ورزی کرنے کے احکام

❶ اگر مزدلفہ آنے والے نے مغرب کی نماز راستے میں پڑھی خواہ اپنے وقت میں پڑھی ہو یا عشاء کے وقت میں تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ پہنچ کر مغرب کا اِعادَہ کرے اگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔ مغرب مزدلفہ سے پہلے پڑھ کر جب مزدلفہ پہنچے گا تو مغرب نفل میں شمار ہو جائے گی اب مغرب دوبارہ پڑھ کر عشاء پڑھے۔[110]

❷ مغرب تو مُزْدَلِفہ میں عشاء کے وقت میں پڑھی مگر کسی وجہ سے نمازِ عشاء مزدلفہ سے نکل جانے کے بعد پڑھی مثلاً مِنٰی وغیرہ میں پڑھی تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ جاکر صرف عشاء کا اعادہ کرے اگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔

❸ مغرب وعشاء دونوں مزدلفہ سے نکل جانے کے بعد پڑھیں تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ جاکر دونوں نمازیں دوبارہ پڑھے اگر دوبارہ نہ پڑھیں اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ

108... لکن العامِدَ العالِمَ آثِم وغیرُہ لا

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علي قاري، الرسالۃ: بدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک، الباب الثانی، ج3، ص467)

109... (فلو وصل إلی مزدلفۃ قبل العشاء لا یصلّی المغرب حتی یدخل وقت العشاء) صرّح بہ غیر واحد فی غیر موضع

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بھا، ص308)

110... لو صلی المغرب في طریق مزدلفۃ فإن أفاض إلی المزدلفۃ فی وقت العشاء فتنقلب نفلاً ویلزمہ إعادتھا مع عشاء فی مزدلفۃ (طوالع الانوار، کتاب الحج، ج4، ص121)

دونوں نمازیں اب صحیح ہو گئیں۔ (111)

4 مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت سے پہلے پڑھ لی تو مغرب کی نماز کا اعادہ کرے، طلوعِ فجر تک اعادہ نہ کیا تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (112)

5 اگر مزدلفہ میں پہنچ کر پہلے صرف عشاء پڑھی تو سب سے پہلے مغرب پڑھے اور پھر عشاء کا اعادہ کرے طلوعِ فجر تک اعادہ نہ کیا تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (113)

6 ان تمام صورتوں میں جو اعادہ کا حکم ہے وہ اس بنا پر ہے کہ جمع بین الصلاتین کی خلاف

111... فلو صلى المغرب في وقتها أو العشاء والمغرب في وقت العشاء قبل أن يأتي مزدلفة أو بعد ما جاوزها لم يجز وعليه إعادتهما ما لم يطلع الفجر ـــ ولو لم يعد حتى طلع الفجر عادت إلى الجواز وسقط القضاء اتفاقاً

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بها، ص308، ملتقطاً)

112... إنّ المشائخ اختلفوا على قول أبي حنيفة ومحمد فيما إذا صلّى المغرب بمزدلفة قبل غيبوبة الشفق فمنهم من اعتبر شرط الجواز المكان فقال: يجزئه ومنهم من قال: لا يجوز فكأنّه اعتبر الوقت والمكان جميعاً انتهى، وعليه مشى صاحب البدائع فقال فيما إذا صلى في غيرها: قد دلّ الحديث على اختصاص جوازها في حال الاختيار والإمكان بزمان ومكان وهو وقت العشاء بمزدلفة ولم يوجد فلا يجوز ويؤمر بالإعادة في وقتها ومكانها مادام الوقت قائماً كذا في كشف البزدوي

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بها، ص307-308)

• (قوله لو صلى المغرب في طريق المزدلفة لم تجز) قال في الغاية قلت سقوط إعادتها بطلوع الفجر دليل على أنها لم تقع فاسدة في الطريق أو بعرفة أو بالمزدلفة قبل دخول وقت العشاء

(حاشية الشلبي، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص297-298)

113... لو قدّم العشاء بمزدلفة يصلي المغرب ثم يعيد العشاء وإن لم يعد العشاء حتى طلع الفجر عادت العشاء إلى الجواز

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بها، ص307)

ورزی کی صورت میں ادا کی جانے والی نمازِ مغرب یا عشاء فاسد ٹھہرتی ہے لیکن یہ فساد اعادہ تک موقوف رہتا ہے یعنی اگر اعادہ کر لیا تو خلاف ورزی کی صورت میں پہلے پڑھی جانے والی نماز نفل قرار پائے گی (114) اور اگر فجر تک اعادہ نہ کیا تو پہلے پڑھی جانے والی نماز جس کا فساد اب تک اعادہ کی وجہ سے موقوف تھا تو اب اعادہ نہ ہونے کے سبب وہ نماز فساد سے نکل کر جواز کی طرف لوٹ آئے گی۔ (115)

7 راستے میں اتنی دیر ہو گئی کہ فجر کا وقت شروع ہونے کا اندیشہ ہے تو اب راستے ہی

114...أن من صلى المغرب بعرفات يتوقف، فإن أفاض إلى المزدلفة في وقت العشاء تنقلب صلاته نفلاً ويلزمه إعادتها مع العشاء في المزدلفة، وإن لم يفض إليها بل توجه من طريق آخر إلى مكة صحت (عناية شرح هدايه، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج1، ص433)

115... ووجه قولهم ما رواه البخاري عن أسامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: الصلاة أمامك أي وقت الصلاة أو مكان الصلاة أمامك فدلّ الحديث على اختصاص جوازها في حال الاختيار والإمكان بزمان ومكان وهو وقت العشاء بمزدلفة ـ ـ ـ لأن الكتاب والسنن المشهورة تقتضي الجواز لأنها تقتضي كون الوقت وقتاً لها وإنّها مطلقة عن المكان وحديث أسامة يقتضي الجواز وإنه من أخبار الآحاد ولا يجوز العمل بخبر الواحد على وجه يتضمّن بطلان العمل بالكتاب والسنن المشهورة فيجمع بينهما فيعمل بخبر الواحد فيما قبل طلوع الفجر ويؤمر بالإعادة ويعمل بالكتاب والسنن المشهورة فيما بعد طلوعه عملاً بالدلائل بقدر الإمكان

(البحر العميق، الباب الحادي عشر، جمع الصلاتين بمزدلفة، ج3، ص1611-1612، ملتقطاً)

- فلولم يعدهما حتى طلع انقلبت صلاة المغرب إلى الجواز بعد ما حكم عليها بالفساد فإنّ ذلك الحكم موقوف لإيجاب الإعادة وإلا فقد صلاهما في وقتيهما إلا أنه ترك الجمع الواجب عليه

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص307)

- وأجيب بأنّ الفساد موقوف يظهر أثره في ثاني الحال

(منحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص599)

میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔[116] البتہ عذر نہ ہو تو توبہ کرے کہ واجب ترک کیا گیا ہے۔

8 اگر کوئی غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوا اور دورانِ سفر راستہ بھول گیا یا ٹریفک جام میں پھنس گیا یا پیدل آرہا تھا لیکن اِژدِحام کی وجہ سے مزدلفہ داخلہ کا راستہ ہی نہیں ملا تو حکمِ شرعی یہ ہے کہ فی الحال راستے میں مغرب وعشاء نہ پڑھے بلکہ صحیح راستہ ڈھونڈے یا ٹریفک سے نکلنے کا انتظار کرے اس کے بعد مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء پڑھے لیکن اگر اندیشہ ہو کہ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے کہیں صبحِ صادِق نہ ہو جائے تو اب راستے ہی میں نمازِ مغرب وعشاء پڑھ لے۔[117]

حضرت اُمِ الحصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجۃُ الوَداع میں سر مونڈانے والوں کے لیے تین بار دُعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔ (مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر...الخ، ص520، حدیث:3150)

116... (ولا یصلی) أی احداھما (خارج المزدلفة إلا إذا خاف طلوع الفجر فیصلّی حیث ھو)۔۔۔ولو کان فی الطریق أو بعرفات أو منی ونحوھا وھذا بلا خلاف

(شرح لباب المناسک، باب أحکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بھا، ص306، ملتقطاً)

117... ولکنّہ ضلّ الطریق بین عرفة ومزدلفة۔۔۔لا یصلّیھما دون المزدلفة إلا أن یخاف طلوع الفجر قبل بلوغ المزدلفة فعند ذلک یجوز لہ أن یصلّیھما لما ذکرناہ

(البحر العمیق، الباب الحادی عشر، جمع الصلاتین بمزدلفة، ج3، ص1613، ملتقطاً)

واجب نمبر:9

مقررہ وقت میں مزدلفہ کا وقوف کرنا

مختصر تشریح

عَرَفات کا وُقُوف کرتے ہوئے غروب کے بعد مزدلفہ کے لئے نکلتے ہیں اور رات کا اکثر حصہ مزدلفہ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے۔[118] اسی دوران مغرب وعشاء ملا کر پڑھنا ہوتی ہیں جن کا مزدلفہ میں ہی پڑھنا واجب ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے بغیر کسی شرعی عذر کے رات عرفات یا راستے میں گزاری یا براہِ راست مِنٰی یا مکۂ مکرمہ چلا گیا تو ایسا شخص اِساءَت یعنی برے کام کا مُرتکِب ہوا۔[119]

خاص وقوفِ مزدلفہ جداگانہ واجب عبادت ہے۔[120] رات مزدلفہ میں گزار لینا وقوفِ مزدلفہ نہیں، نہ ہی اس سے وقوفِ مزدلفہ کا واجب ادا ہوگا۔

118... (فصل فی سننه) أی سنن الحج۔۔۔ (البیتوتة بمزدلفة والدفع منها إلی منی قبل طلوع الشمس) أی لمن وقف بها۔۔۔ (وهذه) أی هذه المذکورات (هی المؤکدة) أی السنن المؤکدة

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی سننه، ص103-105، ملتقطاً)

- بہار شریعت میں حج کی سنتوں کے تحت مذکور ہے: عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، حج کی سنتیں، ج1، ص1051)

119... (الباب السابع فی المکروهات) أی مکروهات الحجّ ومایتعلّق به۔۔۔ (والنزول علی الجادّة) أی وسط الطریق المسلوکة المعتادة (لیلة مزدلفة) وکذا الحکم فی منًی وعرفة ومکّة

(بدایة السالک فی نہایة المسالک، الباب السابع، ج3، ص503-504، ملتقطاً مجموع رسائل العلامة الملا علي قاري)

120... هذا الوقوف واجب عندنا لا سنّة

(ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب في الوقوف بمزدلفة، ج3، ص604)

وقوفِ مزدلفہ کا وقت

وقوفِ مزدلفہ کی تفصیل یہ ہے کہ دسویں کی فجر کا وقت ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کم از کم ایک لمحہ کے لئے مزدلفہ میں ہونا واجب ہے اور یہیں پورا وقت یعنی فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر خوب روشنی ہو جانے تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو مزدلفہ میں ٹھہرنا سنّت ہے(121) وقوفِ مزدلفہ کا وقت بھی خاص دعا کا وقت ہے۔

وقوفِ مزدلفہ ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

1. دسویں کی صبح مزدلفہ میں ایک لمحہ بھی بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم واجب ہو گا۔(122)
2. صحیح عذر پائے جانے پر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کیا تو دم لازم نہ ہو گا نہ ہی گناہ ہو گا۔ عذرِ صحیح کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی مریض ہے یا بہت ضعیف ہے اسے رَمی میں یا مزدلفہ کے راستہ میں بے انتہاء اور قابلِ ضَرر رش ہو جانے کا خوف ہو اور وہ بغیر وقوف کیے جلدی روانہ ہو جائے۔(123)

121... (وقدر الواجب منه ساعةً ولو لطيفةً) أي قليلة ولو لحظة أو لمحة (وقدر السنة امتداد الوقوف) أي من مبدأ الصبح (إلى الإسفار جدّاً) أي إلى الاضاءة بطريق المبالغة بحيث تكاد الشمس تطلع

(شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفة، فصل في الوقوف بها، ص310)

122... (لو ترك الوقوف بالمزدلفة) أي في فجر يوم النحر (بلا عذر لزمه دم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات، فصل في الجنايات في الوقوف بالمزدلفة، ص505)

123... (وإن تركه بعذر بأن كانت به علة أو ضعف أو كانت امرأة تخاف الزحام فلا شيء) أي من الدم والصدقة (عليه) أي على تاركه

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات، فصل في الجنايات في الوقوف بالمزدلفة، ص505، ملتقطاً)

3 اگر وقوفِ مزدلفہ تو اپنے وقت میں کیا مگر بغیر کسی ضرورت کے دسویں کی رات کا اکثر حصہ مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور گزارا تو خلافِ سنّت اور مکروہ کام کیا لیکن اس پر کوئی دم یا کفارہ وغیرہ لازم نہ ہو گا۔(124)

4 کوئی رات سے آکر مزدلفہ رکا ہوا نہیں تھا بلکہ جو وقت وقوفِ مزدلفہ کا ہے اگر کسی کا اس وقت میں صرف مزدلفہ سے گزرنا پایا گیا تب بھی وقوف پایا گیا اور واجب ادا ہو جائے گا۔ البتہ رات کے اکثر حصہ کو چھوڑنے پر یونہی وقوفِ مزدلفہ کے مسنون وقت کے چھوڑنے پر تارکِ سنت ہوا۔(125)

5 اگر کوئی نمازِ فجر پڑھنے سے پہلے مگر فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلا گیا برا کیا لیکن دم نہیں یہی حکم سورج طلوع ہونے کے بعد جانے کا ہے۔(126) یعنی سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے مزدلفہ سے روانہ ہونا سنت ہے طلوع کے بعد میں جانا اِساءَت ہے۔

6 یہاں رش اور دَھکم پیل کے خوف کے باعث یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ فجر پڑھ کر کچھ دیر دعا میں مصروف رہے پھر مزدلفہ سے چلنا

124... (ولو ترک المبیت بها) أی بالمزدلفة فی لیلتها بأن بات أکثر اللیل فی غیرها (لم یلزمه شیء) أی عندنا لما صرح به أصحابنا فی کتب المذهب أنّه سنّة فیکره ترکها بغیر ضرورة
(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایات في الوقوف بالمزدلفة، ص505)

125... فإن مر بها مارّ بعد طلوع الفجر من غیر أن یبیت بها فلا شيء علیه ویکون مسیئاً بترکه السنة
(فتاوی هندیة، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج1، 230)

126... فإن دفع بعد طلوع الشمس أو قبل أن یصلي الناس الفجر فقد أساء ولا شيء علیه
(فتاوي هندیة، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج1، ص231)

شروع کرے لیکن طلوع سے کچھ پہلے مزدلفہ سے باہر نکلے۔

7 علامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے لکھا کہ کوئی ضعیف یالاغر شخص مزدلفہ میں پورے مسنون وقت میں نہیں ٹھہرتا بلکہ اس خوف سے کچھ دیر وقوف کرکے نکل جاتا ہے کہ کہیں رش کے باعث سخت دشواری میں نہ پڑ جائے تو یہ بھی درست ہے اور عذر کے وقت پورا واجب چھوڑنے کی اجازت ہے تو مسنون وقت چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔(127)

8 جن لوگوں کے خیمے بدقسمتی سے مِنٰی کے بجائے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں اگر یقین ہو کہ یہ جگہ مزدلفہ ہی ہے تو ان خیموں میں بھی وقوفِ مزدلفہ ہو سکتا ہے مِنٰی اور مزدلفہ کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے اور بیچ میں ایک جگہ ہے جسے وادیِ مُحَسِّر کہتے ہیں یہ جگہ نہ مِنٰی ہے نہ مزدلفہ اور نہ ہی اس جگہ وقوف کرنے سے وقوف ادا ہوگا۔(128) مِنٰی اور مزدلفہ کی پہچان کے لئے بورڈ بھی لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو اسٹریٹ لائٹ مِنٰی اور مزدلفہ میں لگائی گئی ہوتی ہیں ان سے بھی تھوڑی بہت پہچان ممکن ہے تادمِ تحریر مِنٰی میں جو اسٹریٹ لائٹ ہے وہ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور مزدلفہ کی اسٹریٹ لائٹ یلو یا وومِ کلر کی ہوتی ہے۔ لیکن لائٹ پر پورا اعتماد نہ کیا جائے بلکہ مزدلفہ کے تعین کے لئے معلومات کی جائیں یا بورڈ وغیرہ دیکھا جائے بس سے جانے والے بعض اوقات ایسی جگہ بھی اتار دیئے

127...وفيه ترك مد الوقوف المسنون لخوف الزحمة وهو أسهل من ترك الواجب

(ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب في الوقوف بعرفة، ج3، ص605)

128...عرفة كلها موقف إلا بطن عرنة ومزدلفة كلها موقف إلا وادي محسر أن المكانين ليسا مكان وقوف فلو وقف فيهما لا يجزيه كما لو وقف منى

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص294)

جاتے ہیں جہاں تعین کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

اہم ہدایات:

1. اکثر لوگوں کے ساتھ معاملہ یہ ہوتا ہے کہ بسیں مزدلفہ اتار کر چلی جاتی ہیں اور مِنیٰ لوگ پیدل جاتے ہیں ایسی صورت میں یہ کرنا چاہیے کہ جب عرفات جانے سے پہلے مِنیٰ پہنچیں تو یہ دیکھ لیں کہ آپ کا خیمہ کس روڈ پر ہے یا بڑے مرکزی روڈ سے کتنی گلی پیچھے یا آگے ہے۔ مِنیٰ کی بستی میں تین سے چار مرکزی روڈ ہیں یہ بڑے روڈ ہوتے ہیں اور مزدلفہ سے جانے والے ان میں سے کسی ایک پر ہی نکلتے ہیں۔ اس سے آپ کو واپسی پر اپنے خیمہ تک پہنچنے میں آسانی ہو گی۔ مِنیٰ میں دو سے تین روڈ پُل کی صورت میں موجود ہیں ایک بالکل جَمرات کے قریب ہے دوسرے آخری میں ہے ریلوے اسٹیشن کے پاس ان پُلوں کے ذریعے بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کا خیمہ کس طرف ہے۔

2. یہ بھی یاد رکھیں کہ مزدلفہ سے براہِ راست جمرات پر اگر جانا چاہتے ہیں تو سامان نہیں ہونا چاہیے شولڈر بیگ کے علاوہ تمام بیگ راستے میں سیکیورٹی والے یا تو لے لیتے ہیں یا آپ کو واپس بھیج دیں گے۔ کیونکہ اس سے رش میں بہت خطرناک مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا پہلے خیمہ میں پہنچ کر سامان وغیرہ رکھ دیں کچھ دیر آرام اور ناشتہ سے فارغ ہو کر پھر بڑے جمرے کی رمی کے لئے نکلیں کوشش کریں کہ 20 یا 30 لوگ ایک ساتھ جائیں اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ جوان بوڑھوں کو سہارا دیں گے اور راستہ وغیرہ ڈھونڈنا تلاش کرنا آسان ہو گا۔ جن کو مِنیٰ سے رمی کے لئے ٹرین یا بس کی سہولت ہو تو وہ ٹرین یا بس سے جاسکتے ہیں۔

واجب نمبر:10

دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی کرنا

مختصر تشریح

تینوں دنوں میں سے ہر دن کی رمی الگ الگ واجب ہے۔[129] ہر جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا بھی واجب ہے۔[130] اَقَلّ یعنی آدھے سے کم کنکریاں مارنے پر دم لازم ہوگا پہلے دن سات کے بجائے صرف تین کنکریاں مارنا اَقَلّ ہے۔ دیگر ایام میں 21 کے بجائے صرف 10 مارنا اَقَلّ ہے۔[131]

پہلے دن کی رمی کا وقت

پہلے دن کی رمی کا وقت دسویں تاریخ کی فجر کا وقت شروع ہونے سے گیارہویں کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے۔[132] مسنون یہ ہے کہ دسویں کے سورج نکلنے سے لے

129...(فصل فی واجباته الإحرام من الميقات۔۔۔ورمی الجمار) أی فی الأیام الثلاثة

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی واجباته، ص94، 97، ملتقطاً)

130...(سبع حصیات) بیان للواجب (الضوء المنیر علی المنسک الصغیر، الباب الرابع، ص43)

131... (لو ترک رمی یوم) أی من أیام النحر (کلّه) أی سبع حصیات فی الیوم الأول واحدی وعشرین فی بقیة الأیام (أو أکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو احدی عشرة حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر فعلیه دم) أی لترکه أو تأخیره

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة في رمي الجمرات، ص507)

132... وقت رمی جمرة العقبة یوم النحر أوّل وقت جواز الرمی فی الیوم الأوّل یدخل بطلوع الفجر الثانی ۔۔۔ وآخر الوقت طلوع الفجر الثانی من غده

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی وقت رمي جمرة العقبة یوم النحر، ص333)

کر زوال تک کرلی جائے زوال سے لے کر دسویں کا سورج غروب ہونے تک کرنا بھی مباح ہے۔ البتہ غروب ہونے سے فجر تک مکروہ ہے۔[133] دسویں کی فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے سورج نکلنے تک کرنا بھی مکروہ ہے۔[134]

مجموعی طور پر پہلے دن کی رمی کے چار اوقات بنتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل چارٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔

پہلے دن کی رمی کے اوقات کی تفصیل

1	فجر کا وقت شروع ہونے سے سورج نکلنے تک	مکروہ وقت
2	سورج طلوع ہونے سے زوال کا وقت شروع ہونے تک	مسنون وقت
3	دوپہر زوال کا وقت شروع ہو جانے سے غروب تک	مباح وقت
4	سورج غروب ہونے سے اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک	مکروہ وقت

پہلے دن کی رمی کے ضروری احکام

پہلے دن صرف بڑے جمرے کی رمی کرنا ہے جو مِنٰی کی جانب سے تیسرا ہے۔[135]

133...(الوقت المسنون فیه) أي في اليوم الأوّل (بطلوع الشمس ویمتدّ إلی الزوال ووقت الجواز بلا کراهة من الزوال إلی الغروب۔۔۔۔وقت الکراهة مع الجواز من الغروب إلی طلوع الفجر الثاني من غده)
(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل في وقت رمي جمرة العقبة یوم النحر، ص333، ملتقطاً)

134...وکذا یکره قبل طلوع الشمس (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص610)

135...وهي ثالث الجمرات علی حدّ منی من جهة مکّة۔۔۔لا یرمی یومئذ غیرها ولا یقوم عندها حتی=

پہلے دن رمی میں اس طرح کھڑے ہونا ہے کہ مِنٰی دائیں جانب رہے اور کعبہ شریف بائیں جانب ہو۔ جمرے کی طرف منہ کر کے سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ایک ایک کر کے 7 کنکریاں مارے۔(136) بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے پر گریں اس سے زیادہ فاصلے پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہیں آئے گی۔(137)

سات کنکریاں مارنی ہیں اور ہر کنکری الگ الگ مارنی ہے(138) پہلی کنکری پر حاجی لَبَّیْك کہنا موقوف کر دے گا۔(139) اس جمرے پر رمی کے بعد کسی بھی دن یعنی دسویں دن رمی کریں یا گیارہویں دن کریں یا بارہویں دن یا تیرہویں دن دعا کے لئے ٹھہرنا نہیں

=یأتی منزله (ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرۃ العقبۃ، ج3، ص606، ملتقطاً)

• منی اور مکہ کے بیچ میں 3 جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منی سے قریب ہے جمرہ اولی کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطی اور اخیر کا کہ مکہ مکرمہ سے قریب ہے جمرۃ العقبی (کہلاتا ہے)۔

(حاشیہ بہار شریعت 1139 حصہ 6 جلد اول، مکتبۃ المدینہ)

136... ویقف فی بطن الوادی ویجعل منی عن یمینه والکعبة عن یساره ویستقبل الجمرة۔۔۔ ویرفع یده حتی یُری بیاض ابطه (لباب المناسک، باب مناسک منی، ص316، 317، ملتقطاً)

137... وینبغي أن تقع الحصا عند الجمرة أو قریباً منها حتی لو وقع بعیداً لم یجز وحد القرب والبعد أن الثلاثة الأذرع في حد البعید ومادونه قریب (جوهرة النیرة، کتاب الحج، ج1، ص109)

138... (فصل فی أحکام الرمی وشرائطه وواجباته الشرط۔۔۔ الرابع تفریق الرمیات) أی السبعة (شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی وقت رمي جمرة العقبة یوم النحر، ص345-346، ملتقطاً)

139... (وقطع التلبیة بأولها) أی فی الحجّ الصحیح والفاسد مفرداً أو متمتّعاً أو قارناً

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص607)

ہے بلکہ رَمی کرتے ہی چلتے چلتے دعا کرنا ہے[140] لہٰذا آگے بڑھ جائیں مکہ شریف جانا ہے تو سیدھا آگے کی طرف جانا ہے اور مِنٰی واپسی کے لئے یُوٹَرن کر کے راستہ ملے گا۔

ہر دفعہ کنکری مارتے وقت بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَرۡ پڑھے[141] ممکن ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَرُ رَغۡمًا لِّلشَّیۡطٰنِ رِضًا لِّلرَّحۡمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡہُ حَجًّا مَّبۡرُوۡرًا وَّ سَعۡیًا مَّشۡکُوۡرًا وَّ ذَنۡبًا مَّغۡفُوۡرًا[142]

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑا ہے۔ شیطان ذلیل ہو۔ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ راضی ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے آنے کو حجِ مبرور فرما، قبول کی گئی کوشش بنا اور گناہ معاف کر۔

دوسرے، تیسرے دن کی رمی کا وقت:

دوسرے دن کی رمی کا وقت گیارہ تاریخ کو زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے البتہ بلا عذر سورج غروب ہونے کے بعد مکروہ ہے۔

یونہی تیسرے دن یعنی 12 ذُوالحِجَّہ کی رمی کا وقت، زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے البتہ بلا عذر سورج غروب ہونے کے بعد مکروہ ہے۔[143]

140...(ولا یقف عندھا فی جمیع أیام الرمی للدعاء ویدعو) أی عند الجمرة (بلا وقوف) أی فی آخرہ
(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في ھذہ الایام، ص342، ملتقطاً)

141...(یکبّر مع کلّ حصاة) أی قائلاً بسم اللہ اللہ أکبر
(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في ھذہ الایام، ص341)

142...شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، ص316

143...الوقت المسنون فی الیومین یمتدّ من الزوال إلی غروب الشمس ومن الغروب إلی طلوع الفجر وقت مکروہ (لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی وقت الرمي في الیومین، ص339)

دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے ضروری احکام

دوسرے اور تیسرے دن یعنی گیارہ اور بارہ ذُوالْحِجَّۃ کو تینوں جمروں کی رمی کرنا واجب ہے۔(144) یعنی ہر ایک جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا ہے۔(145) سب سے پہلے جمرۂ اُولیٰ یعنی چھوٹے شیطان کو پھر جمرۂ وُسطیٰ یعنی درمیانے شیطان پھر جمرۂ عُقبیٰ یعنی بڑے شیطان کو رمی کرنا ہے۔(146)

جمرۂ اُولیٰ مسجدِ خَیف کی طرف سے پہلا ہے۔(147) آج کی رمی میں وہاں رخ کر کے نہیں کھڑے ہوں گے جس انداز میں پہلے دن کی رمی پر کھڑے ہوئے تھے۔ دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے لئے اس طرح کھڑے ہوں گے کہ مِنیٰ بائیں طرف ہو۔ 13 کی رمی کرنی ہو تو اس میں بھی یونہی کھڑے ہونا ہے۔ اس انداز پر منہ قبلہ کی طرف ہو گا۔(148) البتہ

144... (وأیام الرمی أربعة فالیوم الأول نحر خاص ولا یجب فیه إلا رمی جمرة العقبة و الیومان بعده نحر و تشریق والرابع تشریق خاص و فی هذه الثلاثة) أی من الأیام التی یقال لها التشریق (یجب رمی الجمار الثلاث) أی فی الجملة (شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، ص333)

145... (ثم یرمیها بیمینه أی استحبابا بسبع حصیات) أی وجوباً

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص341، ملتقطاً)

146... ویبدأ بالجمرة الأولی ۔۔۔ ثم یأتی الجمرة الوسطی ۔۔۔ ثم یأتی الجمرة القصوی وهی جمرة العقبة

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص341-342، ملتقطاً)

147... (بالجمرة الأولی) ۔۔۔ وهی التی تلی مسجد الخیف

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص341، ملتقطاً)

148... (ویبدأ بالجمرة الأولی ۔۔۔ حتی یکون) أی حین وصوله عند الجمرة (ماعن یساره أقلّ مما عن یمینه ۔۔۔ ویستقبل الکعبة) أی القبلة التی هی جهتها

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص341، ملتقطاً)

تیسرے یعنی جمرۃُ العقبہ کی رمی میں یہی راجح ہے کہ پہلے دن جس طرح کھڑے ہونے کا طریقہ بیان ہوا باقی دنوں میں بھی تیسرے جمرے کی رمی اسی انداز پر کی جائے۔ (149)

پہلے اور دوسرے جمرے کو رمی کرنے کے بعد موقع ملے اور رش نہ ملے اور انتظامیہ منع نہ کرے تو جمرے سے تھوڑا آگے جاکر قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی جانب کرکے حضورِ قلب کے ساتھ حمد، درود و سلام اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہے، مزید موقع ملے تو بہتر ہے کہ پون پارہ یا سورۂ بقرہ کی مقدار مصروف رہے۔ ٹھہرنا ممکن نہ ہو تو مختصر دعا چلتے چلتے ہی کرلے۔ تیسرے جمرے یعنی جمرۂ عُقبہ یا بڑے شیطان کی رمی کے بعد ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ آگے بڑھتے ہوئے چلتے

149... يبدأ بالجمرة الأولى، ويستقبل الكعبة، ثم يأتي الجمرة الوسطى فيصنع كما صنع عند الأولى، ثم يأتي الجمرة القصوى فيرميها من بطن الوادي كما مر في اليوم الأول أي بجميع أحكامه

(مناسک لملا علی قاری، ص341،342)

• ثم يأتي الجمرة الثالثة: وهي جمرة العقبة التي رماها يوم النحر فيرميها من بطن الوادي، كما رماها يوم النحر۔ وعند الأئمة الثلاثة غير الشافعية: أن كيفية رمي الجمرة العقبة أيام التشريق ككيفية رميها يوم النحر يجعل الكعبة عن يساره ومنى عن يمينه وغير ذلك من الكيفيات التي ذكرناها

(البحر العمیق، ج4، ص1864)

• ويجعل منى عن يمينه ومكة عن يساره حين يقف للرمي هذا في جمرة العقبة فقط، أما في الجمرة الأولى والوسطى فيسن التوجه في أثناء رميهما إلى القبلة

(حاشیہ الہدیۃ العلائیہ للسعید البرہانی، ص208)

• فإذا زالت الشمس من اليوم الثاني من يوم النحر يرمي الجمار الثلاثة ،، ويقف حيث يقف الناس ثم يأتي جمرة الوسطى فيرميها بسبع حصيات كذلك ،، ثم يأتي الجمرة فيرمي من بطن الوادي سبعا

(فتاوی قاضی خان، ج1، ص262)

چلتے دعا کرنا ہے۔ (150)

اس کو یوں یاد رکھئے کہ جس جمرے کے بعد کسی اور جمرے کی رمی کرنا ہو تو اس پہلے والے جمرے پر دعا کے لئے ٹھہر سکتے ہیں یعنی پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دعا کے لئے ٹھہر سکتے ہیں بلکہ ٹھہرنا سنّت ہے (151) جس کے بعد مزید رمی نہ کرنا پڑے اس جمرے پر نہیں ٹھہر سکتے لہٰذا آخری جمرے کے پاس دعا کے لئے نہیں ٹھہریں گے۔ (152)

150... (ویبدأ بالجمرة الأولى۔۔۔ فیقف بعد تمام الرمی) أی للدعاء (لا عند کلّ حصاة۔۔۔ مستقبل القبلة۔۔۔ فیحمد الله ویکبّر ویهلّل ویسبّح ویصلّی علی النبی صلی الله علیه وسلم ویدعو ویرفع یدیه کما للدعاء) أی حذو منکبیه ویجعل باطن کفّیه نحو القبلة فی ظاهر الروایة وعن أبی یوسف نحو السماء واختاره قاضیخان وغیره والظاهر الأوّل (بسطاً) أی مبسوطتین (مع حضور) أی للقلب (وخشوع۔۔۔ وتضرّع۔۔۔ واستغفار۔۔۔ ویمکث کذلک۔۔۔ قدر قراءة سورة البقرة۔۔۔ أو ثلاثة أحزاب) أی ثلاثة أرباع من الجزء (أو عشرین آیة۔۔۔ثم یأتی الجمرة الوسطی۔۔۔فیفعل جمیع ما فعل قبلها من الوقوف والدعاء وغیره ثم یأتی الجمرة القصوی۔۔۔ولا یقف عندها فی جمیع أیام الرمی للدعاء ویدعو بلا وقوف)

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص341-342، ملتقطاً)

151... (والوقوف) أی بعد الفراغ من الرمی (عند الأولیین) أی من الجمرات الثلاثة (سنّة فی الأیّام کلّها) (شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی صفة الرمي في هذه الایام، ص342)

152... وضابطه أن کل جمرة بعدها جمرة فإنه یقف بعدها للدعاء؛ لأنه في أثناء العبادة وکل جمرة لیس بعدها جمرة ترمی في یومه لا یقف عندها؛ لأنه خرج من العبادة کذا في الظهیریة وهو مشکل فإن الدعاء بعد الخروج من العبادة مستحب کما في الصلاة والصوم إذا خرج منهما فالأولى الاستدلال بفعله علیه السلام کذلک وإن لم تظهر له حکمة وقد یقال هي کون الوقوف یقع في جمرة العقبة في الطریق فیوجب قطع سلوکها علی الناس وشدة ازدحام الواقفین والمارین، ویفضي ذلک إلى ضرر عظیم بخلافه في باقي الجمرات فإنه لا یقع في نفس الطریق بل بمعزل عنه

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص605)

چوتھے دن کی رمی کا وقت:

13 تاریخ کو اس کا وقت صبحِ صادق یعنی فجر کا وقت شروع ہونے سے سورج غروب ہونے تک ہے البتہ صبح سے زوال کا وقت باقی رہنے تک مکروہ ہے اور ظہر کا وقت شروع ہونے سے غروب تک مسنون وقت ہے۔[153]

چوتھے دن کی رمی کے ضروری احکام

چوتھے دن یعنی 13 ذُوالحجّہ کی رمی کرنا حج کا واجب تو نہیں البتہ مطلقاً اسے ادا کرنا افضل ہے[154] لیکن ایک صورت میں اس کی تاکید ہو گی اور ایک صورت میں واجب ہو جائے گی جس کی تفصیل یہ ہے کہ تیسرے دن یعنی بارہ ذو الحجہ کی رمی کر کے مکہ روانہ ہونا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ البتہ غروب کے بعد مِنٰی سے جانا معیوب ہے ایسی صورت میں بہتر ہے کہ 13 کی رمی کر کے جائے[155] اگر 13 کی صبح مِنٰی میں ہی ہو گئی تو اب بغیر رمی کے جانا جائز نہیں جائے گا تو دم واجب ہو گا[156]

153... وقت الرمي في اليوم الرابع من أيام الرمي وقته من الفجر إلى الغروب إلا أن ما قبل الزوال وقت مكروه وما بعده مسنون

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت الرمي في اليوم الرابع من ايام الرمي، ص340)

154... (وإذا رمى وأراد أن ينفر في هذا اليوم من منى إلى مكة جاز بلا كراهة ويسقط عنه رمي يوم الرابع) أي فلا اثم عليه ولا جزاء لديه (والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع)

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، ص343، ملتقطاً)

155... (وإن لم يقم) أي وإن لم يرد الاقامة (نفر قبل غروب الشمس) أي من يومه (فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره له) أي الخروج في تلك الليلة عندنا۔۔۔(أن ينفر حتى يرمي في الرابع)

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، ص343، ملتقطاً)

156... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقاً

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، ص344)

13 تاریخ کی رمی کا طریقہ بھی وہی ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی کا ہے صرف رمی کرنے کے وقت کا فرق ہے۔

رمی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ ہر جمرے کو سات سے کم کنکری مارنا جائز نہیں پہلے دن اگر صرف تین ماریں تو دم لازم ہو گا اگر کم از کم چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقۂ فطر دینا ہو گا۔[157]

❷ دوسرے یا بقیہ دن اگر مُتفرِّق طور پر تمام جمرات کو کم از کم دس کنکریاں ماریں تو بھی دم لازم ہوا۔[158] مثلاً ایک کو سات ماریں دوسرے کو دو تیسرے کو ایک تو مجموعی طور پر تو دس کنکریاں ہی ماری گئیں۔

❸ دوسرے اور بقیہ دن اگر گیارہ کنکریاں ماریں اور دس چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلے ایک صدقۂ فطر ہے۔ اگر اس موقع پر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو دم سے کچھ کم کر دے۔[159]

157... إذا ترک أکثر السبع لزمه دم کما لو لم یرم أصلاً وإن ترک أقلّ منه کثلاث فما دونها فعلیه لکل حاصة صدقة (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص608)

158... (لو ترک رمی یوم) أی من أیام النحر (کلّه) أی سبع حصیات فی الیوم الأول واحدی وعشرین فی بقیة الأیام (أو أکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو احدی عشرة حصاة فیما بعده أو أخره إلی یوم آخر فعلیه دم) أی لترکه أو تأخیره

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی رمي الجمرات، ص507)

159... وإن ترک الأقلّ أو أخّره کحصاة أو حصاتین أو ثلاث فی الیوم الأوّل وعشر حصیات فما دونها فیما بعده فعلیه لکلّ حصاة صدقة إلا أن یبلغ ذلک دماً فینقص منه

(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة في رمي الجمرات، ص508)

❹ اگر تمام ہی ایام کی رمی چھوڑ دی تب بھی ایک ہی دم لازم ہو گا۔[160]

❺ اگر کسی دن کی رمی کرنا رہ گیا ہو تو علاوہ تیرہویں دن کے رات میں بھی وقت ہے لیکن رات میں بلا عذرِ شرعی مکروہ ہے ایسا کرنے پر دم نہ ہو گا لیکن اساءت کا مرتکب کہلائے گا[161] واضح رہے کہ تیرہ کی رمی کا وقت غروب ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔[162]

160...ولو ترک رمی الأیّام کلّها فعلیه دم واحد

(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة في رمي الجمرات، ص508)

161... (ووقت الکراهة مع الجواز من الغروب إلی طلوع الفجر الثانی من غده ولو أخّره إلی اللیل کره ولا یلزمه شیء) أی من الکفّارة لکن یلزمه الإساءة لترکه السنّة

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی وقت رمي جمرة العقبة یوم النحر، ص333، ملتقطاً)

• (وإن أخّره إلی اللیل) أی الآتی (فلا شيئ علیه) أی اتفاقاً إلا فی روایة عن أبی یوسف بأنّه لا یرمی فی اللیل وعلیه دم والمشهور عنه خلافها

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة في رمي الجمرات، ص507)

• والحاصل أنه لو أخر الرمي في غیر الیوم الرابع یرمي في اللیلة التي تلي ذلک الیوم الذي أخر رمیه وکان أداء لأنها تابعة له، وکره لترکه السنة وإن أخره إلی الیوم الثاني کان قضاء ولزمه الجزاء، وکذا لو أخر الکل إلی الرابع مالم تغرب شمسه، فلو غربت سقط الرمي ولزمه دم

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص619)

• والحاصل أنه لو أخر الرمي في غیر الیوم الرابع یرمي في اللیلة التي تلي ذلک الیوم الذي أخر رمیه وکان أداء، لأنها تابعة له، ولیس علیه سوی الإساءة لترکه السنة وإن أخره إلی الیوم الثاني کان قضاء، ولزمه دم وکذا لو أخر الکل إلی الرابع فإذا غربت شمس الرابع ولم یرم سقط الرمي

(منحة الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص611)

162...وبغروب الشمس من هذا الیوم یفوت وقت الأداء والقضاء

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحکامه، فصل فی وقت الرمي في الیوم الرابع من ایام الرمي، ص340)

6 اگر کسی دن کی رمی بالکل ہی نہ کی تو جب تک ایامِ رمی باقی ہیں رمی کی قضا کرے گا تیرہ تاریخ کو غروب سے پہلے تک رمی کے آخری دن کا وقت ہے۔[163] قضا کے ساتھ ساتھ دم بھی واجب ہو گا۔[164] یاد رہے کہ یہ قضا کفارے سمیت واجب ہے یعنی 13 تاریخ کا سورج غروب ہونے تک کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں البتہ اس کے بعد صرف کفارہ واجب رہے گا، قضا ساقط ہو جائے گی۔

نیابت کے مسائل:

1 عذر کے وقت کسی کو رمی کا نائب بنانا درست ہے چنانچہ جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو حکم کر دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے۔[165]

2 جس کو نائب بنایا گیا اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے یوہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے۔[166]

---

163 ...(وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء وبقي وقت القضاء إلى آخر أيام التشريق فلو أخّره) أي الرمي (عن وقته) أي المعين له في كلّ يوم (فعليه القضاء والجزاء ويفوت وقت القضاء بغروب الشمس من الرابع) (شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت الرمي في اليومين، ص339، ملتقطاً)

164 ... فلو ترک رمي يوم يجب قضاؤه فيما بعده مع وجوب الكفارة

(لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي و شرائطه وواجباته، ص351)

165 ... أقول فإن كان مريضاً لا يستطيع الرمي توضع في يده ويرمي بها أو يرمي عنه غيره بأمره

(حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، ص230، الجزء الاول)

166 ... (ولو رمى بحصاتين احداهما عن نفسه والأخرى عن غيره جاز ويكره) أي لتركه السنّة فإنّه ينبغي أن يرمي السبعة عن نفسه أوّلاً ثم يرميها عن غيره نيابةً

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي و شرائطه وواجباته، ص349)

3 اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یوہیں بیہوش یا مجنون یا نا سمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔ (167)

4 کسی دوسرے نے مریض کے حکم کے بغیر رمی کر دی تو جائز نہ ہوئی۔ ہاں اگر کسی نے پاگل شخص، مجنون یا بیہوش شخص کی طرف سے بغیر اجازت بھی رمی کر دی تو درست ہو گئی۔ (168)

5 یاد رہے کہ مریض سے مراد وہ شخص ہے جو جمرات تک کسی سواری یا کسی کے کندھے پر سوار ہو کر بھی نہ جا سکتا ہو اور جس میں یہ طاقت ہو شرعاً وہ کسی کو نائب نہیں بنا سکتا۔

بلا عذرِ شرعی مرد حضرات مستورات کی طرف سے بھی رمی نہیں کر سکتے اگرچہ ان کی اجازت سے ہی کیوں نہ ہو۔ (169)

167... (والأفضل أن توضع الحصى في أكفّهم فيرمونها) أي رفقاؤهم عنهم

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص349)

168... (فلو رمى عن مريض) أي لا يستطيع الرمي (بأمره أو مغمىً عليه ولو بغير أمره أو صبيّ) أي غير مميّز (أو مجنون جاز)

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص349)

169... (والرجل والمرأة في الرمي سواء) إلا أن رميها في الليل أفضل وفيه ايماء إلى أنّه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر

(شرح لباب المناسک، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص351)

واجب نمبر: 11

قِران اور تمتع والے کا قربانی کرنا

مختصر تشریح

قِران اور تَمَتُّع کا حج کرنے والے کے لئے قربانی کرنا واجب ہے اور یہ قربانی شکرانے کے طور پر ہے۔ البتہ حجِ اِفراد والے کے لئے یہ قربانی مستحب ہے۔(170) جانور کی عمر اور اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں۔(171)

واضح رہے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ جس طرح احرام کی بعض پابندیوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے قارِن پر دو دَم لازم ہوا کرتے ہیں اسی طرح قِران کرنے والا حج کی قربانی بھی دو کرے گا ایسا سمجھنا درست نہیں بلکہ حجِ قِران کرنے والا بھی ایک ہی قربانی کرے گا۔(172) قارن پر صرف احرام کی خلاف ورزی پر دو دم لازم آتے ہیں اور اس میں بھی کچھ مستثنیٰ صورتیں ہیں یعنی ایک ہی دم آتا ہے۔ مستثنیٰ صورتوں کی تفصیل دیکھنے کے لئے اردو زبان میں لکھی گئی حج کے مسائل پر عمدہ ترین رہنما کتاب "رفیقُ الحرَمین" صفحہ

170...(إن كان مفرداً) أي: بالحجّ (يستحب له الذبح)

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی ذبح الھدی، ص318)

171...(ولا يجوز في الهدي إلّا ما يجوز في الأضحيّة) أي: من السنّ۔۔۔(أن يكون) أي: الهدي (سالماً من العيوب) أي: المعتبرة في الأضحيّة

(شرح لباب المناسک، باب فی جزاء الجنایات و کفاراتھا، ص548، 554، ملتقطاً)

172... يجب على القارن والمتمتّع هدي شكراً لما وفّقه الله تبارك وتعالى للجمع بين النسكين في أشهر الحجّ بسفر واحد وأدناه شاة وكلّ ما هو أعظم فهو أفضل

(لباب المناسک، باب القران، فصل فی ھدی القارن والمتمتع، ص368-369)

265 تا 267 کا مطالعہ کریں۔

حج کی قربانی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ مُتَمَتِّع یا قارِن نے قدرت کے باوجود قربانی نہیں کی تو یہ قربانی ساقط نہیں ہو گی جب تک زندہ ہے حرمِ مکہ میں قربانی کرنا اس کے ذمہ لازم رہے گا۔[173] اگر تاخیر سے کرے گا یعنی بارہ ذُوالحجہ کے غروب کے بعد کی تو تاخیر کرنے کی وجہ سے دم لازم ہو گا۔[174]

❷ کسی کے پاس ضرورتِ اصلیہ سے زائد رقم نہیں نہ ہی اتنا مال کہ جسے بیچ کر جانور خریدے تو 10 روزے رکھے گا۔ ان میں سے تین روزے حج سے پہلے رکھنے ہوتے ہیں اور سات بعد میں یعنی 13 ذُوالحجہ کے بعد۔[175] ان روزوں کے تعلق سے بہت سارے اور بھی احکام اور تفصیل ہے یونہی قارن کے لئے حج و عمرہ کے احرام میں ہونے اور متمتع کے لئے احرامِ

173... وأمّا موجبات سقوط هذا الدم بعد الوجوب فرفض أحد النسكين أو فساده أو الإحصار أو فوت الحج أو الموت قبل الفراغ ولو بعده وجب الإيصاء وإذا لم يوص إثم وسقط من المال إلّا أن يتبرّع الورثة (منسک کبیر، باب القران، فصل في بيان هدى القران...الخ، ص134)

• (وفي حق السقوط) أي: عن الذمّة (لا آخر له) أي: في حقّ الاعتداد باعتبار الزمان إلّا أنّه مقيّد بالمكان (شرح لباب المناسک، باب القران، فصل في هدى القارن والمتمتع، ص370)

• (فإن عطب) الهدى أي: هلك حال كونه (واجباً أو تعيب) عيباً يمنع الأضحيّة (أقام غير مقامه) لأنّ الواجب القار في ذمّته لا يسقط إلّا بالذبح (نهر الفائق، کتاب الحج، باب الهدى، ج2، ص170)

• اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہو گی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، قران کا بیان، ج1، ص1156)

174... ولو أخّر القارن أو المتمتّع الذبح عن أيّام النحر فعليه دم (لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، ص506)

175... إذا عجز القارن أو المتمتّع عن الهدى بأن لم يكن في ملكه فضل عن كفاف قدر ما يشترى به الدم ولا هو في ملكه وجب الصيام عليه عشرة أيام فيصوم ثلاثة أيام قبل الحج وسبعة بعده (لباب المناسک، باب القران، فصل في بدل الهدى، ص370-371)

عمرہ کے بعد ہونے کے تعلق سے کچھ مسائل مزید ہیں جن کی تفصیل بڑی کتب میں مذکور ہے۔

3 اگر نویں ذُوالحجہ تک پہلے کے تین روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ یومِ نَحْر آ گیا تو اب روزے رکھنا کافی نہیں بلکہ قربانی کرنا ہی لازم ہے۔(176) قربانی نہ کی تو نہ صرف قربانی ذِمّہ پر باقی رہے گی بلکہ تاخیر کی تو اس کی بنا پر دَم دینا بھی لازم ہو گا۔

4 محتاج نے قربانی کی استطاعت نہ ہونے کے سبب حج سے پہلے تین روزے رکھے پھر وُقوفِ عَرَفہ کے بعد قربانی کے مقررہ واجب وقت میں قربانی پر قادر ہو گیا تو اگر حَلْق نہیں کرایا تھا تو اب قربانی ہی کرنا ہو گی روزے اس کا کفارہ نہیں بن سکتے اور اگر حلق کرا لیا پھر قادِر ہوا تو وہ روزے کافی ہیں۔(177)

5 اگر ایامِ نَحْر گزر گئے اور اس نے حَلْق بھی نہیں کروایا تھا اسی دوران قربانی پر قادر ہو گیا تو اب قربانی کرنا لازم نہیں پچھلے روزے کافی ہیں، البتہ بقیہ سات روزے بھی رکھے گا۔(178) حلق ایامِ نحر میں نہ کرنے کا دم بھی ہو گا۔

6 حجِ قران اور حجِ تمتع والے کا حج اگر فاسد ہو جائے تو ان دونوں پر جو حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔ حج فاسد ہونے کی تفصیل واجب نمبر 26 میں ملاحظہ کریں۔

176...(فإن فاتت الثلاثة) بأن لم يصمها حتى دخل يوم النحر تعين الدم

(ردّالمحتار، كتاب الحج، باب القران، ج3، ص638)

177...(ولو صام) أي: الثلاثة (فقيراً) أي: عاجزاً (ثمّ أيسر) أي: قدر على الهدى (يوم النحر فإن كان قبل الحلق بطل الصوم ووجب الدم) لقدرته على الأصل--- (وإن كان بعده صحّ الصوم ولا شيء عليه) أي: ولا يجب عليه الهدى (شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی بدل الهدی، ص374، ملتقطاً)

178...(وإن لم يتحلّل حتّى مضت أيّام النحر فأيسر) أي قدر على الهدى (لم يجب الهدى وأجزأ صومه) (شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی بدل الهدی، ص375)

واجب نمبر:12

پہلے دن کی رمی پھر قربانی پھر حلق و تقصیر میں ترتیب ہونا

مختصر تشریح

حاجی تین قسم کے ہیں ان میں سے حجِ افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں جبکہ حجِ قران اور حجِ تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے۔ لہٰذا قارن اور متمتع حاجی سب سے پہلے 10 ذوالحجہ کو یعنی پہلے دن کی رمی اپنے وقت میں کرے گا پھر قربانی کرے گا اور اس کے بعد حلق یا تقصیر کرے گا۔ ان تینوں اُمور میں ترتیب واجب ہے۔(179) البتہ حجِ افراد والے پر قربانی واجب نہیں اس پر دو چیزوں میں ہی ترتیب واجب ہے کہ پہلے رمی کرے گا پھر حلق یا تقصیر۔(180)

واضح رہے کہ بارہ ذُوالحجہ کی غروب تک قربانی کا وجوبی وقت ہے۔(181) یعنی ایامِ نَحر کے پورے وقت میں پہلے دن کی رمی کے بعد جب بھی قربانی کرے جائز ہے۔ البتہ حلق یا تقصیر کا بھی بارہویں کے غروب سے پہلے ہونا ضروری ہے۔(182) قارن اور متمتع پہلے دن کی رمی کر کے قربانی کرے گا پھر حلق یا تقصیر سے فارغ ہو گا اس ترتیب کا لحاظ رکھنا واجب

---

179 ...وإنّما يجب ترتيب الثلاثة: الرمي ثمّ الذبح ثمّ الحلق (ردّالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص669)

180 ...لكنّ المفرد لا ذبح عليه فيجب عليه الترتيب بين الرمي والحلق فقط

(ردّالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص669)

181 ...وأوّل وقته طلوع الفجر من يوم النحر فلا يجوز قبله وآخره من حيث الوجوب غروب الشمس من آخر أيام النحر (لباب المناسک، باب القران، فصل فی هدی القارن والمتمتع، ص370)

182 ...أوّل وقت صحة الحلق في الحج طلوع فجر يوم النحر ووقت جوازه بلا جابر بعد رمي جمرة العقبة وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيّام النحر

(لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی زمان الحلق ومکانه...الخ، ص325)

ہے۔ اگر رمی کے بعد قربانی سے پہلے حلق و تقصیر کرلی یا قربانی پہلے دن کی رمی سے پہلے کردی یا حلق و تقصیر ان دونوں اعمال میں سے کسی سے پہلے کرلیا تو ترتیب کا واجب ادا نہ ہوا۔ (183)

خلاصہ کلام یہ کہ قارن و متمتع کو زیرِ بحث تینوں افعال میں ترتیب رکھنا ہے جبکہ مُفرِد کو صرف دو افعال یعنی رمی اور حَلق و تقصیر میں ترتیب رکھنا ہے۔ یاد رہے کہ دوسرے تیسرے دن کی رمی، قربانی یا حلق سے قبل کرنا ترکِ واجب نہیں مثلاً پہلے دن قربانی نہ ہو سکی حالتِ احرام ہی میں ہے دوسرا دن آگیا تو دوسرے دن کی رمی اپنے وقت میں کرنے سے مذکورہ ترتیب پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ترک کر دی تو کیا احکام ہوں گے؟

1. قارن یا تمتع والے نے پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی یونہی حجِ اِفراد والے نے رمی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی تو دَم واجب ہو گا۔ (184)
2. اگر مُفرِد نے اپنی قربانی رمی سے پہلے یا حلق کے بعد کی تو کوئی مضائقہ نہیں (185) مگر اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی حلق سے پہلے اور رمی کے بعد کرے۔ (186)

183...(قدّم نسكاً) أي: عملاً من أعمال الحج (على) نسك (آخر) ممّا يكون من حقّه وجوب تقديمه بأن حلق قبل الرمي أو نحر القارن أو المتمتّع قبل الرمي أو حلق قبل الذبح۔۔۔ (فعليه دم)

(فتح باب العناية بشرح النقايه، كتاب الحج، ج1، ص695-696، ملتقطاً)

184...ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم

(لباب المناسك، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في ترك الترتيب بين افعال الحج، ص507)

185...المفرد إذا ذبح قبل الرمي أو حلق قبل الذبح فإنّه لا شيء عليه

(عناية شرح هدايه، كتاب الحج، باب الجنايات، فصل ومن طاف طواف القدوم...الخ، ج2، ص469)

186...(ثمّ إن كان مفرداً يستحبّ له الذبح) أي: مرتّباً (فيذبح ويحلق)

(شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في ذبح الهدى، ص318، ملتقطاً)

واجب نمبر:13

قربانی کا ایامِ نحر اور حدودِ حرم میں ہونا

مختصر تشریح

حج کی قربانی کا واجب وقت 10 ذوالحجہ کی طلوعِ فجر سے بارہویں کے غروبِ آفتاب تک ہے اور اس قربانی کا حرم میں ہونا بھی جُداگانہ واجب ہے[187] موجودہ عُرفِ عام میں ویسے تو مسجدُ الحرام کو بھی حَرَم کہتے ہیں لیکن حرمِ مکہ بہت بڑے علاقے پر مشتمل ہے جس میں مِنٰی و مُزدَلفہ، مکہ شہر کی اکثر آبادی اور کچھ نواحی علاقے حرم میں شامل ہیں حدیبیہ کی جانب مسجدُ الحرام سے شمار کریں تو حرم پر مشتمل سب سے طویل علاقہ ہے اور مسجدِ عائشہ کی جگہ مسجدُ الحرام سے سب سے قریب وہ حصہ ہے جو حرم سے باہر ہے۔ حاجی اور عمرہ والے سے متعلق بہت سارے احکام ایسے ہیں جو حرم سے متعلق ہیں اس سے مراد مکۂ مکرمہ کا حرم ہے۔

حرم کی سرزمین پر کسی بھی جگہ قربانی ہوئی تو جگہ کے بارے میں جو وجوب تھا وہ ادا ہو جائے گا البتہ مِنٰی میں قربانی کرنا سنت ہے۔[188] قربانی کا وقت 10 ذوالحجہ کی طلوعِ فجر یعنی فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے شروع ہو جاتا ہے۔ مسنون وقت یہ ہے کہ 10

187...(ویختصّ) أی: جواز ذبحہ (بالمکان وھو الحرم---وأوّل وقتہ طلوع الفجر من یوم النحر فلا یجوز قبلہ وآخرہ من حیث الوجوب غروب الشمس من آخر أیّام النحر)

(شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی ھدی القارن والمتمتع، ص369، 370، ملتقطاً)

188...ففی المبسوط أنّ السنۃ فی الھدایا أیّام النحر منی وفی غیر أیام النحر فمکۃ ھی الأولی

(شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی ھدی القارن والمتمتع، ص369)

ذوالحجہ کے طلوعِ آفتاب کے بعد قربانی کرے۔[189] حدودِ حرم کا نقشہ دیکھنے کے لئے اپنے موبائل سے یہ کیو آر کوڈ اسکین کریں

حدودِ حرم اور ایامِ نحر میں قربانی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ اگر قربانی کو ایامِ نحر سے موٴخر کیا تو ایک دم دینا لازم ہو گا اور اگر قربانی حرم کے بجائے خارجِ حرم کی تو یہ قربانی ادا ہی نہ ہوئی اس کے بدلے دوسری قربانی حرم کے اندر کرنا لازم ہو گا۔[190] قربانی جب ایامِ نحر کے بعد ہو تو مِنیٰ کے بجائے مکہ میں ہونا افضل ہے۔

❷ کسی نے حج کی قربانی حدودِ حرم سے باہر کی اگر تو ایامِ نحر میں حدودِ حرم میں اس قربانی کا اعادہ کرلیا تو مزید کچھ لازم نہیں البتہ اگر ایامِ نحر گزر گئے تو پھر حدودِ حرم میں قربانی کا اعادہ کرنے کے علاوہ تاخیر کی وجہ سے دَم بھی دینا ہو گا۔[191]

189...(والوقت المسنون) أي: أوّله (بعد طلوع الشمس يوم النحر)

(شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی هدی القارن والمتمتع، ص370)

190...(ولو ذبح شيئاً من الدماء الواجبة) أي: كدم القران والتمتّع والنذر (في الحجّ والعمرة خارج الحرم لم يسقط عنه وعليه ذبح آخر ولو أخّر القارن أو المتمتع الذبح عن أيام النحر فعليه دم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی الذبح والحلق، ص506، ملتقطاً)

191...لا يجوز ذبح هدي المتمتّع والقران إلّا في يوم النحر كذا في الهداية حتّى لو ذبح قبله لا يجوز اجماعاً وبعده كان تاركاً للواجب عند الإمام فيلزمه دم۔۔۔ولا يجوز ذبح الهدايا إلّا في الحرم

(فتاوی هندية، كتاب المناسک، الباب السادس عشر، ج1، ص261، ملتقطاً)

واجب نمبر:14

حلق یا تقصیر کرنا

مختصر تشریح

ویسے تو یہ عمل احرام سے نکلنے کے لئے شرط ہے لیکن الگ سے حج کا ایک واجب بھی ہے[192] اور مزید بھی کچھ تفصیل اس واجب کے ساتھ موجود ہے۔

حلق اور تقصیر کے بارے میں اہم معلومات

1 عرفِ عام میں حَلْق کے معنی ہیں گنجا ہونا جو کہ عام طور پر اُسترے کے ذریعے ہوا جاتا ہے۔ اگر کسی نے اُسترہ استعمال کیے بغیر ہی حلق کی طرح بال مکمل صاف کر لئے مثلاً کوئی پاؤڈر استعمال کیا یا اُسترے کے بجائے پتھر کے ذریعے بال صاف کیے یا نوچ نوچ کر بال صاف کیے تو بھی حلق کرنا پایا جائے گا۔[193] البتہ عام مشین کے ذریعے بال دور کرنا حلق نہیں کہلائے گا کیونکہ حلق کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ اس طرح کی مشین سے بال صاف کرنے پر صادق نہیں آتی۔ البتہ ایسی مشین استعمال کی جو بال اُکھیڑتی ہو تو جُداگانہ بات ہے اور بال نوچنے کا حکم بیان ہو چکا ہے۔ فی زمانہ جو الیکٹرک مشینیں صفر نمبر پر بال کاٹتی ہیں وہ اُسترے کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟ یہ بات قابلِ تحقیق ہے۔ مثلاً ایک

192 ...فإن قلت: الحلق عدّ من الواجبات وهو شرط للخروج من الإحرام؟۔۔۔قلت: هو من حيث صحّة وقوعه في وقت جوازه۔۔۔شرط وباعتبار إيقاعه في وقته المشروع وهو أن يكون بعد الرمي في الحج وبعد السعي في العمرة واجب (شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص98-99)

193 ...(ولو أزال الشعر بالنورة أو الحلق أو النتف بيده أو أسنانه) يعني: في التقصير (بفعله أو بفعل غيره أجزأ عن الحلق) (شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل في الحلق والتقصير، ص324)

شخص کے بال ایک پورے سے کم تھے پہلے سے عمرہ کرکے حلق کرا چکا تھا اب ایسی مشین اسے کفایت کرے گی یا نہیں اور وہ اُسترے ہی کی طرح کام کرتی ہے یا نہیں؟ بہت ساری اور مختلف انداز کی الیکٹرک مشینیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں ان کے انداز اور کام پر فی الحال راقمُ الحروف کی کوئی تحقیق نہیں۔

2 حَلق صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو حلق کروانا حرام ہے۔ حلق میں کم از کم چوتھائی سر گنجا کروانا واجب ہے[194] پورے سر کا حلق سنتِ مؤکدہ ہے۔[195]

3 تقصیر ویسے تو بال چھوٹا کرنے کو کہتے ہیں لیکن احرام سے باہر آنے کے لئے مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے مطلوبہ تقصیر اس وقت پائی جائے گی جب کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال اُنگلی کے ایک پَورے کے برابر یعنی تقریباً ایک اِنچ کاٹ لیے جائیں۔[196]

4 حلق کی طرح تقصیر میں بھی یہی سُنّت ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے مرد اور عورت دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔[197]

194...والمراد بالحلق إزالة شعر ربع الرأس إن أمكن (بحرالرائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ج2، ص606)

195...وأشار إلى أنّه ولو اقتصر على حلق الربع جاز كما فی التقصير لكن مع الكراهة لتركه السنّة فإنّ السنّة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص612)

196...والتقصير أن يأخذ الرجل أو المرأة من رؤوس شعر ربع الرأس مقدار الأنملة (تبيين الحقائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ج2، ص308)

• وأمّا التقصير فالقدر الواجب فيه مقدار ربع الرأس

(البحر العمیق، الباب الثانی عشر، الثالث من الاعمال المشروعة یوم النحر: الحلق، ج3، ص1795)

197...وأمّا المرأة فلا حلق عليها؛ لأنّ الحلق فی حقّها نوع مثلة، ولكنّها تقصر، تأخذ شيئاً من أطراف الشعر مقدار أنملة هكذا قال ابن عمر، والأفضل أن تقصر من كلّ شعر مقدار أنملة؛ لأنّ التقصير فی =

5 تقصیر کرتے وقت چوتھائی سر سے کچھ زیادہ حصہ کے بال شامل کر لینا چاہیے تاکہ بال چھوٹے بڑے ہونے کی بنا پر یہ نہ ہو کہ چوتھائی سر کے کل بالوں کی تقصیر نہ ہو سکے اور احرام سے باہر ہونے میں مشکلات پیدا ہو جائیں۔ خاص طور پر عورتوں کے بالوں میں چھوٹے بڑے بال بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یا پھر یہ کہ ایک ''پورے'' سے زیادہ کاٹے جائیں تاکہ چھوٹے بال بھی شامل ہو جائیں۔ جس کے بال چھوٹے بڑے ہوں اس کے لئے تو ان دونوں میں سے کسی ایک احتیاطی صورت پر عمل کر کے چوتھائی سر کے بالوں کی تقصیر کو یقینی بنانا ضروری ہے۔(198)

=حقھا قائم مقام الحلق فی حق الرّجل، والأفضل فی حقّ الرجل حلق جمیع الرأس و کذا الأفضل فی حقّھا الأخذ من کلّ شعر. وإن قصرت بعض رأسھا وترکت البعض أجزأھا إذا کان ما قصرت مقدار ربع الرأس فصاعداً وإن کان أقلّ من ذلک لا یجزأھا اعتبارأ للتقصیر فی حقّھا بالحلق فی حقّ الرجل (المحیط البرھانی، کتاب المناسک، الفصل الرابع عشر، ج3، ص81)

• وفی التاتارخانیة ناقلاً عن المحیط: الأفضل فی حقّھا الأخذ من کلّ شعرة وإن قصرت بعض رأسھا وترکت البعض أجزأھا إذا کان ما قصرت مقدار ربع الرأس فصاعداً وإن کان أقلّ من ذلک لا یجزئھا اعتباراً للبعض فی حقّھا بالحلق فی حقّ الرجل وقال ابن العجمی فی منسکه بعد أن ذکر أنّ واجب الحلق والتقصیر قدر ربع الرأس: إنّ ھذا حکم الرجل أمّا المرأة فالسنّة أن یکون تقصیرھا بقدر أنملة من جمیع شعر رأسھا ولو قصرت من ربع شعر رأسھا قدر أنملة۔۔۔أجزأھا؛ لأنّ تقصیر ربع الرأس مثل حلق جمیع الرأس فی وجوب الدم فکذا فی حصول التحلّل إلّا أنّھا مسیئة؛ لأنّ السنّة أن تقصر من جمیع شعر رأسھا (البحر العمیق، الباب الثانی عشر، الثالث من الاعمال المشروعة یوم النحر: الحلق، ج3، ص1797)

198...(والسنّة حلق جمیع الرأس أو تقصیر جمیعه وإن اقتصر علی الربع جاز مع الکراھة) أی لترکه السنّة والاکتفاء بمجرّد الواجب (وھو) أی الربع (أقلّ الواجب فی الحلق) وکذا فی التقصیر وفیه إیماء إلی أنّه إذا حلق کلّه أو قصره یکون من کمال الواجب ویندرج الواجب فی ضمن السنّة=

6 کسی شخص کا سر پہلے سے ہی مکمل گنجا ہے یا صبح وشام عمرے کر رہا ہے اور سر پر بال بالکل نہیں ہیں اس کے باوجود بھی اس کے لئے اُسترہ پھِروانا واجب ہے۔(199)

7 ایک عمرہ کرنے پر جس نے پورے سر کا حلق کیا تو لا مَحالہ بال بڑے ہونے میں وقت چاہیے ہوتا ہے۔ اب اگر دوسرا عمرہ کرنا ہے تو دوبارہ سر پر اُسترہ لگوانا ضروری ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ اس طرح کے بعض لوگ حجام کے پاس جاتے ہیں اور صرف مشین پھِروا کر آجاتے ہیں حالانکہ ان کے سر پر تقصیر کی مقدار بال نہیں ہوتے۔ یوں مشین پھِروا لینے سے نہ تو حلق ہوا نہ ہی تقصیر اور احرام بدستور باقی رہے گا انہیں لا مَحالہ حلق ہی کروانا ہوگا۔(200)

= کاندراج الفرض فی ضمن الواجب إذا قرأ الفاتحة فی الصلوة وھذا عندنا وعند مالک قیل وأحمد ایضاً لا یخرج عن الإحرام إلّا بحلق الکلّ أو تقصیرہ

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص322-323)

• لکن أصحابنا قالوا: یجب أن یزید فی التقصیر علی قدر الأنملة؛ لأنّ الواجب ھذا القدر من أطراف جمیع الشعر، وأطراف جمیع الشعر لا یتساوی طولھا عادة بل تتفاوت فلو قصر قدر الأنملة لا یصیر مستوفیاً قدر الأنملة من جمیع الشعر بل من بعضه فوجب أن یزید علیه حتّی یستیقن باستیفاء قدر الواجب فیخرج عن العھدة بیقین (بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأمّا مقدار الواجب، ج2، ص330)

199... (ومن لا شعر له علی رأسه یجری الموسی) وھو آلة الحلق (علی رأسه وجوباً ھو المختار)

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص324)

• فإن لم یکن علی رأسه من الشعر شیء اجری الموسی علی رأسه، وذلک واجب؛ لأنّه لما عجز عن الحلق والتقصیر یجب علیه التشبیه بالحالق أو المقصر

(المسالک فی المناسک، القسم الثانی، فصل فی الحلق او التقصیر، ج1، ص576)

200... (ولو تعذّر ـــ التقصیر) أی: تعذّر لکون الشعر قصیراً (تعیّن الحلق)

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص324، ملتقطاً)

8 کسی شخص کا احرام کھولنے کا وقت ہو گیا تو وہ اپنا حلق یا تقصیر خود کر سکتا ہے بلکہ کسی ایسے آدمی کا حلق یا تقصیر بھی کر سکتا ہے جس کا احرام ابھی نہ کھلا ہو لیکن احرام کھولنے کا وقت آگیا ہو مثلاً دو افراد عمرہ کر رہے تھے طواف و سعی سے فارغ ہو گئے اب صرف حلق یا تقصیر ہی کرنا ہے تو یہ دونوں ایک دوسرے کا حلق یا تقصیر کر سکتے ہیں۔(201)

9 اگرچہ حلق یا تقصیر کا وقت ہو گیا ہو مگر ان سے پہلے نہ ناخن تراش سکتے ہیں نہ خط بنوا سکتے ہیں نہ مونچھیں ترشوا سکتے ہیں ورنہ جتنے جُرم ہوں گے ان کے حساب سے دَم یا صدقہ وغیرہ ہو گا۔(202) کہ احرام کی ساری پابندیاں حلق یا تقصیر تک بر قرار رہیں گی۔

10 حج کے احرام میں حلق و تقصیر کے بعد طوافِ زیارت نہ کیا ہو تو بیوی سے متعلق صحبت وغیرہ کے حوالے سے پابندیوں کے سوا جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا سب حلال ہو گیا۔(203) اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد عورت بھی حلال ہو جائے گی۔

201...(وإذا حلق) أي: المحرم (رأسه) أي: رأس نفسه (أو رأس غيره) أي: ولو كان محرماً (عند جواز التحلّل) أي: الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك (لم يلزمه شيء) الأولى لم يلزم مهما شيء

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص324)

202...ولا يأخذ من شعر لحيته ولا من شاربه ولا ظفره قبل الحلق ـــ لو قصّ أظفاره أو شاربه أو لحيته أو طيّب قبل الحلق فعليه موجب جنايته... الخ

(لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص321-322)

203...(حكمه التحلّل فيباح به جميع ما حظر بالإحرام من الطيب والصيد ولبس المخيط وغير ذلك إلّا الجماع ودواعيه) كالتقبيل واللمس

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی حکم الحلق، ص326، ملتقطاً)

حلق یا تقصیر ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ جس نے احرام سے باہر ہونے کے لیے حلق یا تقصیر کو اختیار نہیں کیا وہ بدستور حالتِ احرام میں ہی رہے گا۔[204] حج اور عمرہ دونوں کے احرام کے بعد عمومی حالات میں یہی حکم ہے۔

❷ کسی نے بغیر حلق یا تقصیر کئے لباس وغیرہ پہن لیا اور احرام کی خلاف ورزیاں شروع کر دیں تو اگر پہلی خلاف ورزی یہ سمجھ کر کی گئی کہ اب میں احرام سے باہر ہوں اور اس کے بعد خلاف ورزیوں کا تسلسل جاری رہا مثلاً خوشبو استعمال کی، چہرہ چھپایا وغیرہ ذٰلک اور معمول کی زندگی شروع کر دی اور خوب خلاف ورزیاں کیں تو اس صورت میں بقایا ہر ہر خلاف ورزی پر الگ الگ جنایت نہیں ہوگی۔ بلکہ مجموعی طور پر زیادہ سے زیادہ ایک ہی دَم ہوگا۔[205] اور اگر رِفْض یعنی احرام ختم کرنے کی نیت نہیں پائی گئی تھی تو ہر خلاف ورزی پر الگ الگ جنایت ہوگی۔

❸ اگر کسی عُذر کے سبب حلق اور تقصیر دونوں ہی ممکن نہ ہوں مثلاً اس کے بال چھوٹے ہوں جس کے سبب تقصیر ممکن نہیں اور سر میں پھوڑے پھنسیاں ہیں جس کی وجہ سے حلق کرانے میں ضرر ہے تو اب حلق اور تقصیر دونوں معاف ہیں اور اس صورت میں تَرْک کے

204... لا یحصل التحلّل عندنا إلّا بالحلق أو ما یقوم مقامه

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی حکم الحلق، ص326)

205... فصل فی ارتکاب المُحرِم المَحظُورَعلی نیّة رفض الإحرام۔۔۔ ویجب دم واحد لجمیع ما ارتکب ولو فعل کلّ المحظورات

(لباب المناسک، باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها، فصل فی ارتکاب المحرم المحظور، ص578، ملتقطاً)

سبب دَم لازم نہیں ہو گا البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر اسے اس مرض کے بہتر ہونے کا اندازہ ہو تو وہ احرام سے نکلنے کے لئے بارہویں کی غروب تک انتظار کرے اور اگر انتظار نہ بھی کیا تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (206)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَناسک میں آئے، جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا، اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔" ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملّتِ ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔ (مستدرک حاکم، کتاب المناسک، باب رمی الجمار و مقدار الحصی، ج2، ص122، حدیث:1756)

206...(وإن تعذّرا جميعاً لعلّة في رأسه) بأن يكون شعره قصيراً أو برأسه قروح يضرّه الحلق (سقطا عنه وحلّ بلا شيء) أي: بلا وجوب دم عليه؛ لأنّه ترك الواجب بعذر۔۔۔ (والأحسن أن يؤخّر) أي: هذا الشخص (الإحلال إلى آخر أيّام النحر) أي: إن كان يرجو زوال العذر (وإن لم يؤخّره فلا شيء عليه) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منی، فصل في الحلق والتقصير، ص324، ملتقطاً)

واجب نمبر: 15

حلق یا تقصیر کا ایامِ نحر میں ہونا

مختصر تشریح

حج کے احرام کو ختم کرنے کے لئے مخصوص وقت کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔

حلق یا تقصیر کا وجوبی وقت دس ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے لے کر بارہ ذوالحجہ کو غروبِ آفتاب تک ہے۔[207] البتہ افضل پہلا دن یعنی دسویں ذوالحجہ ہے۔[208] یہ بات پہلے ہی بیان ہوچکی ہے کہ پہلے دن کی رمی کرنے کے بعد پہلے قربانی اور پھر حلق کرے گا کہ یہ ترتیب واجب ہے۔[209]

حلق و تقصیر کا چونکہ بارہ ذوالحجہ کو غروب سے پہلے پایا جانا ضروری ہے اس بنا پر بارہ ذوالحجہ کو غروب سے پہلے تک کا وقت، وجوبی وقت کہلائے گا۔ اگر بارہ ذوالحجہ کا دن گزر گیا اور غروب ہو گیا یا مزید دن گزر گئے تب بھی احرام سے نکلنے کے لئے حلق یا تقصیر میں سے کوئی ایک کام ضروری ہے البتہ وجوبی وقت میں یہ کام نہ پائے جانے پر کفارہ ہو گا۔

207...(أوّل وقت صحّة الحلق في الحجّ طلوع فجر يوم النحر ووقت جوازه بلا جابر) أي: بلا كفارة (بعد رمي جمرة العقبة)؛ لأنّه قبله موجب للدم عند أبي حنيفة (وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيّام النحر) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في زمان الحلق ومكانه... الخ، ص 325)

208... الحلق موقّت بأيّام النحر هو الصحيح وأفضل هذه الأيّام أوّلها

(فتاوى هندية، كتاب المناسك، الباب الخامس، ج1، ص 231)

209... وإنّما يجب ترتيب الثلاثة: الرمي ثمّ الذبح ثمّ الحلق

(ردّالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص 669)

حلق یا تقصیر ایامِ نَحر میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ اگر کسی حاجی نے حلق یا تقصیر ایامِ نحر میں نہ کیا تو حلق یا تقصیر تو وہ ہر حال میں کرے گا لیکن تاخیر کی بنا پر ایک دَم دینا بھی لازم آئے گا۔(210)

اگر کوئی دسویں کے طلوعِ فجر سے پہلے حلق یا تقصیر کر لیتا ہے تو یہ معتبر نہیں اور اس حلق یا تقصیر کے ذریعے وہ احرام سے باہر بھی نہیں ہو گا۔(211)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف...إلخ، ج2، ص92، حدیث:1768)

210...إن أخّر الحلق عن أيّام النحر لزمه دم أيضاً عند أبي حنيفة؛ لأنّ الحلق يختصّ عنده بزمان وهو أيّام النحر وبمكان وهو الحرم (ردّالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص616)

• ولو حلق فی الحلّ أو أخّره عن أيّام النحر فعليه دم سواء كان مفرداً أو غيره

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس، فصل فی الذبح والحلق، ص506-507)

211...أمّا وقت صحت حلق در حج پس ابتدا او از طلوع فجر روز نحر است تا آنکه اگر حلق کرد قبل از وی معتبر نباشد و حلال نگردد از احرام (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب ہشتم، فصل ہشتم، ص57)

واجب نمبر:16

حلق یا تقصیر کا حدودِ حرم میں ہونا

مختصر تشریح

حج اور عمرہ دونوں میں یہ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر حدودِ حرم میں ہو۔[212] مکۂ مکرمہ شہر کی اکثر آبادی یونہی مِنیٰ اور مُزدَلفہ بھی حدودِ حرم میں ہی واقع ہیں۔ البتہ مسجدِ عائشہ حدودِ حرم کے باہر ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق پتا چلا کہ وہ ایک عمرہ کرنے کے بعد مسجدِ عائشہ سے نیا احرام باندھنے جاتے ہیں اور وہیں جاکر حلق کرواتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ مسجدِ عائشہ خارجِ حرم اور علاقۂ حل میں واقع ہے۔

حج کے احرام میں حلق یا تقصیر کا مِنیٰ میں ہونا سنّت ہے۔ مشہور حنفی بزرگ علامہ ابنِ ہمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اس کے بعد ہر دور میں مسلمانوں میں یہی رائج ہے کہ حَلْق مِنیٰ میں کرتے ہیں۔[213] یہاں سے ان لوگوں کو ترغیب حاصل کرنی چاہیے جو مِنیٰ سے متصل علاقے عزیزیہ میں ٹھہرے ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ احرام کھولنے پر نہانا دھونا اور حلق وغیرہ مِنیٰ سے باہر جاکر کریں حالانکہ حلق اور نہانا دھونا مِنیٰ میں آسانی سے ممکن

212...ولو حلق في الحل أو أخره عن أيام النحر فعليه دم

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل في الذبح والحلق، ص506-507)

213...لأنّ التوارث من لدن النبي عليه السلام وجميع الصحابة والتابعين ومن بعدهم من المسلمين جرى على الحلق في الحج في الحرم من منى

(فتح القدير، كتاب الحج، باب الجنايات، فصل ومن طاف طواف القدوم محدثاً... الخ، ج2، ص470)

ہے۔ سنت کی محبت سامنے رکھی جائے تو امید ہے سستی دور ہو جائے گی۔

حلق یا تقصیر حدودِ حرم میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ حج میں کسی نے حدودِ حرم کے باہر حلق کیا تو اگرچہ بارہویں تاریخ کے اندر کیا ہو، اس پر ایک دم واجب ہو گا۔ اگر حدودِ حرم کے باہر اور بارہویں تاریخ کے بعد حلق یا تقصیر کیا تو اب دو دم دینا واجب ہوں گے۔ (214)

❷ حاجی اگر حرم سے حلق یا تقصیر کئے بغیر حِلّ کی طرف روانہ ہو گیا لیکن حلق یا تقصیر کیے بغیر دوبارہ حرم میں واپس آکر حلق یا تقصیر کروالیا تو دم لازم نہیں جبکہ بارہویں تاریخ کو غروب سے پہلے پہلے کیا ہو۔ (215) ورنہ وقت سے تاخیر کرنے کے سبب ایک دم دینا لازم ہو گا۔ (216)

❸ عمرہ کرنے والے نے حلق بیرونِ حرم یعنی حِلّ یا کہیں اور کیا تو اس پر ایک ہی دم لازم ہو گا۔ (217) واضح رہے کہ عمرے کے حلق و تقصیر کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر

214...(لو) حلق في حل بحج في أيام النحر فلو بعدها فدمان

(درمختار، کتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص666، ملتقطاً)

215...أنّه إذا عاد بعد ما خرج من الحرم وحلق فيه في أيّام النحر لا شيء عليه

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص667)

216... فحلق الحاجّ يختص عنده بزمان أيام النحر ومكان الحرم فإن فقد أحدهما لزمه دم وإن فقدا معاً فدمان

(طوالع الأنوار، کتاب الحج، باب الجنايات في الحج، ج4، ص207)

217...(حلق في حلّ بحج أو بعمرة) أي: يجب دم لو حلق للحجّ أو العمرة في الحلّ لتوقّته بالمكان

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص666)

• یہ بھی ضرور ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے حرم=

نہیں[218] کہ اگر اس سے تاخیر ہو تو جنایت کا حکم دیا جائے بلکہ عمرے کے حلق اور تقصیر میں صرف جگہ یعنی حرم میں ہونے کی پابندی کرنے کا حکم ہے۔

4 عمرے میں حلق کا وجوبی وقت سعی کے بعد ہے لہٰذا اگر عمرے کی سعی سے پہلے کسی نے حلق یا تقصیر کرا لی تو ایک دم دینا لازم ہو گا۔[219] اور جو سعی چھوڑ دی تھی اس کا ادا کرنا بھی واجب ہو گا۔ عمرے کی سعی چھوڑنے کے تفصیلی احکام دوسرے واجب میں بیان ہو چکے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ رَمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اُس وقت پائے گا جب تجھے اس کی زیادہ حاجت ہو گی۔“ (معجم اوسط، باب العین، من اسمہ: علی، ج3، ص150، حدیث: 4147)

= سے باہر کرے گا تو دَم لازم آئے گا۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال، حلق و تقصیر، ج1، ص1142-1143)

218... أمّا الزمان في حلق المعتمر فلا يتوقّت بالاجماع

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی زمان الحلق ومکانه وشرائط جوازه، ص325)

219... أنّه لو طاف ثمّ حلق ثمّ سعى صحّ سعيه وعليه دم لتحلّل قبل وقته وسبقه على أداء واجبه

(شرح لباب المناسک، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل فی شرائط صحة السعي، ص248)

واجب نمبر:17

طوافِ زیارت کا اکثر حصہ ایامِ نحر میں ہونا

مختصر تشریح

طوافِ زیارت حج کا دوسرا فرض ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔[220] طوافِ زیارت کے چار پھیرے رکن ہیں یعنی ان کے بغیر طوافِ زیارت کا فرض ادا نہ ہو گا۔ بقیہ تین پھیرے واجب ہیں۔[221] طوافِ زیارت کے کم از کم چار پھیرے 10 ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے لے کر بارہویں تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے کسی بھی وقت میں کرنا واجب ہیں۔[222] البتہ افضل وقت پہلا دن ہے۔[223] جبکہ بقیہ تین پھیرے ایامِ نحر کے بعد کئے تو ترکِ واجب نہ ہوا۔[224]

220...والثاني من الطواف طواف الزيارة: وأنّه فرض لا يتمّ الحجّ بدونه

(المسالک فی المناسک، القسم الثانی، فصل فی بیان أنواع الأطوفة، ج1، ص426)

221...إنّ الركن أكثرها وهو أربعة أشواط على الصحيح، وما زاد عليها واجب

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص608)

222...أوّل وقت طواف الزيارة طلوع الفجر الثاني من يوم النحر---ولكن يجب فعله في أيّام النحر

(لباب المناسک، باب طواف الزیارة، ص328، ملتقطاً)

223...(فالأفضل أن يطوف للفرض في يومه ذلك) وهذا باتّفاق العلماء

(شرح لباب المناسک، باب طواف الزیارة، ص327)

224...اس کے چار پھیرے جو فرض ہیں بارہویں تک ہو گئے تو واجب ادا ہو لیا اگرچہ باقی تین پھر کبھی ہوں۔

(فتاوی رضویہ، حاشیہ: الطرة الرضیة علی النیرة الوضیة، ج10، ص791)

طوافِ زیارت کے چار پھیرے ایامِ نحر میں کرنا ترک کر دیئے تو کیا احکام ہوں گے؟

1. اگر کسی حاجی مرد یا عورت نے طوافِ زیارت کے چار پھیروں کو بالکل ترک کر دیا تو وہ احرام سے باہر ہی نہیں ہوا۔ اگر میقات سے گزر گیا تو حکم ہے کہ واپس آکر طوافِ زیارت کرے اور اس صورت میں جدید احرام کی حاجت نہیں کہ طوافِ زیارت کا اکثر حصہ چھوڑنے کے سبب وہ پہلے ہی احرام کی مکمل پابندیوں سے آزاد نہیں ہوا۔ بلکہ اس شخص کو احرام باندھ کر واپس جانا جائز ہی نہیں کیونکہ جو احرام وہ واپسی پر باندھے گا وہ عمرے کا ہو گا حالانکہ اس کا حج کا احرام ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا اور ایک احرام کے ہوتے ہوئے دوسرے احرام کی نیت جائز نہیں ہوتی۔ (225)

2. اگر کسی نے طوافِ زیارت تو کیا لیکن اس کے اکثر یعنی چار پھیرے بلا عذرِ شرعی ایامِ نحر میں ادا نہیں کئے تو اس پر ایک دم دینا لازم ہو گا۔ (226)

3. عورت ایامِ نحر کا کل وقت حیض یا نفاس کی حالت میں رہی جس کی وجہ سے اس نے

225... (ولو ترک الطواف کلّه أو طاف أقلّه وترک أکثره) أي: ورجع إلى أهله (فعليه حتماً) أي: وجوباً اتّفاقاً (أن يعود بذلک الإحرام ويطوفه) لأنّه مُحرِم في حقّ النساء ولا يجوز إحرام العمرة على بعض أفعال الحجّ من الطواف والسعي ولو بعد الحلق من التحلّل الأوّل

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص490)

• على هذا الموضوع قد کتبت الفتوى و أقمت فيه الدلائل الواضحة من يرد التفصيل فليراجع إليه۔ رقم الفتوى Nor:7376

226... ولو أخّر طواف الزيارة کلّه أو أکثره عن أيام النحر فعليه دم

(لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص493)

طوافِ زیارت ایامِ نحر گزرنے کے بعد کیا تو اس تاخیر کے سبب اس پر دم نہیں۔(227)

4 اگر حیض کی ابتداء قربانی کے ایام کے دوران ہوئی اور حیض کی ابتداء سے پہلے عورت کو اتنا وقت نہ مل سکا کہ وہ طوافِ زیارت کے چار پھیرے ادا کر سکتی تو اس تاخیر کے سبب بھی دم واجب نہیں اگرچہ تین پھیرے کرنے پر قادر تھی۔(228)

5 یونہی اگر ایامِ قربانی یعنی یومِ نحر کی طلوعِ فجر سے پہلے ہی حیض جاری تھا اور حیض کا اختتام تب ہوا جب 12 ذوالحجہ کے غروب میں اتنا وقت تھا کہ عورت طوافِ زیارت کے چار پھیرے کرنے پر قادر نہ تھی تو بھی دم نہیں۔(229)

6 طوافِ زیارت کے چار پھیرے اپنے وقت میں کیے ہوں تو بقیہ تین پھیرے ایامِ نحر میں کرنا واجب نہیں بلکہ اس کے بعد بھی کئے جاسکتے ہیں البتہ سنت یہی ہے کہ پورا طواف ایامِ نحر میں ہو بلکہ ساتوں پھیرے ایک ساتھ ہوں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو۔(230)

227... أنّ المرأة إذا حاضت أو نفست قبل أيّام النحر فطهرت بعد مضيّها فلا شيء عليها

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل حائض طهرت في آخر أيام النحر، ص 496)

228... ولو حاضت في وقت تقدر على أقلّ من ذلک لم يلزمها شيء

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل حائض طهرت في آخر أيام النحر، ص 495)

229... إذا طهرت في آخر أيام النحر۔۔۔وإن لم يمكنها طواف أربعة أشواط فلا شيء عليها

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 609، ملتقطاً)

230... اس کے چار پھیرے جو فرض ہیں بارہویں تک ہو گئے تو واجب ادا ہو لیا اگرچہ باقی تین پھر کبھی ہوں، ہاں سنت یونہی ہے کہ پورا طواف انہی دنوں میں ہولے بلکہ ساتوں پھیرے ایک ساتھ ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، حاشیہ: الطرة الرضیة علی النیرة الوضیة، ج 10، ص 791)

واجب نمبر:18

حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا

مختصر تشریح

طواف کرنے والا حجرِ اسود سے تھوڑا پہلے کھڑے ہو کر نیت کرے گا پھر حجرِ اسود کے سامنے آجائے گا تا کہ اس کا پورا بدن حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جائے۔[231] البتہ عین حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر نیت کی تب بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر کوئی حجرِ اسود سے ابتدا نہ کرے بلکہ رکنِ یمانی یا کسی اور جگہ سے کرے تو جائز نہیں بلکہ حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا مکروہِ تحریمی اور ترکِ واجب ہے۔[232] اس مقام پر کُتُب میں بہت زیادہ قِیل و قال ہے۔[233] اللہ ربُّ العزّت کے فضل و کرم اور

231... كان الإبتداء فى الطواف من الجهة التى فيها ركن اليمانى قريباً من الحجر الأسود متعيّناً ليكون مارّاً بجميع بدنه على جميع الحجر الأسود (ردالمحتار، كتاب الحج، ج3، ص579)

232... والأوجه الوجوب للمواظبة والافتراض بعيد عن الأصول للزوم الزيادة على القطعيّ بخبر الواحد ولعلّ صاحب المحيط أراد بالسنّة السنّة المؤكّدة التي بمعنى الواجب وتكون الكراهة تحريميّة (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص575)

• ابتداء الطواف من الحجر الأسود على الراجح عند الحنفيّة فيما اختاره صاحب التنوير وهو الراجح عند المالكيّة أيضاً؛ لأن النبى صلى الله عليه وسلم واظب على ذلك، والمواظبة دليل الوجوب، لا سيّما وقد قال: ((خذوا عنّى مناسككم)) فيلزم الدم بترك البداية منه فى طواف الركن

(الحج والعمرة فى الفقه السلامى، الباب الثانى فى فرائض الحج، المبحث الثانى، ص80)

233... وذهب المالكية فى قول والشافعية والحنابلة إلى أنه شرط وهو رواية فى مذهب الحنفية، فلا يعتد بالشوط الذى لم يبدأ من الحجر الأسود عندهم ويحتسب بالشوط الثانى وما بعده، و يصبح الثانى أول الطواف، لأنه قد حاذى فيه الحجر بجميع بدنه، فإذا أكمل سبعة أشواط غير الأول=

اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے جو تطبیق مجھ پر واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ اگر حجرِ اسود سے بہت زیادہ پہلے طواف شروع کیا مثلاً رُکنِ یمانی سے شروع کر لیا تو اس صورت میں گناہ گار تو ہوا لیکن اس پر دَم لازم نہیں ہوگا یہی وجہ ہے کہ حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا ان واجبات میں سے ہے جن کی خلاف ورزی پر علماء نے دم کا استثناء کیا ہے۔ (234) لیکن اگر کسی نے حجرِ اسود کے بعد مثلاً بابِ کعبہ سے ابتداء کی تو اس صورت

=صح طوافه وإلا لم يصح

(الحج والعمرة في الفقه السلامي، الباب الثاني في فرائض الحج، المبحث الثاني، ص80)

- (قيل: والإبتداء من الحجر) أي: عدّ من شرائط صحّة الطواف ففي شرح المنار للكاكي والمطلب الفائق لشارح كنز الدقائق: أنّ الإبتداء من الحجر الأسود شرط على الأصح لكن الأكثر على أنه ليس بشرط بل هو سنّة في ظاهر الرواية فيكره تركها وعليه عامة المشائخ ونص محمد في الرقيات على أنه لا يجزيه أي: الافتتاح من غيره قال في الكبير: فجعله فرضاً، أقول: بل جعله شرطاً كما سيجئ مصرّحاً في كلام ابن الهمام۔۔۔ ثم ذكر في موضع آخر أنّ افتتاح الطواف من الحجر سنّة فلو افتتحه من غيره جاز وكره عند عامة المشايخ ولو قيل: أنه واجب لا يبعد لأن المواظبة من غير ترك مرّة دليله فيأثم به ويجزئه ولو كان في الآية إجمال لكان شرطاً كما قال محمد لكنه منتف في حق الإبتداء فيكون مطلق التطوّف هو الفرض وافتتاحه من الحجر واجب للمواظبة كما قالوا في جعل الكعبة عن يساره، والحاصل أنه اختار الوجوب وبه صرح في المنهاج نقلاً عن الذخيرة حيث قال في عدّ الواجبات: والبداءة بالحجر الأسود وهو الأشبه والأعدل فينبغي أن يكون هو المعوّل

(شرح لباب المناسك، باب أنواع الاطوفة وأحكامها، فصل في شرائط صحة الطواف، ص204-205، ملتقطاً)

234... (ويستثنى من هذا الكليّ)۔۔۔ ترك الإبتداء بالحجر عند موجبه

(شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج وواجباته... الخ، فصل في واجبات الحج، ص101-102، ملتقطاً)

- چہارم: آنکہ ترک دھد ابتداء طواف از حجر اسود

(حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، فصل سوم، واما واجبات حج، ص10)

میں طواف کے سات چکر پورے نہیں ہوں گے جس طرح سعی میں مَروہ سے چکر شروع کرنے پر وہ چکر شمار نہیں ہوتا(235) لہٰذا ایک چکر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے جِنایت لازم آئے گی جو زیادہ سے زیادہ دَم پر مشتمل ہو گی۔

حجرِ اسود کے بعد طواف کی ابتداء کی تو کیا احکام ہوں گے؟

1 اگر کسی نے طواف میں حجرِ اسود کے بعد طواف کی نیت کرتے ہوئے ابتداء کی تو

235... وأما ما ذكره صاحب البدائع من وجوب الجزاء بترك شوط، فهو بناءً على رواية كون الإبتداء واجباً، لا شرطاً ولا سنّةً كما هو ظاهر عند من جمع بين الأقوال المتفرّقة، اللّهم إلّا أن يقال: الشرط هو حصول الإبتداء بالصفا ولو كان في الأثناء، غايته أنّه يلزمه ترك شوط واحد في الإنتهاء، وهو من ترك الواجبات فيلزمه جزاء الواجب، ونظيره الإبتداء من الحجر الأسود في الطواف، إلّا أنّ في الطواف يحتاج إلى اعادة نيّة الإبتداء في الأثناء، بخلاف السعي فإنّه لا يشترط فيه النية ولو في الإبتداء۔

والتحقيق أنّ الشوط الأوّل في الطواف والسعي إذا لم يكن مبدوءاً بما هو مشروع، لا يصحّ وقوعه ولا يثاب عليه بناء على القول بالشرط، ويصحّ اداؤه لكن يعاقب عليه عقاباً دون عقاب ترك الفرض بناء على القول بالوجوب، وعلى كلّ تقدير يلزمه الجزاء أو الإعادة في الشوط الآخر، أمّا بناء على عدم صحّة الشوط الأوّل وبقاء شوط آخر في ذمته إذا قلنا: أنّ الإبتداء شرط، وأمّا بناء على عدم اتيانه الشوط الأوّل بوصف الوجوب، فكأنّه لم يأت، فيجب عليه الإعادة أو يجب عليه الجزاء لترك الواجب وعدم تداركه بالإعادة

(شرح لباب المناسک، باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی شرائط صحة السعی، ص250)

• إذا افتتح من غير موضع الافتتاح لا يعتدّ بطوافه حتى يصل إلى موضع الافتتاح ثم المعتد به يبقى بعد ذلک فعليه اتمامه بشوط آخر كما لو افتتح الطواف من غير الحجر

(المبسوط للسرخسی، کتاب المناسک، باب السعی بين الصفا والمروة، الجزء الرابع، ج2، ص58)

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس کا یہ چکر شمار نہیں ہو گا بلکہ اس کے ذمّہ یہ باقی رہے گا لہٰذا اگر یہ طواف، طوافِ زیارت یا طوافِ عمرہ تھا تو اسے ادا کیے بغیر چلے جانے پر دم واجب ہو گا۔[236] جب تک مکۂ مکرمہ میں ہے صرف ایک چکر کا اعادہ کرے۔ اعادہ کرنے پر دَم ساقط ہو جائے گا۔

اگر طوافِ رخصت میں حجرِ اسود کے بعد سے طواف شروع کیا[237] یا طوافِ قُدُوم

236...(وکذالوابتدأمن غیرالحجر) أی:یعیدہ وإلّا فعلیہ دم (ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص579)

• یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبۂ معظمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کو رہا یا کعبۂ معظمہ کو مونھ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکۂ معظمہ میں ہے اس طواف (ابتدائے حجر والے مسئلہ میں یہاں طواف کے بجائے چکر ہونا چاہیے علی اصغر) کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دَم واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان، طواف کے مسائل، ج1، ص1099)

• ولوترک من طواف الزیارۃ أقلہ وھو ثلاثۃ أشواط فمادونھا۔۔۔فعلیہ دم وإن أعادہ سقط

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعھا، فصل في حکم الجنایات في طواف الزیارۃ، ص492، ملتقطاً)

• (لوترک منہ) أی من طواف العمرۃ (أقلہ ولوشوطاً فعلیہ دم) وھذا تصریح بما علم تلویحاً (وإن أعادہ) أی الأقل منہ (سقط عنہ الدم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعھا، فصل فی الجنایۃ فی طواف العمرۃ، ص500)

237...لوترک أکثرأشواط الصدرلزمہ دم وفي الأقلّ لکلّ شوط صدقۃ

(منحۃ الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص576)

• طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، طواف میں غلطیاں، ج1، ص1176)

یا طوافِ نفل میں ایسا کیا[238] تو ایک چکر کا اعادہ کرے، نہیں کیا تو ایک صدقہ دینا اس پر لازم ہو گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: اس شہر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرم کر دیا ہے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کیے سے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا، اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اُٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مگر اِذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اُسکے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی اجازت دیدی۔ (مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا وخلالھا... الخ، ص542، حدیث:3302)

238... لو ترک أقلّه تجب فیه صدقة ولو ترک أکثره یجب فیه دم؛ لأنّه الجابر لترک الواجب في الطواف کسجود السهو في ترک الواجب في النافلة واللہ تعالی أعلم

(ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ج3، ص581)

- حکم کلّ طواف تطوّع کحکم طواف القدوم

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی الجنایة فی طواف القدوم، ص498)

واجب نمبر: 19

طواف کا حَطِیْم کے باہر سے ہونا

مختصر تشریح

مسجدُ الحرام میں خانۂ کعبہ کی چھت پر جہاں پَرنالہ نصب ہے اس کے نیچے دائرے کی شکل میں موجود باؤنڈری کے اندر کے حصے کو حطیم کہتے ہیں اور خبرِ غیرِ مُتَواتِرَہ کے مطابق یہ کعبہ ہی کا حصہ ہے۔(239) چونکہ طواف، کعبہ شریف کے ارد گرد کیا جاتا ہے اندر نہیں لہٰذا طواف کرتے ہوئے حطیم کے اندر سے نہیں گزریں گے۔(240)

حطیم کے اندر سے ہو کر طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

1. اگر کوئی طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرا تو اگر مکۂ مکرمہ ہی میں ہو تو طواف کے جس چکر میں ایسا ہوا اس چکر کا اعادہ کرنے کا حکم ہے۔(241)
2. اعادہ صرف حطیم والے حصے کا واجب ہے۔ البتہ پورے چکر کا اعادہ کر لینا افضل ہے۔(242)

239... وکون الحطیم من الکعبۃ ثبت بالآحاد فصار کأنہ من الکعبۃ من وجہ دون وجہ

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص580)

240... إنّما یطاف وراء الحطیم؛ لأنّہ من البیت والمأمور ھو الطواف بہ لا فیہ

(فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ، کتاب الحج، افعال الحج، ج1، ص642)

241... حتّی لو ترکہ یؤمر بإعادۃ الطواف من الأصل أو إعادتہ علی الحطیم مادام بمکۃ

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج2، ص574)

242... (السابع الطواف وراء الحطیم فلو لم یطف ورائہ بل دخل الفرجۃ التی بینہ وبین البیت فطاف فعلیہ الإعادہ أو الجزاء ثمّ الواجب أن یعیدہ علی الحجر) أی: فقط (والأفضل إعادۃ کلّہ)

(شرح لباب المناسک، باب أنواع الاطوفۃ وأنواعھا، فصل فی واجبات الطواف، ص217، ملتقطاً)

فی زمانہ حطیم کا صرف ایک طرف کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک طرف سے نکلیں دوسری طرف آجائیں۔ لہٰذا فی الوقت حطیم سے گزر کر طواف کرنا عملاً بہت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے کیونکہ ایک طرف کا راستہ بالکل بند ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی نوبت آنا ہی مشکل ہے کہ کوئی حطیم سے گزر کر طواف کرے لیکن اگر کبھی ایسی غلطی ہو جاتی ہے تو پھر کرنا یہ ہوگا کہ حطیم سے باہر باہر صرف رکنِ عراقی سے لے کر رکنِ شامی تک کے حصے کا اعادہ کرتے ہوئے طواف کریں۔ اگر ایک سے زائد چکر بھی حطیم کے اندر سے کیے ہوں تو ان کا اعادہ اسی طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔

❸ اگر کوئی حطیم سے ہو کر کیے جانے والے طواف کا اعادہ کیے بغیر مکۂ مکرمہ سے چلا جاتا ہے تو پھر کفارہ دینا ہوگا۔ کفارہ یہ ہے کہ اگر طوافِ زیارت یا طوافِ عمرہ کا معاملہ تھا خواہ ایک چکر میں ایسا کیا تھا یا پورے طواف میں تو کفارے میں ایک دَم دینا لازم ہوگا۔(243)

243... ولهذا لو طاف للعمرة في جوف الحجر ولم يعد حتّى رجع إلى أهله لزمه دم؛ لأنّه ترك من الطواف ربعه؛ لأنّ الحجر ربع البيت وإذا كان ذلك في طواف العمرة ففي طواف الفرض أولى
(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص40)

• المفروض هو الطواف بكلّ البيت۔۔۔۔۔ ولو لم يعد حتّى عاد إلى أهله يجب عليه الدم؛ لأنّ الحطيم ربع البيت فقد ترك من طوافه ربعه
(بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل واما مكان الطواف، ج2، ص314، ملتقطاً)

• ولو طاف لعمرته أو لزيارته في جوف الحطيم ثمّ رجع ولم يعد كان عليه الدم؛ لأنّ الحطيم عرف من البيت بخبر الواحد وأنّه يوجب العمل دون العلم فكان الطواف بالحطيم واجباً والواجب تركه يوجب الدم (فتاوى ولوالجيه، كتاب الحج، الفصل الرابع، ج1، ص292)

4 اگر طوافِ وَداع، طوافِ قُدُوم یا کسی نفلی طواف میں حطیم سے ہو کر گزرنے کی صورت پائی گئی تو جتنے پھیروں میں حطیم سے گزرے گا ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صدقۂ فطر دینا ہو گا۔ (244) البتہ اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رُکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں، جو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے: سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔ (ابن ماجه، أبواب المناسک، باب فضل الطواف، ج3، ص439، حدیث:2957)

244... وأمّا في الطواف الواجب إذا دخل في جوف الحجر فإنّه ينبغي أن تجب فيه الصدقة كذا ذكر الشارح ولا ينبغي التعبير بـ"ينبغي"؛ لأنّ المصنّف في المختصر قد صرّح بلزوم الصدقة بترک الأقلّ من طواف الصدر وينبغي أن لا فرق بين الطواف الواجب والتطوّع في لزوم الصدقة لما أنّ الطواف وراء الحطيم واجب في كلّ طواف (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص40)

- قال: وإن كان ذلک فی طواف الصدر يجب بترک أقلّه صدقة ولو كان المتروک ثلاثة أشواط (البحر العميق، الباب العاشر، فصل فی بيان أنواع الاطوفة، ج2، ص1156)

واجب نمبر:20

طواف کا دائیں جانب سے ہونا

مختصر تشریح

دائیں طرف سے طواف شروع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب حجرِ اسود کی طرف منہ کرکے اِستلام کرلے تو پھر اپنے دائیں جانب آگے بابِ کعبہ کی طرف بڑھے کہ جب اس نے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کیا اور اس کا سینہ کعبے شریف کی طرف تھا تو اس حالت میں اس کے پاس دائیں اور بائیں دونوں طرف جانے کا راستہ موجود ہے لیکن شریعتِ مطہرہ نے یہ حکم دیا ہے کہ یہ دائیں طرف یعنی خانۂ کعبہ کے دروازے کی طرف آگے بڑھتا ہوا طواف کرے۔[245] سب لوگ اسی انداز پر طواف کررہے ہوں گے۔ کوئی شخص اس کا اُلٹ کرے تو عجوبہ ہی کہلائے گا اور عام طور سے کوئی اُلٹ کر بھی نہیں رہا ہوتا۔

دائیں جانب کے بجائے بائیں جانب سے طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

1. اگر کسی نے اُلٹا طواف کیا تو اس پر اس طواف کا اعادہ واجب ہے جبکہ وہ مکۂ مکرمہ میں ہو، اعادہ کیے بغیر چلا جاتا ہے تو دم دینا واجب ہو گا۔[246]

245... (الخامس) أی: من الواجبات (التیامن وهو أخذ الطائف) أی: شروعه (عن یمین نفسه وجعل البیت عن یساره)

(شرح لباب المناسک، باب أنواع الاطوفة وانواعها، فصل فی واجبات الطواف، ص216، ملتقطاً)

246... ولو طاف بالبیت منکوساً بأن استلم الحجر ثم أخذ علی یسار الکعبة وطاف کذلک سبعة=

اگر عذر کی بنا پر اُلٹا طواف کیا تو بھی یہی حکم ہے کیونکہ اُلٹا طواف کرنے میں کوئی عُذر متصور نہیں ہو سکتا۔[247]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: جس نے کامل وضو کیا پھر حجرِ اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا، پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا: بِسْمِ اللہِ وَاللہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ . اُسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کریگا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولادِ اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔(الترغیب والترھیب، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف...إلخ، ج2، ص124، حدیث:11)

=أشواط عندنا یعتدّ بطوافه في حکم التحلّل وعلیه الإعادة ما دام بمکّة فإن رجع إلی أهله قبل الإعادة فعلیه دم (المبسوط، کتاب المناسک، باب الطواف، الجزء الرابع، ج2، ص50)

247... فإنّه إذا طاف عاریاً۔۔۔(أو منکوساً) أی: مقلوباً ومعکوساً (أوفی جوف الحجر)۔۔۔وفیه أنّه لم یتصوّر عذر فیهما (فعلیه دم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی حکم الجنایات في طواف الزیارة، ص492، ملتقطاً)

واجب نمبر: 21

عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا

مختصر تشریح

جو چلنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ وہیل چیئر پر یا کسی کے کندھے یا گود میں بیٹھ کر یا سانپ کی طرح پیٹ کے بل گھسٹ کر طواف نہیں کر سکتا۔(248) یہ حکم ہر قسم کے طواف کا ہے۔ لہٰذا طوافِ نفل بھی پیدل چل کر کرنا واجب ہے۔(249)

بلاعذر پیدل طواف نہ کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

1. بغیر کسی عذر کے کسی کے کندھے پر سوار ہو کر یا کسی کی گود میں بیٹھ کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر یا گھسٹ کر یا کسی بھی ایسی صورت میں طواف کیا کہ جس میں پیدل چل کر طواف کرنا نہیں پایا گیا تو دَم لازم ہو گیا۔ اگر اس نے اس طواف کا پیدل چل کر اِعادہ کر لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(250)

248...(فصل فی واجباتِ الطواف۔۔۔الرابع) أی: من الواجبات (ألمشی فیہ للقادر)

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفۃ واحکامھا، فصل فی واجبات الطواف، ص213-215، ملتقطاً)

249...ویحرم الطواف۔۔۔راکباً أو محمولاً أو زحفاً بلا عذر۔۔۔ولو نفلاً

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: لب لباب المناسک، ج3، ص416، ملتقطاً)

- فتاویٰ رضویہ میں ہے: طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں۔۔۔۔بے مجبوری سواری یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج10، ص744، ملتقطاً)

250...لو طاف راکباً أو محمولاً علی عنق غیرہ أو جحفۃ۔۔۔وإن فعلہ بغیر عذر یلزمہ الإعادۃ ما دام بمکۃ ودم إن خرج (المحیط للسرخسي، کتاب الحج، باب طواف الزیارۃ، ص237)

- (فلو طاف) أیّ طواف یجب المشی فیہ (راکباً أو محمولاً أو زحفاً) أی: علی استہ أو علی أربعتہ=

2 نفلی طواف بھی عذر نہ ہو تو چل کر ہی کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر چل کر نہ کیا تو کیا کفارہ ہو گا؟ اس مسئلہ میں کچھ خفاء ہے اللہ نے چاہا تو اگلے ایڈیشن میں اس کے حکم کو بیان کر دیا جائے گا۔

3 اگر عذر کے سبب پیدل چل کر طواف نہیں کیا مثلاً بیہوش تھا تو کسی نے اپنے کندھے پر بٹھا کر طواف کرایا یا اتنی لاغری تھی کہ چل کر طواف کرنے کی قدرت نہیں یا اپاہج تھا تو ایسے اعذار کی بناء پر بغیر چلے طواف کرنے کی صورت میں نہ اعادہ ہے نہ دَم۔ (251)

حضرت حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا، قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ج3، 488، حدیث: 4151)

=أو علی جنبه أو ظهره کالسطیح (بلا عذر فعلیه الإعادة) أی: ما دام بمکّة (أو الدم) أی لترکه الواجب (شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی واجبات الطواف، ص215)

251...(ولو طافه راکباً أو محمولاً أو زحفاً بعذر کمرض) ومنه الإغماء والجنون (أو کبر) أی: بحیث یضعف عن المشی فیه فیکون حکمه حکم الزمن والمقعد والمفلوج (فلا شیء علیه) أی: لا من الدم ولا من الصدقة

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارۃ، ص493)

واجب نمبر:22

طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا

مختصر تشریح

ہر قسم کا طواف چاہے نفلی ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے طہارتِ حکمیہ کا پایا جانا یعنی غسل اور وضو سے ہونا واجب ہے۔[252] اس واجب کے تحت جب بھی جَنابَت کا تذکرہ آئے گا تو حالتِ حیض و نفاس میں کئے گئے طواف کا بھی وہی حکم ہو گا۔ ہر جگہ تینوں کیفیتوں کا ذکر نہیں کیا گیا بعض جگہوں پر ایک کے بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

بے وضو یا بے غسل حالت میں طواف کرنے پر کیا احکام ہوں گے؟

طواف کی مختلف اقسام ہونے کی وجہ سے حکمی طہارت کو ترک کرنے کی بھی مختلف جزائیں ہیں۔ یہاں چار حصوں میں تفصیلی احکام بیان کیے جا رہے ہیں:

1. بے غسل حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے احکام
2. بے وضو طوافِ زیارت کرنے کے احکام
3. طوافِ عمرہ وضو یا غسل کے بغیر کرنے پر احکام
4. طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ کے علاوہ بقایا طواف مثلاً طوافِ وَداع، طوافِ قُدوم اور نفلی طواف وضو یا غسل کے بغیر کرنے پر احکام۔

252...فصل فی واجبات الطواف، الأول: ألطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر

(لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فی واجبات الطواف، ص213)

- طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں: بے وضو طواف کرنا۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج10، ص744، ملتقطاً)

واضح رہے کہ نجاستِ حقیقی مثلاً جسم یا لباس پر پیشاب کا لگا ہونا وغیرہ طواف میں اس سے پاک ہونا واجب نہیں ہے۔ البتہ تاکید ضرور ہے اور نجاستِ حقیقی کا پایا جانا کراہتِ تنزیہی بلکہ اِساءت کا سبب ضرور بنتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں دَم یا صدقہ لازم نہ ہو گا۔[253] یہی حکم مَطاف یعنی طواف کی جگہ پر ناپاکی ہونے کا ہے۔[254]

بے غسل حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے احکام

1. طوافِ فرض یعنی طوافِ زیارت کا کُل یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے حالتِ جنابت یا حیض و نفاس میں کئے تو بَدَنَہ یعنی بڑا جانور قربان کرنا ہو گا۔[255]

253...وأما فی منسک الفارسی: ویکرہ إستعمال النجاسة أکثر من قدر الدرھم والأقلّ لا یکرہ فمحلّ بحث إذ الظاھر أنّہ یکرہ مطلقاً علی تفاوت الکراھة بین کثرۃ النجاسة والقلّة وھذا لا ینافی أنّ القدر القلیل معفوّ فإنّ الخروج عن الخلاف مستحب بالإجماع والمسألة خلافیة وترک المستحبّ مکروہ تنزیھی لأنّہ خلاف الأولی ومناف للإحتیاط فی الدین

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعھا، النوع الخامس، فصل فی الطواف وعلی ثوبہ أو بدنہ نجاسة، ص502)

- فأما الطھارۃ عن النجس فلیست من شرائط الجواز بالإجماع فلا یفترض تحصیلھا ولا تجب أیضاً لکنّہ سنّة حتی لو طاف وعلی ثوبہ نجاسة أکثر من قدر الدرھم جاز ولا یلزمہ شيء إلّا أنّہ یکرہ

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل واما شروطہ وواجباتہ، ج2، ص310)

254...(فصل فی سنن الطواف۔۔۔والطھارۃ عن النجاسة الحقیقیة) أی: فی الثیاب والأعضاء البدنیة وکذا فی الأجزاء المکانیة

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامھا، فصل فی سنن الطواف، ص225-226، ملتقطا)

- وأمّا طھارۃ المکان فلیس بواجب

(مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: بدایة السالک فی نھایة المسالک، ج3، ص465)

255...(ولو طاف للزیارۃ جنباً أو حائضاً أو نفساء کلّہ) أی: کلّ الطواف (أو أکثرہ) وھو أربعة=

2 اس صورت میں جب تک مکۂ مکرمہ میں ہو طہارت کے ساتھ اِعادہ واجب ہے۔[256]

3 جنابت میں طواف کر کے میقات سے باہر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے۔ مگر زیادہ تر فقہاء کے نزدیک افضل واپس آنا ہے۔[257]

4 بے غسل حالت میں طوافِ زیارت کرنے والا میقات کے باہر چلا گیا اب وہ بَدَنَہ

=أشواط (فعليه بدنة)

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص488، ملتقطاً)

256...(وعليه أن يعيده) أي: طوافه ذلک مادام بمكّة (طاهراً) أي: من الحدَثَينِ (حتماً) أي: وجوباً

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص488)

• الأصحّ أنّه يؤمر بالإعادة في الحدث إستحباباً وفي الجنابة إيجاباً لفحش النقصان بسبب الجنابة وقصورها في الحدث بسبب الحدث (تبيين الحقائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج2، ص369)

257...وأمّا إذا رجع إلى أهله ففي الحدث الأصغر اتّفقوا أنّ بعث الشاة أفضل من الرجوع واختلفوا في الحدث الأكبر فاختار في الهداية أنّ العود إلى الإعادة أفضل لما ذكرنا واختار في المحيط أنّ بعث الدم أفضل لأنّ الطواف الأول وقع معتداً به وفيه منفعة للفقراء

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص33)

• (ولو رجع إلى أهله) أي و قد طافه جنباً و ما أعاده (وجب عليه العود لإعادته) كما في الهداية والكافي والزيلعي والبدائع معلِّلاً بقوله: لتفاحش النقصان مشيراً إلى أنّه لو طاف محدثاً لا يجب عليه العود (ثمّ إن جاوز الوقت) أي: ميقات الآفاق (يعود بإحرام جديد۔۔۔ ولو لم يعُد وبعث بدنة أجزأه) لكنّ الأفضل هو العود

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص488، ملتقطاً)

• بہارِ شریعت میں واپس آنے ہی کو افضل لکھا گیا ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176)

دینے کے بجائے واپس آکر اِعادہ کرنا چاہتا ہے اب اسے یہ کرنا ہو گا کہ میقات سے گزر کر مکۂ مکرمہ بغیر احرام کے تو یہ آنہیں سکتا لہٰذا جب میقات سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو طوافِ زیارت کے اِعادے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے عمرے کی ادائیگی کرے اس کے بعد طوافِ زیارت کا اِعادہ کرے۔(258)

5 جن صورتوں میں اِعادے کا حکم ہے ان میں اگر طوافِ زیارت کا اِعادہ بارہویں تاریخ کے غروب تک حالتِ پاکی میں کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا اور بارہویں کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دَم لازم ہو گا۔ البتہ چونکہ اِعادہ ہو گیا ہے اگرچہ تاخیر سے ہوا ہے بدَنہ بہر حال ساقط ہو جائے گا کہ اب اس کی حاجت باقی نہ رہی صرف دَم دینا ہو گا۔(259)

6 اگر کسی نے طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں تک اس کا پاکی میں اِعادہ بھی نہ کیا لیکن بارہویں کے غروب سے پہلے پاک ہونے کے بعد طوافِ رخصت کیا تو یہ

258...فإذا اعاد بإحرام جدید بأن أحرم بعمرة یبدأ بطواف العمرة ثمّ یطوف للزیارة

(لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنایات في طواف الزیارة، ص488)

• ولو طاف للزيارة جنباً ولم يطف للصدر حتى رجع إلى أهله فإنّه يعود إلى مكة ليطوف طواف الزیارة بإحرام جدید۔۔۔ وإذا فرغ من العمرة یطوف للزیارة

(البحر العمیق، الباب العاشر، فصل في بیان انواع الاطوفة، ج2، ص1130-1131، ملتقطاً)

• وإذا عاد للأوّل یرجع بإحرام جدید بناء علی أنّه حلّ فی حق النساء بطواف الزیارة جنباً فهو آفاقی یرید مکة فلا بدله من إحرام بحجّ أو عمرة فإذا أحرم بعمرة یبدأ بها فإذا فرغ منها یطوف للزیارة

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص33)

259...(ثمّ إن أعاده فی ایّام النحر) أی: طاهراً (فلا شيء علیه) وهو ظاهر (وإن أعاده بعد أیّام النحر سقطت عنه البدنة) أی: إتّفاقاً (ولزمه شاة للتأخیر)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنایات في طواف الزیارة، ص489)

طوافِ رخصت جسے طوافِ وَداع بھی کہتے ہیں اس صورت میں طوافِ فرض کے قائم مقام ہوجائے گا لہٰذا اگر اس کے بعد کوئی بھی طواف نہ کیا تو طوافِ رخصت کا ترک پائے جانے کی وجہ سے ایک دَم لازم ہو گا۔ (260)

7 طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں کے غروب تک پاکی میں اس کا اِعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں تاریخ شروع ہونے کے بعد کسی وقت طوافِ وَداع با طہارت کیا تو یہ طوافِ وَداع اس صورت میں طوافِ فرض کے قائم مقام ہوجائے گا اس کے بعد کوئی بھی طواف نہ کیا تو طوافِ وَداع کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دَم لازم ہوں گے۔ (261) اور زیرِ بحث صورت میں اگر طوافِ رخصت کے بعد کوئی بھی طواف کر لیا تو طوافِ رخصت ادا ہو گیا لہٰذا اب طوافِ رخصت چھوڑنا نہیں پایا گیا تو ایسی صورت میں طوافِ رخصت چھوڑنے کا دَم لازم نہیں آئے گا۔ البتہ طوافِ فرض میں تاخیر کی وجہ سے ایک دَم باقی رہے گا۔ (262)

260...(فإن طاف للصدر في أيّام النحر فعليه دم لترك الصدر) أي: إن لم يطف طوافاً آخر (لأنّه) أي: الصدر (إنتقل إلى الزيارة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل ولو طاف للزيارة جنباً، ص493)

261...(ولو طاف للزيارة جنباً وطاف للصدر طاهراً۔۔بعد أيّام النحر فعليه دمان دم لترك الصدر) أي: لتحوّله إلى الزيارة (ودم لتأخير الزيارة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل ولوطاف للزيارة جنباً، ص493، ملتقطاً)

262...وإذا صرف إليه صار مؤخّراً طواف الزيارة عن إيّام النحر تاركاً طواف الصدر فيلزمه دم لترك الصدر إتفاقاً ودم لتاخير الآخر عند أبي حنيفة إلّا أنّه يؤمر بإعادة طواف الصدر ما دام بمكّة فإن أعاده يجب دم واحد عند أبي حنيفة لتأخير طواف الزيارة

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج2، ص1128، ملتقطاً)=

طوافِ زیارت حکمی ناپاکی میں کرنے کے جو مسائل ہیں ان میں خواتین کا زیادہ واسطہ پڑتا ہے بالخصوص طُہرِ مُتَخلِّل میں یعنی دس دن سے پہلے عارضی خون بند ہونے کے دنوں میں طوافِ زیارت اگر انہوں نے کرلیا اور بعد میں دوبارہ خون آگیا تو جو طواف کیا وہ ناپاکی کی حالت میں شمار ہوگا اب اگر پاک ہونے کے بعد اس طواف کا اِعادہ کرلیا یا اِعادہ نہیں کیا تھا صرف طوافِ رخصت کرلیا تو ایسے مواقع پر بیان کردہ مسئلے کے مطابق درپیش صورت کا حل نکالا جائے۔

8 چار پھیرے سے کم جنابَت میں طوافِ زیارت کیا تو اب صرف دَم لازم ہوگا پھر اگر بارہویں تک پاکی میں اِعادہ کرلیا تو دَم ساقط ہو جائے گا اور اگر بارہویں کے بعد اِعادہ کیا تو تاخیر پائے جانے کی وجہ سے ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ لازم ہوگا۔[263]

= • (وإن طاف للصدر ثانياً سقط عنه دمه) وكذا لو طاف للنفل فإنّه ينتقل إليه ويسقط عنه دمه

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل ولو طاف للزيارة جنباً، ص493)

• ثم إن طاف للصدر ثانياً فلا شيء عليه وإلّا فعليه دم لتركه

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص662)

263...قال السرخسي: وإن طاف طواف الزيارة أكثره طاهراً وأقلّه جنباً إن رجع إلى أهله وجب عليه الدم إن لم يعد ويجزئه شاة وإن كان بمكّة وأعاد ما طافه جنباً فلا شيء عليه عندهما مطلقاً وعند أبي حنيفة إن أعاده في أيام النحر سقط و إن أعاد مابعدها وجب عليه صدقة لتاخير الأقل من طواف الزيارة لكل شوط نصف صاع من حنطة

(البحر العمیق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج2، ص1125)

• لو طاف أقلّه جنباً ولم يعد وجب عليه شاة فإن أعاده وجبت عليه صدقة لكلّ شوط نصف صاع لتأخير الأقلّ من طواف الزيارة (ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص662)

بے وضو طوافِ زیارت کرنے کے احکام

❶ اگر طوافِ زیارت کل یا اکثر یعنی چار پھیرے بے وضو کیے تو دَم واجب ہو جائے گا۔ مکۂ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اِعادہ مستحب ہے۔ اِعادہ کرنے پر دَم ساقط ہو جائے گا۔ اگر میقات سے تجاوُز کر گیا تو اب دَم دینا افضل ہے اِعادے کے لئے واپس آنے کی حاجت نہیں۔(264)

❷ بے وضو طوافِ زیارت کیا اور اس کا اِعادہ بارہویں تاریخ گزرنے کے بعد کیا تو دَم ساقط ہو گیا تاخیر کی بنا پر یہاں کسی قسم کا کفارہ نہیں ہو گا۔(265) بخلاف اس صورت کے

264...أمّا إذا طاف محدثاً أو طاف أربعة أشواط فإن عاد وطاف جاز لأنّه جبر النقص بجنسه وإن بعث شاة جاز أيضاً لأنّ النقص يسير فينجبر بالشاة والأفضل أن يبعث بالشاة لأنّ الشاة تجبر النقص وتنفع الفقراء وتدفع عنه مشقّة الرجوع وإن كان بمكة فالرجوع أفضل لأنّه جبر الشيء بجنسه فكان أولى

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل واما حکمه اذا فات، ج2، ص316)

• والأفضل أن يعيد الطواف ما دام بمكّة۔۔۔وإن لم يعد الطواف ورجع إلى أهله وقد طافه محدثاً أو أكثره فعليه شاة ويبعث بها وهو أفضل من العود وإن عاد وطاف جاز

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج2، ص1120-1121، ملتقطاً)

• (ولو طاف للزيارة كلّه أو أكثره محدثاً فعليه شاة وعليه الإعادة إستحباباً) أي: مادام بمكّة

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص490)

265...ولو طاف للزيارة كلّه أو أكثره محدثاً فعليه شاة۔۔۔فإن أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده في أيام النحر أو بعدها ولا شيء عليه للتاخير

(لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنايات في طواف الزيارة، ص490، ملتقطاً)

• اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا تو اِعادہ مستحب پھر اِعادہ سے دَم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1175)

کہ اگر طوافِ زیارت بے غسل حالت میں کیا ہوتا اور اِعادہ بارہ کے بعد کرتا تو دَم لازم ہوتا کیونکہ بے غسل حالت میں کیا گیا طوافِ زیارت فقہاء کے نزدیک جُزوِی طور پر کالعَدم کی طرح ہے اگرچہ اس سے بیوی حلال ہو جاتی ہے۔ (266)

3 طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم پھیرے وضو کے بغیر کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ دینا ہو گا۔ اِعادہ کرنے پر صدقہ ساقط ہو جائے گا۔ (267)

طوافِ عمرہ بے طہارت کرنے پر احکام

1 اگر کسی نے تمام یا اکثر پھیرے عمرے کے طواف میں جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکۂ مکرمہ میں رہتے ہوئے اِعادہ کرنا واجب ہے اور اگر بے وضو حالت میں کئے تو اِعادہ کرنا مستحب ہے۔ اِعادہ نہ کیا تو مذکورہ تمام صورتوں میں ایک دَم دینا لازم ہو گا۔ (268)

266...إنّ الطواف مع الجنابة في حكم العدم ولهذا يؤمر بالإعادة مادام بمكة فلمّا كان في حكم العدم وجب نقل الطواف الصدر إليه...إلخ

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج2، ص1128)

267...(ولو طاف الأقلّ محدثاً فعليه صدقة) أي: نصف صاع من برّ على مافي المحيط (لكلّ شوط) أي: إتّفاقاً لما في البحر الزاخر فعليه صدقة في الروايات كلّها وتسقط بالإعادة بالإجماع

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنايات في طواف الزيارة، ص491)

• وقيّد بالفرض وهو الأكثر لأنّه لو طاف أقلّه محدثاً ولم يعد وجب عليه لكلّ شوط نصف صاع إلّا إذا بلغت قيمته دماً فينقص منه ما شاء، بحر (ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص662)

268...(لو طاف للعمرة كلّه أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة) أي: في جميع الصور المذكورة

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف العمرة، ص499)

• (والأصحّ وجوبها في الجنابة وندبها في الحدث) أي: وجوب الإعادة المفهومة من قوله بعده وهذا=

2 طوافِ زیارت کے بارے میں جو حکم ہے کہ اگر جنابت یا حیض و نفاس میں کرنے کے بعد کوئی اِعادہ کیے بغیر چلا جاتا ہے تو واپس آکر اِعادہ کرنا اس کے لئے زیادہ تر فقہاء کے نزدیک افضل ہے۔ عمرے میں جنابت یا حیض و نفاس کی صورت میں بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ واپس آنا افضل ہے لیکن دَم بھجوا دیا تب بھی کافی ہے۔ البتہ خاص عمرے کے تعلق سے واپس آنے کی افضلیت پر کوئی جزئیہ مجھے نہیں ملا۔

3 بے وضو طوافِ عمرہ کرنے کی صورت میں بغیر اِعادہ میقات سے چلے جانے پر دَم دینا ہو گا واپس آکر اِعادہ کرنے کی حاجت نہیں۔ (269)

4 اگر کسی نے طوافِ عمرہ کا اکثر حصہ تو طہارت میں کیا اور اَقل حصہ یعنی ایک یا دو یا تین پھیرے جنابت میں کئے تو مکۂ مکرمہ میں ہوتے ہوئے اِعادہ لازم ہو گا اگر اِعادہ نہیں کیا

=أیضاً شامل للقدوم والصدر والفرض (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص662)

• (وعلیه أن یعیده) أی طوافه ذلک مادام بمکّة (طاھراً) أی: من الحدَثَینِ (حتماً) أی: وجوباً وھو تاکید لما یستفاد من قوله: وعلیه وقیل إستحباباً قال فی الھدایة: والأصح أنّه یؤمر بالإعادة فی الحدث إستحباباً وفی الجنابة إیجاباً

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعھا، النوع الخامس، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص488)

269...وإن رجع إلی أھله قبل إعادة الطواف والسعی یلزمه دم وتجزیه شاة ولا بالعود لأنّه وقع طوافه مع الحدث مجزئاً مع النقصان فیجبر بالدم ولا حاجة إلی العود لأنّه أدّی الرکن وھو الطواف

(البحر العمیق، الباب العاشر، فصل فی بیان انواع الاطوفة، ج2، ص1132)

• (وإن طاف لعمرته وسعی محدثاً یعیدھما) أي الطواف للنقصان والسعي للتبعیة له مادام بمکة ولا شيء علیه (فإن رجع إلی أھله ولم یعدھما فعلیه دم) لترک الطھارة فیه فلا یؤمر بالعود لوقوع التحلّل بأداء الرکن إذ النقصان یسیر (وشيء) (مجمع الانھر، کتاب الحج، باب الجنایات، ج1، ص436)

تو دَم لازم ہو گا۔[270]

5 اگر عمرے کے طواف کے اَقَل چکر یعنی چار سے کم چکر بے وضو کئے تو بھی دَم ہی ہو گا کہ مختار قول کے مطابق عمرے کے طواف کی غلطی پر صدقہ نہیں ہوتا۔[271] اگر مکۂ مکرمہ میں رہتے ہوئے یا واپس آکر اِعادہ کرلیتا ہے تو دَم ساقط ہو جائے گا۔[272]

6 اوپر ذکر کردہ صورتوں میں بے طہارت طوافِ عمرہ کرنے کی صورت میں جہاں اِعادہ کرنے سے کفارہ ساقط ہونے کا حکم ہے وہ غیرِ قارِن کے تعلّق سے ہے یعنی وہ شخص جو صرف عمرے کے لئے آئے یا حجِ تمتُّع کے لئے آئے اور پہلے عمرہ ادا کر رہا ہو، لیکن اگر

270...ولو طاف أقلّه جنباً تجب عليه إعادته أو دم

(الفتاوى الظهيرية، كتاب الحج، الفصل السابع فى الطواف والسعي، ص54)

• ولو طاف أقلّه جنباً تجب عليه إعادته أو دم أه ونحوه فى الفتاوى الظهيرية ومنسک الفارسی والبحر والنهر ومنسک المنلا سنان والحموی فی شرح الکنز

(طوالع الأنوار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج4، ص198)

271...(لو طاف للعمرة كلّه أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة) أي: فی جميع الصور المذكورة

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی الجناية في طواف العمرة، ص499)

• فی اللباب حيث قال: ولو طاف للعمرة كلّه أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث لأنّه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة بخلاف طواف الزيارة وكذا لو ترک منه أي: من طواف العمرة أقلّه ولو شوطاً فعليه دم وإن أعاده سقط عنه الدم (ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص663)

272...فإنّه متى طاف أيّ طواف مع أيّ حدث ثمّ أعاده سقط موجبه

(ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص662)

قارِن نے طوافِ عمرہ جنابت یا بے وضو حالت میں کیا تو اِعادے کی صورت میں کفارہ ساقط ہونے کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک ہے۔ اگر مقررہ وقت پر اِعادہ کرلیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا ورنہ اگر 10 ذی الحجہ کی صبح صادق تک اِعادہ نہ کیا تو اِعادے کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے کفارہ متعین ہو گیا، اب ساقط نہیں ہو سکتا۔(273)

طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ کے علاوہ بقایا طواف بے طہارت کرنے پر احکام

❶ اگر کسی نے طوافِ وَداع، طوافِ قُدوم یا کوئی نفلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو مکۂ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اِعادہ واجب ہے۔ اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک دَم دینا ہو گا۔(274)

273...فالحاصل أنّ قولهم: "إنّ المعتمر يعيد الطواف" محلّه ما إذا لم يكن قارناً أمّا في القارن إذا دخل يوم النحر فلا إعادة (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص39)

• (ولو طاف القارن طوافين للعمرة والقدوم وسعى سعيين محدثاً) قيد للطواف (أعاد طواف العمرة قبل يوم النحر ولا شيء عليه وإن لم يعد حتى طلع فجر يوم النحر لزمه دم لطواف العمرة محدثاً وقد فات وقت القضاء) أي: الإعادة لتكميل الأداء

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف العمرة، ص500)

• قارِن نے طوافِ قدوم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اِعادہ کرے اور اگر اِعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہو گئی تو دَم واجب۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176)

274...(ولو طافه) أي: الصدر (جنباً فعليه شاة)

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف الصدر، ص497)=

2 اگر کسی نے طوافِ وَداع، طوافِ قُدوم یا کسی نفلی طواف کا اکثر حصہ تو پاکی کی حالت میں کیا مگر اس کے تین یا اس سے کم پھیرے جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکۂ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اِعادہ کرے۔ اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقۂ فطر دینا ہوگا۔ اگر اِعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔(275)

3 اگر کسی نے طوافِ وَداع، طوافِ قُدوم یا کوئی نفلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ یا اَقَل حصہ بے وضو کیا۔ ان تمام صورتوں میں ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ فطر دینا ہوگا۔

= • (ولو طاف للقدوم) أي: كلّه أو أكثره۔۔۔(جنباً فعليه دم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف القدوم، ص497، ملتقطاً)

• وحكم كلّ طواف تطوع كحكم طواف القدوم

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف القدوم، ص498)

• (والأصحّ وجوبها) أي: وجوب الإعادة المفهومة من قوله بعده، وهذا أيضاً شامل للقدوم والصدر والفرض۔ قال في البحر: لو طاف للقدوم جنباً لزمه الإعادة۔ أهـ۔ وإذا وجبت الإعادة في القدوم ففي الصدر والفرض أولى۔ (ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص662)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دَم دے۔۔۔ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اِعادہ کرلے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176)

275...وإن طاف أقلّ طواف الصدر جنباً وأكثره طاهراً إن رجع إلى أهله وجب عليه صدقة لكلّ شوط نصف صاع وإن كان بمكّة وأعاد سقطت بالاجماع

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج2، ص1127)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف۔۔۔(کے) تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کرلے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176، ملتقطاً)

مکۂ مکرمہ میں رہتے ہوئے ایسے طواف کا اِعادہ مستحب ہے اگر اِعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔[276]

عورت نے طہرِ مُتَخلِّل میں طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے

طہرِ مُتخلِّل کیا ہوتا ہے

خواتین کے ساتھ سفر حَرمین میں ایک بہت زیادہ پیش آنے والی صورت یہ ہوتی ہے کہ اِحرام کی نیت کرنے سے پہلے یا اِحرام کی نیت کرنے کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جاتے ہیں اور بالخصوص عمرے میں خواتین پاک ہونے کا انتظار کرتی ہیں اور اس کے بعد غسل کرکے عمرے کی ادائیگی کرتی ہیں۔عام طور سے پیش آنے والے دو اسباب کی بنیاد پر خواتین ایک نئی مشکل میں پڑ جاتی ہیں۔ مشکل یہ ہوتی ہے کہ غسل تو وہ عادت کے دن کو سامنے رکھتے ہوئے کر لیتی ہیں اور خون آنا بھی بند ہو جاتا ہے لیکن عمرے سے فارغ ہو کر خون آنے کی ابتداء سے دس دن پورے ہونے سے پہلے دوبارہ انہیں خون آنے یا اسپوٹ

276...ومن طاف طواف الصدر محدثاًفعليه صدقة وهذا هو الأصحّ وإن طاف أقلّه محدثاًفعليه صدقة في الروايات كلّها وتسقط بالإعادة بالإجماع

(فتاوی ھندیة، کتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الخامس، ج1، ص246)

• (أو طاف للقدوم) كذلك الحكم في كلّ طواف هو تطوّع فيجب الدم لو طافه جنباً والصدقة لو محدثاً لوجوبه بالشروع كما في التبيين ويؤمر بالإعادة في الحدث إستحباباً وفي الجنابة إيجاباً وإن أعاده قبل الذبح سقط الدم أي: والصدقة كما في التبيين

(حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، باب الجنايات، الجزء الاول، ص242)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر۔۔۔بے وضو کیا تو صدقہ۔۔۔پھر اگر مکۂ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اِعادہ کرلے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176، ملتقطا)

آنے کی شکایت شروع ہو جاتی ہے لیکن دس دن کے بعد خون جاری نہیں رہتا تو ایسا ہونے پر یعنی دس دن سے قبل خون آنے پر حالتِ حیض دوبارہ لوٹ آئے گی اور اس سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھنا روزہ رکھنا معتبر نہیں ہو گا۔ اس حالت میں رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی قضا رکھنی ہو گی۔ اگر اسی حالت میں طواف کیا تھا تو یہ طواف حالتِ حیض میں کرنا پایا جائے گا اور طوافِ زیارت ہو تو بَدَنہ لازم آئے گا جبکہ طوافِ عمرہ و دیگر طواف میں دَم لازم آئے گا۔ سوائے یہ کہ اِعادہ کرنے پر کفارے ساقط ہو جائیں گے۔ جن کی تفصیل پیچھے گزری۔

خلاصۂ کلام یہ کہ پاکی کا وہ عرصہ جس کے دوران عورت نے شرعی احکام کی روشنی میں غسل کر کے نماز شروع کر دی لیکن ناپاکی دوبارہ لوٹ آنے پر وہ پاکی عارضی ثابت ہوئی اسی عارضی پاکی کے ایام کو "طُہرِ مُتَخَلِّل" کہتے ہیں۔ جو پہلے سے ایسی کیفیت میں مبتلا نہ ہو اس کو یہاں آ کر یہ مشکل کیوں پیدا ہوتی ہے اس کے دو بڑے اسباب میں سے پہلا یہ ہے کہ سفر کی مشقت، موسم کا تبدیل ہونا، غذا کا تبدیل ہونا وہ عوامل ہیں جن سے عورت کی عادت کے دن بگڑ جاتے ہیں۔ دوسرا بڑا سبب حیض روکنے کی گولیاں کھانا ہے۔ خواتین اس معاملے میں اتنی شرمندگی اور پریشانی کا شکار ہوتی ہیں کہ گولیوں ہی کو وہ اپنا واحد حل سمجھ رہی ہوتی ہیں۔ گھر کے مردوں پر ضروری ہے کہ ٹکٹ کرواتے ہوئے وہ ایام منتخب کریں جس میں خواتین پاکی کی حالت میں ہوں یا کم از کم براہِ راست مکۂ مکرمہ جانے کے لئے جدّہ کی فلائٹ نہ لی جائے اور ہوٹل کی بکنگ وغیرہ تمام تر صورتِ حال کو دیکھ کر، کروائی جائے۔ عمرے کے سفر میں اپنی مرضی سے دن منتخب کرنے کا پورا پورا موقع ہوتا ہے لیکن سفرِ حَرَمین طیّبین کا جَدْوَل محتاط طریقے سے بنانے کے بجائے خواتین اپنے طور پر حالات کا سامنا کرنے کے لئے گولیاں کھانا شروع کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے مشکلات پیدا

ہو جاتی ہیں، فطرتی نظام متاثر ہوتا ہے اور عادت کے دن بگڑ جاتے ہیں۔ اس حوالے سے چند مشورے اسی باب کے آخر میں عرض کروں گا۔ پہلے طہرِ مُتَخَلِّل کے فقہی مسائل پر بات کرتے ہیں۔

طہرِ مُتَخَلِّل کے احکام

1 ماقبل جو مسئلہ بیان ہوا وہ ایک قید کے ساتھ بیان ہوا ہے اس کا دھیان رکھا جائے۔ مسئلہ یہ بیان ہوا تھا کہ عورت کی عادت کے مثلاً چھ دن تھے اس نے پاک ہو کر نمازیں شروع کر دیں عمرہ بھی ادا کر لیا پھر مثلاً آٹھویں دن خون آگیا اور دس دن سے قبل بند ہو گیا تو درمیان کے جو پاکی کے دن تھے وہ ناپاکی کے ہی کہلائیں گے۔ یہاں قید یہ بیان ہوئی کہ دس دن سے زیادہ خون آنا نہ پایا جائے تو درمیان کی پاکی کے دن ناپاکی میں شمار ہوں گے لیکن اگر عادت کے دن کے بعد یہ پاک ہوتی ہے اور عمرہ کرتی ہے پھر خون دوبارہ آجاتا ہے اور وہ دس دن کے بعد بھی جاری رہتا ہے تو اب عادت کے دن سے زائد جو خون آیا اس کی وجہ سے عادت کے دن کے بعد والے ایام ناپاکی کے نہیں کہلائیں گے۔ مثلاً چھ دن کی عادت تھی خون بھی اس پر بند ہوا اس نے نہا کر عمرہ کر لیا پھر آٹھویں دن خون دوبارہ شروع ہوا اور مثلاً بارہویں دن تک جاری رہا تو اس صورت میں عادت سے زائد جو ایام ہیں وہ خون آنے کے باوجود ناپاکی کے نہیں کہلائیں گے۔ یہ ایک اہم پہلو ہے کہ دس دن تک ہی خون آیا یا دس دن کے بعد بھی جاری رہا۔[277] طہرِ مُتَخَلِّل کا اطلاق اسی صورت پر

277...إن لم يجاوز العشرة فالطهر والدم كلاهما حيض سواء كانت مبتدأة أو معتادة وإن جاوز العشرة ففي المبتدأة حيضها عشرة أيام وفي المعتادة معروفتها في الحيض حيض والطهر طهر هكذا في السراج الوهاج (فتاوى هندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الاول، ج 1، ص 37)=

ہو گا جب خون دس دن کے بعد نہ آیا ہو یہ اہم نکتہ یاد رکھا جائے۔

البتہ جسے پہلی بار حیض آیا ہو اور طہرِ مُتَخلِّل کی صورت میں حیض دس دن کے بعد بھی جاری رہا چونکہ اس کی عادت ثابت نہیں ہے لہٰذا پورے کے پورے دس دن ناپاکی کے مانے جائیں گے۔

❷ عورت نے طہرِ مُتَخلِّل میں طوافِ زیارت کیا اور حیض آنے کے دس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو یہ طوافِ زیارت ناپاکی میں کرنا پایا گیا۔ لہٰذا اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدَنہ لازم ہو گا۔ اگر بارہویں کے غروب سے پہلے پاکی کی حالت میں اِعادہ کرلیا تو بدَنہ ساقط ہو جائے گا اور اگر بارہویں کے غروب کے بعد اِعادہ کیا تو بدَنہ ساقط ہو جائے گا لیکن تاخیر کی وجہ سے دَم لازم ہو گا۔ حیض کی حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے تفصیلی احکام اوپر گزر چکے ہیں مزید تفصیل وہاں سے دیکھی جاسکتی ہے۔

❸ عورت نے طہرِ مُتَخلِّل میں عمرہ کیا اور تقصیر سے فارغ ہو گئی بعد میں دس دن کے اندر اندر خون دوبارہ آگیا یہ عمرہ حالتِ ناپاکی میں کرنا پایا گیا۔[278] لہٰذا دَم لازم ہوا اور مکۂ مکرمہ

= • دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، حیض کا بیان، ج1، ص372)

• کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، حیض کا بیان، ج1، ص376)

278...إذا عاودها الدم في العشرة بطل الحكم بطهارتها مبتدأة كانت او معتادة، وكأنّها لم تطهر=

میں رہتے ہوئے اس طواف کا اِعادہ واجب ہے۔ اگر طواف کا اِعادہ کر لے تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(279) اگر میقات سے گزر گئی ہے تو اب دَم دینا لازم ہو گیا البتہ واپس آکر اِعادہ کر لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا اور واپس آنے کے لئے حج یا عمرے کا احرام باندھ کر آنا پڑے گا کیونکہ وہ پچھلے احرام سے آزاد ہو چکی ہے اور آفاق سے آنے والے پر مجاوزتِ میقات کی صورت میں احرام لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا نئے احرام کے ساتھ آئے گی، عمرہ ادا کرنے کے بعد طہرِ مُتَخلِّل میں کئے جانے والے عمرے کے طواف کا اِعادہ کرے گی۔

4 عمرے کے طواف کا اِعادہ کرنے کے لئے احرام شرط نہیں۔ لہٰذا اگر عورت ابھی مکۂ مکرمہ میں ہی ہے تو طوافِ عمرہ کا اِعادہ بغیر احرام کے کر سکتی ہے۔(280)

چونکہ عمرے کے افعال میں پاکی کا لزوم صرف طوافِ عمرہ کے لئے ہے۔ باقی دیگر

=أصلاً عند أبي يوسف وهذا الذي ذكرنا إذا عاودها الدم في العشرة، ولم تزد على العشرة وطهرت بعد ذلك طهراً صحيحاً خمسة عشر يوماً

(فتاوى تاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، ج 1، ص 336)

- (وما تراه في مدته) المعتادة (سوى بياض خالص ولو) المرئي (طهراً متخلّلاً) بين الدمين (فيها حيض) لأنّ العبرة لأوّله وآخره (درمختار، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج 1، ص 529-532، ملتقطاً)

- والطهر إذا تخلّل بين الدمين في مدّة الحيض فهو كالدم الجاري

(قدوري، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص 28-29)

279... في اللباب حيث قال: ولو طاف للعمرة كلّه أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة...وإن أعاده سقط عنه الدم (ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج 3، ص 663، ملتقطاً)

280... إذ سعي الحجّ بعد الوقوف لا يشترط فيه الإحرام بل ويسنّ عدمه وكذا سعي العمرة لا يشترط وجوده بعد حلقه بل يجب تحقّقه قبل حلقه

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في السعي، ص 504)

افعال یعنی احرام باندھنا، سعی کرنا اور حلق یا تقصیر کرنا ان افعال میں طہارت ضروری نہیں۔ لہٰذا طہرِ مُتَخلِّل یا حیض ونفاس کی حالت میں کئے جانے والے عمرے کے طواف کا اِعادہ کرنے پر بہتر یہ ہے کہ طواف اور سعی دونوں کا اِعادہ کرے۔ اگر سعی کا اِعادہ نہ کیا تب بھی کچھ لازم نہیں۔ (281) خاص طور پر کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مکۂ مکرمہ میں رہتے ہوئے اِعادہ کرنے کے لئے دوبارہ احرام باندھنا ہوگا یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ نیا احرام باندھ لیا تو اگر عمرے کا باندھا ہے تو ایک عمرہ کرنا ضروری ہو جائے گا اور اِعادہ جو باقی ہے وہ بھی کرنا ہوگا۔ یونہی اِعادے کی صورت میں اگر طواف و سعی کا اِعادہ کیا ہے تو حلق و تقصیر بھی نہیں ہو گا جب کہ حالتِ احرام میں اِعادہ نہ کیا ہو۔

خواتین کے تعلق سے چند مفید مشورے

1. عمرے کا ایسا پیکیج منتخب کریں جس میں آپ کو مکۂ مکرمہ صرف ایک بار جانا پڑے۔

281...والأصحّ وجوبها في الجنابة وندبها في الحدث وأنّ المعتبر الأول والثاني جابر له فلا تجب إعادة السعي، جوهرة (درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص662)

• وذكر الإمام المحبوبي أنّه لا شيء عليه بعدم إعادة السعي لأنّ الطهارة ليست بشرط في السعي وإنّما الشرط أن يؤتى به على أثر طواف معتدبه من وجه ولهذا يتحلّل به

(حاشية الشرنبلالی علی الدرر، کتاب الحج، باب الجنایات، الجزء الاول، ص242)

• ولا يخفى إعادة السعي فسيأتي ندبيتها في المحدث ففي الجنب أولى والحائض والنفساء في حكم الجنب كما صرّحوا به فتنبّه (طوالع الأنوار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج4، ص196)

• جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اِعادہ کی حاجت نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1177)

فی الوقت ایسے پیکیجز کی کثرت ہے جس میں پہلے مکۂ مکرمہ پھر مدینہ شریف اور پھر دوبارہ مکۂ مکرمہ وہاں سے جدّہ ائیر پورٹ کا شیڈول ہوتا ہے۔ یہاں خواتین کو دو مرتبہ مکۂ مکرمہ میقات کے باہر سے جانا پڑے گا تو پاکی ناپاکی کی صورت کا دو مرتبہ خیال رکھنا پڑے گا اور وقت و دشواری بڑھے گی۔

2 ٹکٹ بک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ابتدائے سفر میں ناپاکی کے ایام نہ ہوں۔ اگر دشواری ہو تو براہِ راست مکۂ مکرمہ جانے کے بجائے مدینہ منورہ کی فلائٹ بک کروائی جائے اور اس میں بھی اتنا موقع ملنا چاہیے کہ عورت پاک ہو جائے اور مسجدِ نبوی شریف میں کم از کم ایک بار حاضر ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضری کی سعادت پالے۔

3 اگر عمرہ کرکے مدینہ منورہ آگئے تھے اب دوبارہ دو چار دن کے لئے مکہ شریف جانا ہے لیکن گھر میں سے کسی خاتون کی پاکی کا مسئلہ ہے تو تھوڑی سی کوشش کرکے یہ بقایا دن مدینہ منورہ ہی میں گزارے جاسکتے ہیں سستا ہوٹل بہ آسانی مل سکتا ہے یہاں سے اپنے طور پر براہِ راست جدّہ کی گاڑی کرکے جدّہ ائیر پورٹ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ چار افراد بمع سامان بآسانی سیون سیٹر گاڑی میں جاسکتے ہیں۔ جدّہ کے لئے رُوٹ کی بسیں بھی جاتی ہیں وہ اور زیادہ سستی ہوتی ہیں۔ لیکن معلّم کو اعتماد میں لینا ہو گا تاکہ وہ مدینۂ منورہ میں پاسپورٹ حوالے کردے۔

4 اگر پیکیج ایسا لیا ہو کہ مدینہ ائیر پورٹ سے ہی واپسی ہونی ہے تو اس میں کئی اعتبار سے آسانی ہوتی ہے اس لئے کہ مکۂ مکرمہ میں عوامی ائیر پورٹ نہیں ہے اس کے لئے تقریباً 80 کلو میٹر جدّہ شہر تک پھر 20 سے زائد کلو میٹر شہر کے اندر سفر کرکے ائیر پورٹ پہنچنا ہوتا

ہے اور جدّہ ائیر پورٹ پر رَش بھی زیادہ ہوتا ہے اور گاڑی بھی بسا اوقات بہت دور اُتارتی ہے تو سامان کے ساتھ دشواری بڑھ جاتی ہے۔

5 مجھے کسی سمجھ دار آدمی نے بتایا تھا کہ خواتین کی طرف سے گولیاں اس وقت کھائی جاتی ہیں جب تھیلی بھر چکی ہوتی ہے تو بھری تھیلی کو گولیاں کیسے روکیں گی۔اس لئے گولیاں کھانے کے مناسب وقت کے لئے ڈاکٹر سے مشورہ کرلیں جس نے مجھے بتایا تھا وہ کوئی ڈاکٹر یا حکیم نہیں تھا لہٰذا اس کی بات پر اعتماد کرنا درست نہیں۔ڈاکٹر سے سائڈ ایفیکٹ کے بارے میں بھی پوچھ لیں کیونکہ ہر شخص کی طبیعت الگ ہوتی ہے۔

6 بہت سارے ایسے کیسز سامنے آتے ہیں کہ جناب خواتین کے ساتھ لوگ طائف چلے جاتے ہیں اور طائف میقات سے باہر ہے پھر جب مکۂ مکرمہ آتے ہیں تو حالتِ ناپاکی میں ہونے کی وجہ سے خواتین احرام نہیں باندھتیں یوں بغیر احرام کے آنے پر گناہ گار ہوتی ہیں اور دَم بھی لازم ہو جاتا ہے۔اگر جانا ہی ہے تو اولاً تو ایسی خواتین کو لے جانے کی کیا ضرورت ہے جن کو عذر لاحق ہے دوسری بات یہ کہ طائف کی زیارات کے لئے جانا زیادہ سے زیادہ مستحب کام ہے لیکن مستحب کام کرنے کے لئے گناہ کرنا کونسی دانشمندی ہے؟

7 مکۂ مکرمہ سے اگر باہر نکلا جائے لیکن میقات عبور نہ کی جائے بلکہ حِل سے دوبارہ واپس آجائیں تو واپسی میں احرام ضروری نہیں۔درج ذیل مقامات حرم سے باہر لیکن میقات کے اندر ہیں یہاں جانا ہو تو بغیر احرام واپس آسکتے ہیں۔لہٰذا ناپاکی کی حالت میں یہاں جاکر واپس آنے میں کوئی حرج نہیں۔

1 جدّہ

2 جِعرانہ

3 حُدَیبیہ

4 مسجد عائشہ

5 عَرَفات

6 الھدی (مکۂ مکرمہ سے جانے والے کے لئے میقات سے پہلے آئے گا۔ سیاحتی مقام ہے۔)

7 مکۂ مکرمہ سے متصل آبادی "نواریہ"

یہ سب جگہیں میقات کے اندر اور حرم سے باہر ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے راوی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری زیارت کو آئے، میری زیارت کے علاوہ اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔(معجم کبیر، باب العین، ج12، ص225، حدیث:13149)

واجب نمبر:23

طواف کرتے وقت سِتر بقدرِ مانعِ نماز کھلا نہ رہنا

مختصر تشریح

ویسے تو عام حالات میں سِترِ عورت لازمی ہے اور نماز میں بھی مرد و عورت کے لئے اپنی اپنی تفصیل کے مطابق سِترِ عورت فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہو گی۔ البتہ طواف کے دوران سِترِ عورت صرف واجب ہے (282) یعنی سِترِ عورت کی کوتاہی پر طواف ہو تو جائے گا مگر بعض صورتوں میں صدقہ اور بعض صورتوں میں دَم دینا لازم ہو گا۔ اگر جان بوجھ کر ہو تو توبہ بھی کرنی ہو گی۔ مرد اور عورت سے متعلق سِترِ عورت کی تفصیل وہی ہے جو نماز کی شرائط میں ذکر کی جاتی ہے۔ یعنی اگر ایک عُضو کا چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو کفارہ لازم ہو گا۔ اگر چند اعضاء کا تھوڑا تھوڑا حصہ کھلا رہا کہ ہر کھلا حصہ اس عُضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر ان کا مجموعہ اُن کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کے برابر ہے تب بھی کفارہ لازم ہو گا۔ (283)

طواف میں سِتر کھلا رہ گیا تو کیا احکام ہوں گے

❶ اگر دورانِ طواف اوپر بتائی گئی تفصیل کے مطابق بقدرِ مانعِ نماز سِتر کھلا رہا تو طواف

282...(وواجبه نيف وعشرون۔۔۔ وستر العورة فيه) أي: في الطواف وفائدة عدّه واجباً هنا مع أنه فرض مطلقاً لزوم الدم به (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحج، ج3، ص538-540، ملتقطاً)

283...الثالث ستر العورة فلو طاف مكشوفاً وجب الدم والمانع كشف ربع العضو كما في الصلاة و إن انكشف أقل من ربع لا يمنع ويجمع المتفرق

(لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی واجبات الطواف، ص214)

• بہارِ شریعت، حصہ ششم، حج کا بیان، ج1، ص1049، ملخصاً۔

اگرچہ ہو گیا مگر ترکِ واجب ہوا۔ لہٰذا ایسا شخص جب تک مکۂ مکرمہ میں ہو اس طواف کا اِعادہ کرے۔[284] اگر طواف کا درست طریقے پر اِعادہ کرلیا تو لازم آنے والا کفارہ ساقط ہو جائے گا۔[285]

❷ اگر بغیر اِعادہ کئے مکۂ مکرمہ سے چلا گیا تو بعض صورتوں میں دَم اور بعض صورتوں میں صدقہ لازم ہو گا۔ جن صورتوں میں دَم لازم ہو گا، ان میں گھر چلے جانے کی صورت میں واپس آنے کے بجائے دَم دینا ہی کافی ہے واپس آنے کی حاجت نہیں۔[286] یہی حکم صدقے والی صورتوں کا ہے۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ دَم کا جانور حرم مکہ میں ہی ذبح کروانا ہو گا۔

284...لوطاف عریاناً أو مکشوف العورة قدر ما لا تجوز به الصلاة فعلیه الإعادة ما دام بمکة

(البحر العمیق، الباب العاشر، فصل في بیان انواع الاطوفة، ج2، ص1139)

• اگر طواف کرد و حال آنکہ ربع عضو از عورات او مکشوف بود واجب باشد اعادہ آن طواف مع الستر و اگر اعادہ نکرد دم لازم گردد (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب سوم، واما واجبات طواف، ص32)

285...(وإن أعاده سقط) أی الدم عنه

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص492)

• طوافِ فرض کل یا اکثر۔۔۔بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے۔۔۔تو ان سب صورتوں میں دَم دے اور صحیح طور پر اِعادہ کرلیا تو دَم ساقط۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176، ملتقطاً)

286...(ولو عاد إلی أهله بعث شاةً) أی: أجزأه أن لا یعود ولا یلزم العود بل یبعث شاةً أو قیمتها لتذبح عنه فی الحرم ویتصدّق بها

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص492)

• بغیر اِعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کردی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1176)

3 اگر تنہا کوئی ایک عُضو چوتھائی سے کم کھلا رہا یا ایک سے زائد اعضاء کھلے رہے لیکن ان کا مجموعہ اُن کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی سے کم تھا تو کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں۔ (287)

بقدرِ مانعِ نماز سِتر ظاہر ہونے پر لازم آنے والے کفارے کی صورتیں

1 طوافِ فرض یا طوافِ واجب مثلاً طوافِ زیارت، طوافِ عمرہ اور طوافِ وَداع میں سے کوئی طواف اس حالت میں کیا کہ سِترِ عورت بقدرِ مانعِ نماز کھلا رہا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں دَم لازم آئے گا۔ (288)

2 طوافِ نفل یا طوافِ سنت میں سے کسی طواف میں سِترِ عورت بقدرِ مانعِ نماز کھلا رہا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہے۔ (289)

287...وإن انكشف أقلّ من الربع لا يمنع (طوالع الانوار، كتاب الحج، ج4، ص36)

• فلو أقلّ لا يمنع ويجمع المتفرّق (ردالمحتار، كتاب الحج، ج3، ص540)

288...(وستر العورة" فيه وبكشف ربع العضو فأكثر كما في الصلاة يجب الدم) أي: إن لم يعده وإلّا سقط وهذا في الطواف الواجب وإلّا تجب الصدقة

(درمختار مع ردالمحتار، كتاب الحج، ج3، ص540-541، ملتقطاً)

• (وستر العورة فيه) أي: في طواف الزيارة واجب يجب بتركه الدم

(طوالع الانوار، كتاب الحج، ج4، ص36)

289...قال محمد: ومن طاف تطوّعاً على شيء من هذه الوجوه فأحبّ إلينا إن كان بمكة أن يعيد الطواف، وإن كان قد رجع إلى أهله فعليه صدقة

(بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وامّا شروطه وواجباته، ج2، ص310)

• وفي التطوّع يجب بتركه الصدقة (طوالع الانوار، كتاب الحج، ج4، ص36)

واجب نمبر:24

طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

مختصر تشریح

نیتِ عبادت کے ساتھ خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں جس کی ابتداء اور انتہاء حجرِ اَسود پر ہوتی ہے۔ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ واجب نہیں کہ فوراً نماز پڑھی جائے لیکن مکروہ وقت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھنا سنت ہے۔[290] یاد رہے کہ طواف کی نماز صرف فرض و واجب طواف کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سنت و نفل طواف کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔[291]

نمازِ طواف کے مختلف احکام

1. اگر کسی نے نماز ادا ہی نہیں کی تو مرتے دم تک وہ نماز بدستور اس کے ذمہ لازم رہے گی۔

290...(والسنّة المو الاة بينها وبين الطواف) أي: فراغه إن لم يكن وقت الكراهة

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فی ركعتي الطواف واحكامهما، ص219)

- سنت است موالاة بین فراغ از طواف وبین الرکعتین پس تاخیر کردن آنها از طواف مکروه باشد مگر آنکه وقت کراهت نماز باشد انکاه باید که تاخیر کند

(حیاة القلوب فی زیارة المحبوب، باب سوم، فصل سوم، ص37)

- سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، طواف وسعی صفاومروہ وعمرہ کا بیان، ج1، ص1103)

291...فصل في ركعتي الطواف، وهي واجبة بعد كلّ طواف فرضاً كان أو واجباً أو سنّة أو نفلاً

(لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في ركعتي الطواف واحكامهما، ص218)

- از واجبات آنست كه بعد از فراغ طواف دو ركعت طواف بگزارد اگرچه طواف فرض باشد يا واجب يا سنت يا نفل (حیاة القلوب فی زیارة المحبوب، باب سوم، دامادواجبات طواف، ص33)

دَم وغیرہ کے ذریعے اس سے براءت نہیں ہو سکتی۔ اس کے چھوڑنے پر راجح قول کے مطابق دَم لازم نہیں۔ (292)

2 طواف کی نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص جگہ یا مکان کا اہتمام واجب نہیں (293) البتہ افضلیت اور تاکید کے اعتبار سے مختلف جگہوں کی درجہ بندی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: اس نماز کے لئے سب سے افضل جگہ مقامِ ابراہیم ہے ، اس کے بعد سب سے افضل جگہ خاص کعبۂ معظمہ کے اندر، پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، پھر حطیم میں کعبہ سے قریب ترین جگہ پھر حطیم میں کسی اور جگہ، پھر حطیم سے باہر کعبۂ معظمہ سے قریب تر جگہ، پھر مسجدُ الحرام (294) میں کسی بھی جگہ، پھر حرمِ مکّہ کے اندر جہاں بھی ہو، اس کے بعد کسی جگہ کو فضیلت نہیں۔ (295) البتہ اگر بیرونِ حرم پڑھ لی

292...(ولا تفوت) أی: إلّا بأن یموت (فلو ترکها لم تجبر بدم)

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی رکعتی الطواف واحکامهما، ص219)

• ولا تفوت أي: إلّا بالموت، ولو ترکها لم تجبر بدم أي أنّه لا یجب علیه الإیصاء بالکفّارة وذکر شارحه أنّ المسألة خلافیة ففی البحر العمیق: لا یجب الدم وفی الجوهرة والبحر الزاخر یجب وفي بعض المناسک: الأکثر علی أنّه لا یجب وبه قال الشافعیّة وقیل یلزم

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص541)

293...(ولا تختصّ) أی: هذه الصلاة (بزمان ولا مکان) أی: باعتبار الجواز والصحّة

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی رکعتی الطواف واحکامهما، ص218)

294...مسجد الحرام میں بھی چند جگہوں کا فضیلت کے اعتبار سے تعین کتب میں بیان ہوا ہے اختصار کے پیش نظر بیان نہیں کیا گیا۔ علی اصغر

295...(وأفضل الأماکن لأدائها خلف المقام) وفی معناه ما حوله من قرب المقام (ثمّ فی الکعبة أی: داخلها (ثمّ فی الحجر تحت المیزاب) أی: خصوصاً (ثمّ کلّ ما قرب من الحجر إلی البیت)=

تب بھی ادا ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[296]

3 سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں۔ مگر سنت چھوٹ جانے کی وجہ سے ایسا کرنا برا ہے۔[297]

4 تین اوقاتِ مکروہہ یعنی طلوعِ آفتاب سے تقریباً 20 منٹ[298] بعد تک، استواءِ شمس سے سورج ڈھلنے تک جسے عرفِ عام میں زوال کا وقت کہتے ہیں اور غروبِ آفتاب سے پہلے کے تقریباً 20 منٹ میں یہ نماز پڑھنے سے ادا ہی نہیں ہوتی[299] یعنی یہ

=أی: من قدر سبعة أذرع و ما دونها (ثمّ باقي الحجر، ثمّ ما قرب من البيت) أی: في حواليه و جوانبه خصوصاً محاذاة الأركان و مقابلة الملتزم والباب و مقام جبريل عليه الصلاة والسلام (ثمّ المسجد) أی: جميعه (ثمّ الحرم) أی: مكة و ما حولها من أعلام الحرم المحترم (ثمّ لا فضيلة بعد الحرم)

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی رکعتی الطواف واحکامهما، ص220)

296...(لو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره) أی: كراهة تنزيه لترك الإستحباب (شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی رکعتی الطواف، ص219)

297...تختصّ بوقوعها عقيب الطواف إن لم يكن وقت كراهة۔۔۔ (والسنّة الموالاة بينها وبين الطواف) أی: فراغه إن لم يكن وقت الكراهة

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی رکعتی الطواف واحکامهما، ص219، ملتقطاً)

• بہارِ شریعت، حصہ ششم، طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان، ج1، ص1103۔

298... بیس منٹ بطورِ احتیاط ہیں ورنہ اصل ممنوع وقت بیس منٹ سے کچھ کم ہے۔ علی اصغر

299...أنّ الواجب ولو لغيره كركعتي الطواف والنذر لا تنعقد في ثلاثة من الأوقات المنهيّة أعني: الطلوع والإستواء والغروب بخلاف ما بعد الفجر و صلاة العصر فإنّها تنعقد مع الكراهة فيهما

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، ص585)=

نماز مکروہ وقت میں پڑھنے کے سبب ذمے سے ساقط نہیں ہو گی بلکہ اسے مباح وقت میں پڑھنا بدستور واجب رہتا ہے۔

5 اوپر ان اوقات کا بیان ہوا جس میں کوئی نماز نہیں ہو سکتی ماسوائے عصرِ یومی کے۔ طواف کی نماز چونکہ واجب لِغیرِہٖ ہے اس لئے چند اُمور میں یہ نفل جیسے احکام رکھتی ہے لہٰذا وقتِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اور نمازِ عصر کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب سے تقریباً 20 منٹ پہلے تک ان دو رکعتوں کا پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے (300) یعنی اگر پڑھنا شروع کر دی تو یہ نماز توڑ کر کسی مباح وقت میں پڑھنا واجب ہے۔ (301)

6 اگر کسی نے عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو اس کی دو رکعت نماز، غروبِ آفتاب تک نہیں پڑھ سکتا اب بہتر یہ ہے کہ طواف کی نماز مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد

= • لکن یجب الإحتراز عن أدائهما في أوقات الکراهة عند الحنفیّة فلا تنعقد فیها عندهم وهي عند شروق الشمس حتی ترتفع وعند إستوائها حتی تزول والزوال هو وقت الظهر وعند إصفرارها حتی تغرب (الحج والعمرة فی الفقه الاسلامی، الباب الثانی، واجبات الحج، ص 83)

300...(وکره نفل... الخ) شروع في النوع الثاني من نوعي الأوقات المکروهة وفیما یکره فیها والکراهة هنا تحریمیة أیضاً۔۔۔والمراد عدم الحل لا عدم الصحة کما لا یخفی

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 44، ملتقطاً)

• لکن یجب الإحتراز عن أدائهما في أوقات الکراهة عند الحنفیة۔۔۔وتنعقد مع الکراهة بعد صلاة الفجر حتی تطلع الشمس وبعد صلاة العصر حتی تصفر

(الحج والعمرة فی الفقه الاسلامی، الباب الثانی، واجبات الحج، ص 83، ملتقطاً)

301...والنوع الثاني ینعقد فیه جمیع الصلوات التي ذکرناها من غیر کراهة إلّا النفل والواجب لغیره فإنّه ینعقد مع الکراهة فیجب القطع والقضاء في وقت غیر مکروه

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 42)

پڑھے اور مغرب کی سنتیں طواف کی نماز کے بعد پڑھے۔ (302)

7 اگر مکروہ وقت نہیں اور کئی طواف ایک ساتھ کرنا ہوں تو سنّت یہ ہے کہ ایک طواف کرکے اس کی نماز ادا کرے پھر دوسرا طواف کرے اور اس کی نماز پڑھے جتنے طواف کرنا ہوں یونہی کرے۔ اگر چند طواف ایک ساتھ کر لئے اور درمیان میں ہر ایک کی نماز نہ پڑھی تو ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ البتہ طواف ہو گئے اور جتنے طواف کئے سب کی الگ الگ دو رکعت نماز کی ادائیگی واجب ہے۔ اگر ایسے وقت میں طواف ختم کیا کہ نماز کے لئے وہ وقت مکروہ تھا تو اب دوسرا طواف کرنا بالکل جائز ہے نماز پڑھنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ جتنے طواف اس وقت میں کیے اب غیر مکروہ وقت میں سب کی نماز الگ الگ پڑھے۔ (303)

302...ولو طاف بعد العصر يصلّي المغرب ثمّ ركعتي الطواف ثمّ سنّة المغرب

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج3، 585)

303...(فصل في مكروهاته۔۔۔والجمع بين أسبوعين أو أكثر من غير صلاة بينهما إلّا في وقت كراهة الصلاة) لأنّه لا كراهة حينئذ بالجمع شفعاً ووتراً إتفاقاً لكن يؤخّر ركعتي الطواف إلى وقت مباح

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی مکروهات الطواف، ص 233-234، ملتقطاً)

• سنت است موالات بین فراغ از طواف و بین الرکعتین پس تاخیر کردن آن ها از طواف مکروه باشد مگر آنکه وقت کراهت نماز باشد (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب سوم، فصل سوم، ص 37)

واجب نمبر:25

طوافِ رخصت کی ادائیگی

مختصر تشریح

حاجی حج وغیرہ سے فارغ ہو کر جب وطن واپس ہونے لگے تو آخر میں بیتُ اللہ کا طواف کرے اس طواف کے کئی نام ہیں: طوافِ رُخصت، طوافِ وَداع اور طوافِ صَدْر۔ اس طواف میں نہ تو احرام ضروری ہے نہ ہی اس طواف میں رَمَل ہوتا ہے اور نہ ہی اس طواف کے بعد سعی کرنا ہے۔

طوافِ رخصت کس پر واجب ہے؟

طوافِ رخصت ان حاجیوں پر واجب ہے جو میقات کے باہر سے حج کے لئے آئے ہوں۔[304] ہاں وقتِ رخصت اگر عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔[305] جس نے صرف عمرہ کیا ہے یا حاجی مکۂ مکرمہ یا اندرونِ میقات کا رہائشی ہے تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔[306]

میقات کے باہر سے آنے والے نے اگر مکۂ مکرمہ میں یا مکۂ مکرمہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کر لیا کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک

304...(وهو)أي:طواف الصدر(واجب)أي:على الآفاقي
(شرح لباب المناسک، باب أنواع الأطوفة وأحكامها، ص202)

305... طواف الصدر واجب على الحاج إذا أراد الخروج من مكة۔۔۔ولا يجب على الحائض والنفساء (فتاوى هندية، كتاب المناسک، الباب الخامس، ج1، ص234، ملتقطاً)

306...(ولا يجب على المعتمر)أي:ولو كان آفاقياً(ولا على أهل مكّة والحرم والحلّ والمواقيت)
(شرح لباب المناسک، باب طواف الصدر، ص355، ملتقطاً)

یہ نیت کرلی تو اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اگر بارہویں کے بعد نیت کی تو واجب ہے اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادے کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہو گا۔[307]

طوافِ رخصت کا وقت

طوافِ رخصت کا اصل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے یعنی طوافِ زیارت کے بعد جو طواف کیا جائے خواہ کسی بھی نیت سے کیا ہو وہ طوافِ رخصت ہی شمار ہو گا۔[308]

307... ولو نوى الآفاقي الإقامة بمكة أبدا بأن توطن بها واتخذها دارا فهذا لا يخلو من أحد وجهين: إمّا إن نوى الإقامة بها قبل أن يحل النفر الأول وإما إن نوى بعد ما حل النفر الأول فإن نوى الإقامة قبل أن يحل النفر الأول سقط عنه طواف الصدر أي: لا يجب عليه بالإجماع وإن نوى بعد ما حل النفر الأوّل لا يسقط وعليه طواف الصدر في قول أبي حنيفة۔۔۔ووجه قول أبي حنيفة أنّه إذا حل له النفر فقد وجب عليه الطواف لدخول وقته إلاّ أنّه مرتب على طواف الزيارة كالوتر مع العشاء فنية الإقامة بعد ذلك لا تعمل كما إذا نوى الإقامة بعد خروج وقت الصلاة (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وامّا شرائطه، ج2،ص333)

• (لا يسقط) هذا الطواف (عنه) أي: عن الحاج الآفاقي (هذا الطواف بنية الإقامة) سواء بعد النفر الأول أو قبله (ولو سنين) أي: ولو كانت مدة الإقامة سنين كثيرة (ويسقط بنية الاستيطان) وهو جعل المكان وطناً واتخاذه داراً لا يريد الخروج عنه بلا عود (بمكة أو بما حولها) أي: من أماكن الحرم أو الحل فيما دون الميقات (إن نواه) أي: الاستيطان (قبل حل النفر الأول) أي: قبل أن يحل الخروج من منى وهو اليوم الثاني من أيام التشريق بعد الزوال، وهذا بالاتفاق (ولو نواه بعده لا يسقط) أي: عنه في قول أبي حنيفة ومحمد، وقال أبو يوسف: يسقط عنه في الحالين، إلا إذ شرع فيه (وإن نوى) أي: الاستيطان (قبل النفر، ثمّ بدا له الخروج) أي: ظهر له في رأيه الخروج للسفر أو عدم الاستيطان (لم يجب) أي: طواف الصدر حينئذ (كالمكي إذا خرج) أي: أراد الخروج (لا يجب عليه) أي: طواف الصدر (شرح لباب المناسك، باب طواف الصدر، ص356)

308... (وأمّا وقته فأوّله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافاً) أي: أيّ طواف كان (يكون=

البتہ اس کا مستحب وقت تب ہے جب حاجی مکۂ مکرمہ سے روانہ ہو رہا ہو۔[309]

طوافِ رخصت ترک کر دیا تو کیا احکام ہوں گے؟

❶ جب تک مکۂ مکرمہ میں ہے اس وقت تک طوافِ رخصت چھوڑنا نہیں کہلائے گا لہٰذا طوافِ رخصت ادا کرنا ہی لازم ہو گا اس کے بجائے دَم دینا کافی نہیں ہو گا۔ اگر مکۂ مکرمہ سے باہر نکل گیا تو طوافِ رخصت چھوڑنا کہلائے گا[310] اس صورت میں جب تک میقات سے تجاوز نہ کیا ہو واپس آکر طوافِ رخصت ادا کرنا واجب ہے احرام باندھنے کی حاجت نہیں۔ البتہ اگر واپس نہ لوٹا بلکہ دَم دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

=عن الصدر) أي: يقع عنه سواء نواهٗ أم لا (ولو في يوم النحر)

(شرح لباب المناسک، باب طواف الصدر، ص 355)

• طوافِ رُخصت میں نفسِ طواف کی نیت ضرور ہے، واجب ورُخصت نیت میں ہونے کی حاجت نہیں، یہاں تک کہ اگر بہ نیتِ نفل کیا واجب ادا ہو گیا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، مِنٰی کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال، ج 1، ص 1152)

309... (ويستحبّ أن يجعله) أي: طواف الصدر (آخر طوافه عند السفر) أي: واقعاً عند العزم على خروجه وإرادة مباشرة سفره۔۔۔ففي البدائع عن أبي حنيفة أنّه قال: ينبغي للانسان إذا أراد السفر أن يطوف طواف الصدر حين يريد أن ينفر أي: من مكّة وهذا بيان وقت المستحبّ لا بيان أصل الوقت

(شرح لباب المناسک، باب طواف الصدر، ص 356، ملتقطاً)

310... (مادام في مكة يؤمر بأن يطوفه) وفيه أنّه مادام بمكة لا يصدق عليه أنّه تركه ولعلّه أراد أنّه مالم يفارق جدران مكة

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الجناية في طواف الصدر، ص 496-497)

• (ولا يتحقّق الترك إلّا بالخروج من مكة) يعني: فلو أراق دماً لتركه قبل خروجه من مكة فإنّه لا يجزيه (طوالع الأنوار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج 4، ص 203)

❷ اگر میقات سے باہر نکل گیا تو بھی طوافِ رخصت ادا کرنے کے لئے واپس آنے کا اختیار ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دَم دے دے کہ اس میں فُقراء کا فائدہ بھی ہے اور حاجی کو مشقت سے بچانا بھی اور اگر واپس آنا چاہے اور فوری واپس آنا ہے تو عمرے کا احرام باندھ کر واپس آئے اور مَناسکِ عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے۔ اس صورت میں دَم ساقط ہو جائے گا۔ (311)

❸ اگر کسی نے مکمل طوافِ رخصت یا اس کے اکثر پھیرے چھوڑ دیئے تو اس پر ایک دَم واجب ہو گا اور اگر تین یا اس سے کم پھیرے چھوڑے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقۂ فطر دینا لازم ہو گا۔ (312)

311... (ومن خرج ولم يطفه) أي: طواف الصدر (يجب عليه العود بلا إحرام) أي: لأنّه لا يشترط وقوعه حال الإحرام من أصله فيطوفه (ما لم يجاوز الميقات) قيد لقوله: يجب لا لقوله: بلا إحرام ولذا قال (فإن جاوزه لم يجب الرجوع ويجب الدم) أي: دفعاً للحرج عنه مع النفع للمساكين به لما سيأتي (وإن عاد) أي: ولو بقصد طواف الصدر وإسقاط الدم عنه (فعليه الاحرام بعمرة أو حجّ) أي: لا لكون طواف الصدر حينئذ لا يصحّ بلا إحرام لما سبق بل لأجل أنّ كلّ من أراد دخول الحرم يجب عليه الإحرام بأحد النسكين (فإن رجع) أي: بالإحرام (بدأ بطواف العمرة) لكونه الأقوى (ثمّ بالصدر) كما في البدائع وغيره (ولا شيء عليه) أي: من الدم والصدقة لسقوط ما وجب عليه بالعود (بالتأخير) أي: عن زمانه

(شرح لباب المناسک، باب طواف الصدر، فصل في احکام الخروج من مکة قبل طواف الوداع، ص356-357)

• فلو نفر ولم يطف وجب عليه الرجوع ليطوف ما لم يجاوز الميقات فيخيّر بين إراقة الدم والرجوع بإحرام جديد بعمرة مبتدئاً بطوافها ثمّ بالصدر ولا شيء عليه لتأخيره والأوّل أولى تيسيراً عليه ونفعاً للفقراء (ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، ج3، ص622)

312... (من ترك طواف الصدر كلّه أو أكثره فعليه شاة) أي: لترك الواجب ـــ (وإن ترك=

4 طوافِ زیارت سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بھی کر لیا لیکن قافلے نے مزید کئی دن مکۂ مکرمہ میں ٹھہرنا ہے اس کے بعد روانہ ہونا ہے۔ ایسی صورت میں مستحب یہ ہے کہ قافلے کی روانگی سے پہلے بھی طواف کر لے تاکہ آخری کام طواف کرنا ہی ہو۔[313]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف و شدّت پر میری اُمت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔ (مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ...الخ، ص549، حدیث:3347)

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے راوی کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل المدینۃ، ج5، ص483، حدیث:3943)

=ثلاثۃ أشواط منہ فعلیہ لکلّ شوط صدقۃ)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعہا، فصل فی الجنایۃ فی طواف الصدر، ص496-497، ملتقطاً)

313...عن أبي حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی أنّہ لو طاف ثمّ أقام إلی العشاء فأحبّ إليّ أن یطوف طوافاً آخر لکون تودیع البیت آخر عہدہ عن مورده (فتاوی ہندیۃ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج1، ص234)

واجب نمبر:26

وقوفِ عرفہ کے بعد سے طوافِ زیارت تک بیوی سے مباشرت نہ کرنا

مختصر تشریح

حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کے بعد بیوی سے بوس و کنار اور صحبت کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ بوس و کنار اور شہوت کے تعلق سے ممنوعات کے ارتکاب پر دَم لازم آتا ہے[314] عمرے کے احرام کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ حج کے احرام میں خاص صحبت کرنا چار مختلف مراحل پر الگ الگ خرابیاں پیدا کرتا ہے۔

پہلی خرابی

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے مثلاً بیوی سے ملاپ کیا تو حج ہی فاسد ہو جائے گا۔[315] حج فاسد ہونے پر جو مزید احکام پیدا ہوں گے وہ آگے آرہے ہیں۔

314... أنّ دواعي الجماع كالمعانقة والمباشرة الفاحشة والجماع فيما دون الفرج والتقبيل واللمس بشهوة موجبة للدم۔۔۔۔ورجّحه في البحر بأنّ الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقاً فيجب الدم مطلقاً (ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص667، ملتقطاً)

- شہوت کے ساتھ بوس و کنار و مساس میں دَم ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔

(فتاوی رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج10، ص760)

- مباشرتِ فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مَس کرنے میں دَم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1172-1173)

315...(ومفسده) وهو الجماع قبل الوقوف

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج وواجباته وسننه...إلخ، فصل في مكروهات الحج، ص108)

دوسری خرابی

اگر وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر سے پہلے جماع پایا گیا تو چونکہ حالتِ احرام باقی ہے اور طوافِ زیارت بھی نہیں کیا لہٰذا اس بنا پر جماع کرنے کی وجہ سے بدنہ یعنی بڑے جانور اونٹ یا گائے وغیرہ کی قربانی بطورِ جنایت لازمی ہو گی۔

تیسری خرابی

اگر کسی نے احرام کھول دیا یعنی حج کے بعد حلق و تقصیر سے فارغ ہو گیا تو احرام کی تمام پابندیاں تو اس پر ختم ہو گئیں لیکن احرام کی ایک پابندی اس پر باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر حلال نہیں ہوا یہ اسی وقت حلال ہو گا جب طوافِ زیارت کرنا پایا جائے۔ طوافِ زیارت ساری عمر نہ کیا تو ساری عمر یہ حُرمت باقی رہے گی اور کوئی بھی ایسا عمل یا کفارہ نہیں جو اس حرمت کو ختم کر دے۔ لہٰذا حلق و تقصیر ہونے یعنی احرام کھولنے کے بعد لیکن طوافِ زیارت سے قبل بیوی سے صحبت حلال نہیں۔ یونہی عورت حج پر تھی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو شوہر اس پر حلال نہیں۔

طوافِ زیارت نہ کرنے پر جُزوی طور پر احرام باقی رہنے کا حکم اس بات سے سمجھئے کہ میقات کے باہر سے مکۂ مکرمہ آنے والوں کے لئے احرام کی حالت میں آنا لازم ہے لیکن جس نے طوافِ زیارت نہ کیا ہو وہ چونکہ حالتِ احرام سے باہر ہی نہیں ہوا لہٰذا وہ طوافِ زیارت کرنے کے لئے جب آئے گا تو دوبارہ احرام کی حالت اختیار نہیں کرے گا کہ وہ تو پہلے ہی جزوی طور پر حالتِ احرام میں ہے۔(316)

316... وأما حكمه إذا فات عن أيام النحر فهو أنه لا يسقط بل يجب أن يأتي به لأنّ سائر الأوقات=

چوتھی خرابی

اگر طوافِ زیارت کر لیا تھا لیکن حالتِ احرام باقی تھی یعنی حلق و تقصیر نہیں کیا تھا تب بھی بیوی سے صحبت حلال نہیں لہٰذا اخلاف ورزی پر دَم لازم ہو گا۔

واضح رہے کہ چاروں ہی صورتوں میں کفاروں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زیرِ بحث مسئلے میں چار طرح کے مسائل ہیں:

1. وقوفِ عرفہ سے پہلے صحبت کرنا
2. وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق یا تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے صحبت کرنا
3. وقوفِ عرفہ اور احرام کھول دینے یعنی حلق و تقصیر کے بعد لیکن طوافِ زیارت سے پہلے صحبت کرنا
4. وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت کے بعد لیکن حلق یا تقصیر سے پہلے صحبت کرنا

ان چاروں صورتوں کے فِقہی احکام ملاحظہ ہوں:

وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع سے حج فاسد ہونے کی صورتیں

1. حجِ اِفراد یا تمتّع والے نے حج کے احرام میں وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد

=وقته۔۔۔۔ثم إن كان بمكة يأتي به بإحرامه الأوّل لأنه قائم إذ التحلل بالطواف ولم يوجد وعليه لتأخيره عن أيام النحر دم عند أبي حنيفة وإن كان رجع إلى أهله فعليه أن يرجع إلى مكة بإحرامه الأوّل ولا يحتاج إلى إحرام جديد وهو محرم عن النساء إلى أن يعود فيطوف وعليه للتأخير دم عند أبي حنيفة ولا يجزئ۔۔۔عنها البدل ولا يقوم غيرها مقامها بل يجب الإتيان بعينها كالوقوف بعرفة

(بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأمّا حكمه إذا فات، ج2، ص316، ملتقطاً)

ہو گیا۔[317] اسے بقیہ افعال صحیح حج کے افعال کی طرح پورے کرنے ہوں گے پھر اگلے سال اس حج کی قضاء کرے گا اور ایک دَم بھی دینا ہو گا۔ اگر بیوی بھی احرام میں تھی اور یہی موقع تھا یعنی وقوفِ عرفہ سے پہلے تھا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔[318] حجِ افراد والے پر تو قربانی واجب نہیں ہوتی مذکورہ صورت میں حج فاسد ہونے پر اب تمتّع والے پر بھی قربانی ساقط ہو گئی۔[319]

2 حجِ قران والے نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ دونوں سے پہلے جماع کر لیا تو عمرہ اور حج دونوں فاسد ہو گئے۔ اب قارن کی طرح یعنی وقوف سے پہلے پہلے عمرہ ادا کرے اور صحیح حج کی طرح افعالِ حج ادا کرے۔ نیز اس پر نئے سرے سے ایک عمرہ اور ایک حج کی ادائیگی بطورِ قضاء لازم ہو گئی۔ مذکورہ صورت میں مرد پر دو دَم لازم ہیں اور اگر عورت نے قِران کی نیت کی تھی تو اس پر بھی دو دَم لازم ہوں گے۔ قارِن کا حج فاسد ہونے پر اس پر جو

317...إذا كان مفرداً بحجة وجامع امرأته قبل وقوفه بعرفة وهما محرمان فسدت حجتهما
(فتاوی هندية، كتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الرابع، ج1، ص244)

318... (فإذا جامع في أحد السبيلين قبل الوقوف) أي: بعرفة (فسد حجّه وعليه شاة ويمضي في حجّه) أي: في بقيّة أفعاله من الرمي والحلق والطواف ونحو ذلک (حتماً) أي: وجوباً (فيفعل جميع مايفعله في الحجّ الصحيح۔۔۔وعليه قضاء الحجّ من قابل)

(شرح لبابِ المناسک، بابِ الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل: فساد الحج بالجماع قبل الوقوف، ص479، ملتقطاً)

319...وإن كان متمتعاً فإن لم يسق الهدى مع نفسه فالجواب فيه كالجواب في المفرد بالحج والمفرد بالعمرة وإن ساق الهدى مع نفسه فهو والقارن سواء في بعض الأحكام وهو سقوط دم المتعة متى جامع قبل الطواف لعمرته أو قبل الوقوف بعرفة ولزوم الدمين متى جامع بعد الوقوف بعرفة هكذا في المحيط (فتاوی هندية، كتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الرابع، ج1، ص245)

حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔[320]

❸ اگر حجِ قران والے نے طوافِ عمرہ کرنے کے بعد اور وقوفِ عرفہ کرنے سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اور اس پر صرف حج کی قضاء لازم ہو گی۔ مرد پر دو دَم لازم ہیں اور اگر عورت نے بھی قران کی نیت کی تھی تو اس پر بھی دو دَم لازم ہوں گے۔ اس پر جو حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔[321]

❹ اگر حجِ افراد یا تمتع والے نے حج کے احرام میں وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا، پھر دوبارہ جماع کیا تو اس صورت میں حج تو پہلے جماع سے ہی فاسد ہو گیا تھا۔ اگر دونوں جماع ایک ہی مجلس میں ہوئے تو ایک دَم لازم ہو گا۔ اگر مختلف مجالس میں ہوئے تو ہر مجلس کا علیحدہ دَم لازم ہو گا۔ اور اگر دوسرا جماع احرام توڑنے کی نیت سے تھا تو جتنے بھی جماع کئے اگرچہ متعدّد مجالس میں کئے ہوں صرف ایک ہی دَم لازم ہو گا۔[322]

320... (وإن كان المفسد قارناً) ففيه تفصيل (فإن جامع قبل الوقوف وقبل طواف العمرة) أي: أكثره (فسد حجّه وعمرته) أي: كلاهما (وعليه المضيّ فيهما وعليه شاتان) أي: للجناية على إحرامهما (وقضاؤهما وسقط عنه دم القران) أي: الموضوع للشكر فإنه إنما يكون على العبادة الصالحة لا الفاسدة (شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 479)

321... (وإن كان المفسد قارناً...إن جامع بعد ما طاف لعمرته كلّه أو أكثره فسد حجّه دون عمرته لأداء ركنها قبل الجماع (وسقط عنه دم القران) لفساد حجّه الذي باجتماعه معها كان قراناً (وعليه دمان) أي: لجنايته المتكرّرة حكماً (دم لفساد الحج) أي: للجماع قبل الوقوف المؤدّى إلى فساد الحج (ودم للجماع في إحرام العمرة) لعدم تحلّله عنها (وعليه قضاء الحجّ فقط) أي: لصحّة عمرته (شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 479-480، ملتقطاً)

322... (ولو جامع مراراً قبل الوقوف في مجلس واحد مع امرأة واحدة أو نسوة فعليه دم) أي: واحد=

5 قارن نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا اور پھر اس کے بعد دوبارہ جماع کیا اس صورت میں حج و عمرہ پہلے جماع سے ہی فاسد ہو گئے۔ اگر دونوں جماع ایک ہی مجلس میں ہوں تو صرف دو دَم لازم ہونگے، اور اگر مختلف مجالس میں ہوں تو ہر مجلس کے لیے علیحدہ علیحدہ دو دَم لازم ہونگے۔ہاں اگر دوسرا جماع احرام توڑنے کی نیت سے کیا تو جتنے بھی جماع کئے اگرچہ متعدّد مجالس میں کئے ہوں صرف دو دَم لازم ہونگے۔ (323)

6 واضح رہے کہ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کرنے کی وجہ سے حج کا احرام ختم نہیں ہوتا بلکہ وہ بدستور مُحرِم ہی ہے لہٰذا جو چیزیں مُحرِم کے لئے ناجائز ہیں وہ اس کے لئے اب بھی ناجائز ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر وہی احکام ہیں جو جماع کرنے سے پہلے تھے۔ (324)

=(وإن اختلفت المجالس) أي: مع واحدة أو مع جماعة (يلزمه لكلّ مجلس) ولو تعدّد فيه الجماع (دم على حدة) أي: عندهما۔۔۔(ولو جامع في مجلس آخر ونوى به رفض الفاسدة، فعليه دم واحد) أي: في قولهم جميعاً، كماذكره في البدائع والفتح وغيرهما، ولا شيء عليه بالجماع الثاني، على ما في قاضيخان وخزانة الأكمل (وكذا لو تعدّد الجماع) أي: بعد الأوّل (بقصد الرفض، فيه دم واحد) كمافي الفتح (ولو في مجالس أو مع نسوة)

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في تعدد الجماع قبل الوقوف، ص480-481، ملتقطاً)

• وقوفِ عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دَم واجب ہے اور دو مختلف مجلسوں میں تو دو دَم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دَم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدّد میں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1174)

323... كل ما على المفرد به دم بسبب جنايته على إحرامه فعلى القارن دمان

(تنویر الابصار، کتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص701-702)

324...(ويجتنب مايُجتنب فيه) أي: من المحظورات جميعاً (وإن ارتكب محظوراً) أي: كالجماع=

عمرے کے احرام میں جماع کرنے کی صورتیں

❶ اگر کسی نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور طوافِ عمرہ کے چار پھیروں سے پہلے جماع کر لیا تو اس صورت میں عمرہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر دَم دینا اور اس عمرے کی قضا کرنا لازم ہے۔(325) ایسا عمرے والا عمرے کے افعال کو موجودہ احرام میں صحیح عمرے کی طرح پورے کرے گا پھر نیا احرام باندھ کر اس کی قضاء کرے گا۔

❷ اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہو گا مگر دَم لازم ہو گا۔(326)

وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن طوافِ زیارت یا حلق و تقصیر سے قبل جماع کی صورتیں

وقوفِ عرفہ کے بعد جماع کی تین صورتیں ہیں:

❶ حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے

=ثانیاً وسائر الجنایات (فعلیه ما علی الصحیح) أي: من الجزاء من غیر تفاوت

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل: فساد الحج بالجماع قبل الوقوف، ص479)

325...وطؤه (في عمرته قبل طوافه أربعة مفسد لها فمضی وذبح وقضی) وجوباً

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص676)

• عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا، دم دے اور عمرہ کی قضا (کرے)۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1174)

326...(و) وطؤه (بعد أربعة ذبح ولم یفسد)

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص676)

• عمرہ میں۔۔۔چار پھیروں کے بعد (جماع) کیا تو دم دے، عمرہ صحیح ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1174، ملتقطاً)

❷ حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے

❸ طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے۔ اس مقام پر حلق و تقصیر سے پہلے جو کہا گیا ہے دوسرے لفظوں میں اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ احرام کھولنے سے پہلے کیونکہ احرام حلق یا تقصیر پر ہی ختم ہوتا ہے۔

حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا

❶ حجِ افراد یا تمتّع والے نے وقوفِ عرفہ پائے جانے کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اس پر کفارے میں ایک بدنہ لازم ہے۔(327)

❷ حجِ افراد یا تمتّع والے نے وقوفِ عرفہ پائے جانے کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے ایک سے زائد بار جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اگر دونوں جماع ایک مجلس میں کئے تو صرف ایک بَدَنَہ اور علیحدہ مجلس میں کئے تو ایک بدنہ اور ایک دَم لازم ہو گا۔ عورت اگر احرام میں تھی تو اس کو بھی یہی کفارے دینے ہوں گے۔ واضح رہے کہ بدنہ کے ساتھ مزید دَم کا حکم تب ہے جب دوسری مرتبہ

327... (وإن جامع بعد الوقوف بعرفة) أي: ولو ساعة (قبل الحلق) أي: و لو حال الوقوف (و قبل طواف الزيارة كلّه أو أكثره) أي: بأن طاف منه ثلاثة أشواط (لم يفسد حجّه) أي: لأدائه الركن الأعظم الذى لا يفوت إلّا بفوته، وهو الوقوف، لقوله صلى الله عليه وسلم: الحج عرفة (و عليه بدنة) أي: لجماعه قبل الحلق، لأنّه لمّا سومح له في أمر الفساد عُظِّم له في أمر الجناية تأكيداً للمحافظة (شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص 481)

جماع، احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے نہ کیا ہو۔ اگر دوسری بار جماع احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے کیا تو پھر ایک ہی کفارہ یعنی بدنہ ہو گا خواہ مختلف مجلسوں میں کیا ہو یا ایک مجلس میں۔ (328)

❸ حجِ قران والے نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ ایسی صورت میں مرد پر حج کے احرام کی بنا پر ایک بدنہ اور عمرے کے احرام کی بنا پر ایک دَم لازم ہو گیا۔ اگر عورت بھی حجِ قران کر رہی تھی اور طوافِ عمرہ و وقوفِ عرفہ کر چکی تھی تو اس پر بھی ایک بدنہ اور ایک دَم لازم ہے۔ (329)

328... (ولو جامع قبل الحلق والطواف ثم جامع ثانياً بلا قصد الرفض) أي: بلا نية رفض الإحرام ففيه تفصيل أي: بالجماع الثاني (فإن كان) أي: الجماع المتكرّر (في مجلس) أي: واحد (فعليه بدنة واحدة وإن كان في مجلسين فعليه للأوّل بدنة وللثاني شاة) أي: عندهما وأمّا إن قصد بالثاني رفض الإحرام أو قصد الإحلال فعليه كفارة واحدة في قولهم جميعاً سواء كان في مجلس واحد أو مجالس مختلفة

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص482)

• وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1174)

329... (إن جامع [القارن] بعد طواف العمرة وبعد الوقوف قبل الحلق) أي: ولو بعرفة (لم يفسد الحج ولا العمرة) لإدراك ركنيهما (ولا يسقط عنه دم القران) أي: لصحّة أدائهما حيث أتى بأركانهما لكن عليه بدنة للحجّ وشاة للعمرة

(شرح لباب المناسک، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص480)

4 قارن نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے ایک سے زائد بار جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اگر دونوں جماع ایک مجلس میں کئے تو مرد پر حج کے احرام کی بنا پر ایک بَدَنہ اور عمرے کے احرام کی بنا پر ایک دَم لازم ہو گا اور علیحدہ مجلس میں کئے تو مزید ہر مجلس کے جماع پر دو دَم لازم ہوں گے۔ عورت اگر حجِ قران کررہی تھی اور موقع یہی تھا تو اس کو بھی یہی کفارے دینے ہوں گے۔ یاد رہے متعدد بار جماع کرنے کی صورت میں ہر بار کے جماع کے لیے الگ الگ کفارے کا حکم تب ہے جب دوسری مرتبہ جماع، احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے نہ کیا ہو۔ اگر دوسری بار جماع احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے کیا تو پھر ایک کفارہ یعنی ایک بدنہ اور ایک دَم ہی لازم ہو گا خواہ جماع مختلف مجلسوں میں کیا ہو یا ایک مجلس میں۔[330]

حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا

1 حجِ افراد یا تمتّع والے نے وقوفِ عرفہ اور حلق کے بعد لیکن طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن واجب ترک ہوا۔ مرد پر ایک دَم لازم ہو گا البتہ بدنہ دینا بہتر ہے۔ اگر عورت بھی حج کے احرام سے تھی اور موقع یہی تھا تو وہ بھی یہی کفارہ دے گی۔[331]

330... کلّ ما علی المفرد به دم بسبب جنایته علی إحرامه فعلی القارن دمان

(تنویر الابصار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص701-702)

331... یجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجنایة لوجود الحلّ الأوّل بالحلق ثمّ اعلم أنّ أصحاب المتون علی ما ذکره المصنّف من التفصیل فیما إذا جامع بعد الوقوف فإن کان قبل الحلق فالواجب بدنة وإن کان بعده فالواجب شاة ومشی جماعة من المشایخ کصاحب المبسوط=

2 قارن نے وقوفِ عرفہ اور حلق کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر دو دَم لازم ہیں اور اگر عورت نے بھی قِران کی نیت کی تھی اور موقع یہی تھا تو اس پر بھی دو دَم لازم ہوں گے۔[332]

طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق وتقصیر سے پہلے جماع پایا گیا

1 حجِ افراد یا تمتّع والے نے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر ایک دَم لازم ہو گا۔ اگر عورت احرام میں تھی تو اس پر بھی ایک دَم ہو گا۔[333]

=والبدائع والإسبيجابي على وجوب البدنة مطلقاً (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص29)

• (وبعد الحلق قبل الطواف شاة لخفّة الجناية) أي: لوجود الحلّ الأوّل بالحلق في حق غير النساء (در مختار مع ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ج3، ص675)

• وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق وطواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دَم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1173)

332... القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحج، وشاة للعمرة، وبعد الحلق قبل الطواف شاتان (تبيين الحقائق، كتاب الحج، باب التمتع، ج2، ص344)

• فإنّ القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحجّ وشاة للعمرة وبعد الحلق قبل الطواف شاتان (فتح القدير، كتاب الحج، باب التمتع، ج2، ص427)

• القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحج وشاة للعمرة وبعد الحلق قبل الطواف شاتان كما في فتح القدير (حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، باب القران والتمتع، الجزء الأول، ص237)

333... ولو جامع بعد طواف الزيارة كله أو أكثره قبل الحلق فعليه شاة (لباب المناسك، باب الجنايات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص482)

2 قارن نے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر دو دَم لازم ہیں۔ اگر عورت بھی حجِ قران کر رہی تھی اور موقع یہی تھا تو اس پر بھی دو دَم لازم ہوں گے۔[334]

وقوفِ عرفہ، حلق اور طوافِ زیارت کے بعد لیکن سعی سے پہلے جماع پایا گیا

کسی قسم کے حاجی خواہ قارِن نے وقوفِ عرفہ، حلق اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حج کی سعی سے پہلے جماع کیا تو مرد و عورت دونوں پر کچھ لازم نہیں ہوگا[335] کہ حلق و تقصیر سے بیوی کے حلال ہونے کے سوا تمام پابندیاں ختم ہو گئیں اور جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب بیوی بھی حلال ہو گئی۔ سعی کے باقی ہونے سے کوئی فرق نہ پڑا کہ احرام کی پابندیاں مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں۔

334... (ولو طاف القارن) أي: طواف الزيارة (قبل الحلق ثمّ جامع فعليه شاتان) بناء على وقوع الجناية على إحرامیه لعدم تحلّل الأوّل المرتّب علیه تحلّل الثاني

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص480)

335... (ولو جامع بعد الطواف والحلق لا شيء علیه) أي: ولو قبل السعي

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص482)

وقوفِ عرفہ سے پہلے بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک نظر میں

	جماع کب پایا گیا؟	صورت کا حکم	کفارہ کیا ہو گا؟
1	حجِ افراد یا تمتع والے کا جماع وقوفِ عرفہ سے پہلے پایا گیا	حج فاسد ہو گیا۔ احرام کو باقی رکھتے ہوئے تمام افعال صحیح حج کی طرح ادا کرے اور آئندہ سال اس کی قضاء کرے	دَم لازم ہو گا
2	قارن کا جماع وقوفِ عرفہ اور طوافِ عمرہ سے پہلے پایا گیا	عمرہ اور حج دونوں فاسد ہو گئے۔ اب وقوفِ عرفہ سے پہلے قارن کی طرح صحیح عمرے کی طرح عمرے کے افعال اور صحیح حج کی طرح حج کے افعال یعنی وقوفِ عرفہ، وقوفِ مُزدَلفہ، رمی وغیرہ کی ادائیگی کرے۔ اس پر ایک عمرہ اور ایک حج کی قضاء لازم ہو گئ	دو دَم لازم ہیں
3	قارن کا جماع وقوفِ عرفہ سے پہلے لیکن عمرے کے طواف کے بعد پایا گیا	حج فاسد ہو گیا۔ احرام باقی رکھتے ہوئے افعالِ حج ادا کرے۔ اس پر صرف حج کی قضاء لازم ہو گی	دو دَم لازم ہوں گے

وقوفِ عرفہ کے بعد بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک نظر میں

	جماع کب پایا گیا؟	صورت کا حکم	غیرِ قارن کے لئے کفارہ	قارن کے لئے کفارہ
1	حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا	حالتِ احرام کی بڑی پابندی کی خلاف ورزی پائی گئی	بدنہ دینا ہو گا	ایک بدنہ اور ایک دَم دینا ہو گا
2	حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا	احرام کی ایک پابندی یعنی بیوی کا حلال نہ ہونا باقی تھی	دَم لازم ہو گا البتہ بَدَنہ دینا بہتر ہے	دو دَم لازم ہوں گے
3	حلق و تقصیر سے پہلے مگر طوافِ زیارت کے بعد جماع پایا گیا	احرام ہی نہیں کھلا تھا لہٰذا اس کی عمومی پابندیاں برقرار تھیں	ایک دَم دینا ہو گا	دو دَم دینا ہوں گے
4	حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت کے بعد مگر سعی سے پہلے جماع پایا گیا	احرام کی پابندیاں مکمل طور پر ختم ہو چکیں کسی غلطی کا ارتکاب نہیں پایا گیا	کوئی کفارہ لازم نہیں	کوئی کفارہ لازم نہیں

واجب نمبر: 27

احرام کے ممنوعات سے بچنا

مختصر تشریح

احرام کے ممنوعات کئی طرح کے ہیں۔ جو ممنوعات حرام ہیں ان سے بچنا فرض ہے اور جو ممنوعات مکروہِ تحریمی ہیں ان سے بچنا واجب ہے۔[336] احرام کے جو ممنوعات مکروہِ تنزیہی ہیں ان سے بچنے کی تاکید ہے۔

احرام کیا ہوتا ہے

صرف حج کی نیت کرنا یا صرف عمرے کی نیت کرنا یا حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرنا احرام میں داخل ہونا کہلاتا ہے۔ نیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تَلْبِیَہ بھی پڑھا جائے یا کم از کم جو کلمات تلبیہ کے قائم مقام ہیں وہ پڑھے جائیں۔ جب نیت پائی گئی تو اب حالتِ احرام شروع ہو گئی اور احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرنا لازم ہو گیا۔

عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید احرام کی چادر پہننے کو حالتِ احرام کہتے ہیں اسی لئے وہ چادر تبدیل کرنے پر بھی سوچ و بچار میں پڑتے ہیں کہ کہیں احرام نہ کھل جائے۔ یہ غلط فہمی مسائل کا اِدراک نہ ہونے کی بنا پر ہے۔ حالتِ احرام دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس کا دار و مدار نیت اور تلبیہ کہنے پر ہے۔

احرام کی نیت کہاں سے شروع کرنا چاہیے اور کہاں سے نہیں، اس کے اپنے اصول و ضوابط ہیں اور خلاف ورزی کے تفصیلی احکام بھی ہیں جن کی تفصیل پہلے واجب میں گزری۔

336... إنّ الاجتناب من المحرمات فرض، وإنّما الواجب هو الاجتناب من المكروهات التحريمية

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج وواجباته وسننه... إلخ، فصل في واجبات الحج، ص 101)

لیکن جو شخص جہاں سے بھی احرام کی نیت کرتے ہوئے حالتِ احرام میں داخل ہو گا اس کا یہ نیت کرنا لغو نہیں کہلائے گا بلکہ حالتِ احرام شروع ہو جائے گی۔ حالتِ احرام شروع ہوتے ہی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں اسی بنا پر اس کیفیت کو "حالتِ احرام" کہتے ہیں کہ بہت سارے حلال کام اس حالت میں حرام ہو جاتے ہیں۔ مرد کے لئے بغیر سلا لباس یا احرام کی چادر تو ان پابندیوں میں سے ایک پابندی ہے صرف چادر کا نام حالتِ احرام نہیں ہے۔

احرام کے ممنوعات کیا ہیں

احرام کے ممنوعات سات قسم کے ہیں۔ ان ممنوعات کی تفصیل اردو میں لکھی گئی فقہِ حنفی کی عظیم کتاب "بہارِ شریعت" میں جامع انداز میں موجود ہے۔ یہاں صرف ان سات باتوں کی فہرست بیان کی جارہی ہے جو احرام کے ممنوعات کے مرکزی عنوان ہیں۔

احرام سے متعلق سات قسم کی پابندیاں

1. شکار اور اس کے متعلقات کے حوالے سے پابندیاں
2. بالوں سے متعلق پابندیاں
3. ناخن سے متعلق پابندیاں
4. لباس سے متعلق پابندیاں
5. خوشبو سے متعلق پابندیاں
6. زینت سے متعلق پابندیاں
7. بیوی سے صحبت اور اس کے متعلقات کے حوالے سے پابندیاں (337)

337... مُحَرَّمُ الْإِحْرَامِ یَا مَنْ یَدْرِي ... إِزَالَةُ الشَّعْرِ وَقَصُّ الظُّفُرِ
وَاللُّبْسُ وَالْوَطْءُ مَعَ الدَّوَاعِي ... وَالطِّيبُ وَالدُّهْنُ وَصَيْدُ الْبَرِّ

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص650)

ذیل میں دیئے گئے چارٹ سے اس فہرست کو سمجھا جا سکتا ہے
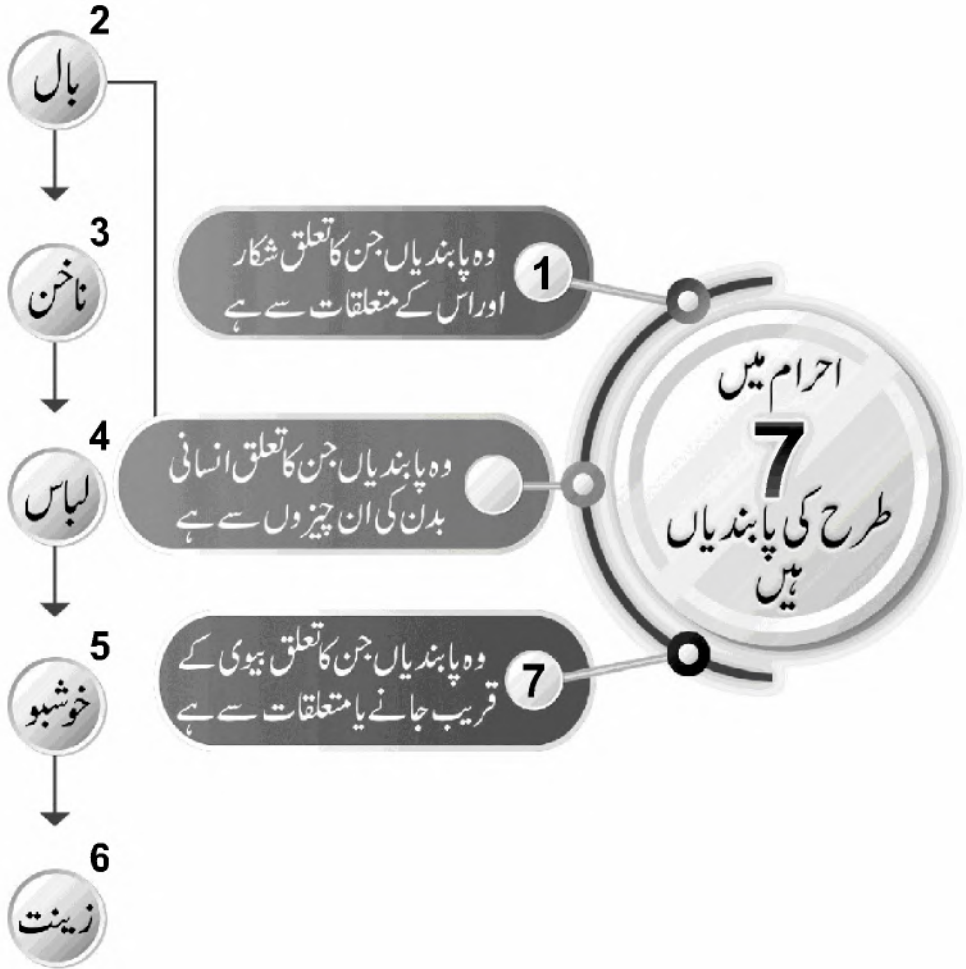
جِنایت کسے کہتے ہیں

جِنایت دراصل جُرم یا غلطی کرنے کو کہتے ہیں اور حج و عمرہ میں ہونے والی غلطیوں پر مختلف طرح کے کفارے مقرر کیے گئے ہیں۔ واجبات چھوڑنے کا معاملہ ہو یا احرام کی پابندیاں ترک کرنے کا موقع، اس کے نتیجے میں مختلف طرح کے کفارے حسبِ موقع مقرر ہیں۔

حج کے باب میں کفارے پانچ قسم کے ہیں

1. بدنہ:۔ بڑے جانور مثلاً اونٹ، گائے کو حَرَم میں قربان کرنا۔
2. دم:۔ چھوٹے جانور مثلاً بکرے، دنبے کو حَرَم میں قربان کرنا۔
3. ایک مٹھی اناج کا صدقہ:۔ بہتر یہ ہے کہ حرم میں ہو ورنہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں ہو سکتا ہے۔
4. صدقۂ فطر کی مقدار صدقہ:۔ بہتر یہ ہے کہ حرم میں ہو ورنہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں ہو سکتا ہے۔ صدقہ کا لفظ جب بھی بولا جائے زیادہ تر صدقۂ فطر کی مقدار کے برابر صدقہ ہی مراد ہوتا ہے۔
5. روزے رکھنا:۔ روزے رکھنے کے دو مواقع ہیں ایک حج کی قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والے کے لئے مخصوص تعداد اور طریقے کے مطابق روزے رکھنا ہے۔ دوسرا احرام کی پابندیوں میں جب خلاف ورزی غیر اختیاری طور پر کی جائے تو مخصوص تعداد میں روزے رکھنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

مجبوری کی حالت میں جنایت کے لازم آنے پر کیا تخفیف حاصل ہو گی

حج کے اکثر واجبات کے ترک پر ویسے تو دَم لازم آتا ہے لیکن کچھ واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر دَم لازم نہیں آتا۔ کچھ ایسے ہیں جن پر عمومی حالت میں تو دم لازم آتا ہے

لیکن عُذر کے پائے جانے پر دَم لازم نہیں آتا جیسے مکۂ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت عورت کا حالتِ ناپاکی میں ہونا طوافِ وَداع کے واجب کو ساقط کر دیتا ہے۔ حج کے واجبات میں ایک واجب یعنی قربانی پر استطاعت نہ ہونے پر روزے رکھنے کا حکم ہے۔ واجبات کے ترک پر کفاروں میں جو تَنَوُّع ہے اس پر تفصیلی مضمون کتاب کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ احرام کی پابندیوں پر عذر کی بنا پر کیا تخفیف حاصل ہوتی ہے اس کی تفصیل نیچے بیان ہو رہی ہے۔

احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

1. احرام والا شخص اگر جان بوجھ کر بلا عذر کسی ممنوع کا ارتکاب کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہٰذا اس صورت میں توبہ بھی واجب ہے کہ صرف کفارہ ادا کرنے سے پاک نہ ہو گا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر انجانے میں یا عذر کی وجہ سے جرم کیا تو صرف کفارہ دینا کافی ہے۔[338]

2. احرام کے ممنوعات پر صادر ہونے والے جرم میں کفارہ بہر حال لازمی ہے چاہے جرم کا ارتکاب یاد سے کیا ہو یا بھول چوک سے ہو گیا ہو، اس فعل کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، جرم خوشی سے کیا ہو یا مجبور ہو کر، سوتے میں کیا ہو یا جاگتے میں، نشے کی حالت میں کیا ہو یا بے ہوشی میں یا پھر ہوش میں، اس نے اپنے آپ جرم کا ارتکاب کیا ہو یا دوسرے کے حکم سے کیا ہو۔[339]

338... (المحرم إذا جنى عمداً بلا عذر يجب عليه الجزاء والإثم) أي: وتدارك إثمه وهو التوبة عن المعصية (وإن جنى بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم)

(شرح لباب المناسك، باب الجنايات وأنواعها، ص421-422، ملتقطا)

339... (ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنى عامداً أو خاطئاً) أي: مخطئاً (مبتدئاً أو عائداً ذاكراً أو ناسياً عالماً أو جاهلاً طائعاً أو مكرهاً نائماً أو منتبهاً سكران أو صاحياً مغمًى عليه أو مفيقاً معذوراً=

❸ یاد رہے کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارے سے پاک ہو جائیں، اس لئے کفارہ نہیں کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کئے جائیں اور کہیں کہ کفارہ دیدیں گے، کفارہ تو جب بھی دینا ہو گا لیکن جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنا انتہائی سخت اِقدام ہے۔(340)

❹ جہاں دَم کا حکم ہے وہ جُرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔(341)

❺ جرم کے غیر اختیاری ہونے پر چاہے تو دَم دے دے چاہے تو ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک کر لے۔

1۔ چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے

2۔ چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے

3۔ تین روزے رکھ لے۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کسی پر بھی عمل کرنے میں اختیار ہے کوئی بھی صورت اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔(342) مگر پہلی دونوں صورتوں میں افضل یہ ہے کہ

=أو غیره موسراً أو معسراً بمباشرته) أي: جنى بمباشرة نفسه (أو بمباشرة غيره وبأمره) أي: حال كون مباشرة غيره بأمره (أو بغيره) أي: بغير أمره

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، ص423، ملتقطاً)

340... ھکذا فی الفتاوی الرضویة، ج10، ص762

341... بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1162

342... إذا ارتكب محظور الإحرام لعذر من مرض قال الله تعالى: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ" والصيام ثلاثة أيام والصدقة على ستّة مساكين لكلّ مسكين=

مساکین حَرَم کے ہوں۔[343]

6 جرم غیر اختیاری میں دَم کی صورت میں مسکینوں کو صدقہ دیتے ہوئے اگر چھ صدقے ایک ہی دن ایک ہی مسکین کو دے دیئے تو یہ ایک ہی صدقہ شمار ہو گا[344] لہٰذا ضروری ہے کہ الگ الگ چھ مسکینوں کو دے۔ہاں اگر ایک مسکین کو چھ روز تک ہر روز ایک صدقہ دیا، یا ایک مسکین کو ہر روز صبح و شام دو وقت کھانا کھلایا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔[345]

=نصف صاع والنسک ھو الدم فیخیّر فی فعل أيّ من الثلاثة

(طوالع الأنوار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج4، ص175)

• قوله: (و جناية على إحرام) كأنّ لبس عمامته بعذر فإنه مخيّر بين الذبح وإطعام ستّة مساكين أو صيام ثلاثة أيام

(حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل في اسقاط الصلاة والصوم، ص437)

• اس میں اختیار ہو گا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج1، ص1162)

343... قال فی المحیط: والتصدّق علی فقراء مکۃ أفضل

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص24)

344... (أمّا لو دفعه) أي: طعام جمع من المساكين (إليه في يوم واحد) أي: إلى مسكين واحد (دفعة أو دفعات) أي: في يوم واحد (فلا يجوز إلّا عن واحد) أي: بدلاً عن طعام واحد أو عن مسكين واحد

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها, فصل في احكام الصدقة وشرائط جوازها، ص565)

345... (ولا يشترط عدد المساكين صورة) أي: بل يعتبر عددهم معنىً (فلو دفع طعام ستّة مساكين) مثلاً وهو ثلاثة آصع مثلاً أي: وكذا حكمه في الأقلّ أو الأكثر (إلى مسكين واحد في ستّة أيّام كلّ يوم نصف صاع أو غدّى مسكيناً واحداً وعشّاه) أي: واحداً كلا منهما (ستّة أيّام أجزأه)

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل في أحكام الصدقة وشرائط جوازها، ص565، ملتقطاً)

7 اگر جرم غیر اختیاری ایسا ہو کہ جس میں صدقہ کا حکم ہے تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔[346]

8 کفارے کے روزے رکھنے میں صبحِ صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے نیز مُعیّن روزے کی نیت بھی ضروری ہے مثلاً فُلاں کفارے کا روزہ ہے، صرف روزے کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[347] البتہ کفارے کے روزوں کا حرم میں یا احرام میں یا لگاتار رکھنا ضروری نہیں ہاں افضل یہ ہے کہ لگاتار رکھے اور حرم میں رکھنے پر زیادہ ثواب ملے گا۔[348]

9 جرم کے ارتکاب پر دیئے جانے والے کفارے یعنی بدنہ اور دم کے لئے حرم میں

346... ھٰکذا فی بہارِ شریعت، حصہ6، ج1، ص1162

• (وإن كان) أي: صدوره عنه (بعذر فهو مخيّر بين الصدقة) أي: المذكورة (وصوم يوم) أي: ولا يجب عليه هدى

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات وكفاراتها، فصل في جزاء اللبس والتغطية...إلخ، ص553)

347... (فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام وله شرائط الأول: النية الثاني: تبييت النيّة وهو أن ينوي) أي: يقصد الصوم بقلبه (من الليل فلو نواه نهاراً لم يجز) أي: لا يصحّ صومه عن الكفّارة۔۔۔ (الثالث: تعيين النيّة وهو أن ينوي الصوم عن الكفارة فلا يتأدّى بمطلق النيّة ولا بنيّة النفل ولا بنيّة واجب آخر)

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات وكفاراتها، فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام، ص566، ملتقطاً)

348... (ولا يشترط في شيء منها) أي: من الكفّارات (التتابع) أي: تتابع الصيام فإن شاء فرّقه وإن شاء تابعه وهو الأفضل۔۔۔ (ولا الحرم) أي: كون صومه فيه فيجوز صومه في غيره حيث شاء وإن كان في الحرم أكمل نظراً إلى مضاعفة الحسنة (ولا الإحرام) أي: ولا كون صومه في حال مباشرة الإحرام

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات وكفاراتها، فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام، ص568، ملتقطاً)

ذبح ہونا شرط ہے۔ نیز اس کا گوشت شرعی فقیر کا حق ہے [349] اس کو نہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی مالدار کو کھلا سکتا ہے اور کفارے میں جو صدقہ نکالا جائے گا وہ بھی صدقہ واجبہ ہے جس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے ایسے ہی مستحق کو صدقہ دیا جائے گا [350] اور بدنہ یا دَم کے جانور کے لئے وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور میں حسبِ ترتیب بڑے اور چھوٹے جانور کے لئے ہیں۔ [351]

حج میں جہاں ایک کفارے یعنی ایک دَم یا ایک صدقے کا حکم ہے وہاں اکثر صورتوں میں حجِ قِران والے کے لئے دو کفاروں کا حکم ہے۔ [352] جن صورتوں میں ایک ہی کفارہ ہے اس کی تفصیل حج سے متعلق لاجواب کتاب رفیق الحرمین صفحہ 263 پر ملاحظہ فرمائیں۔

349... وأما شرائط جواز الدماء۔۔۔والسادس: الذبح فلو تصدّق به حياً لم يجز والسابع: التصدّق به على فقير فلو أعطاه لغنيّ لم يجز

(لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل في أحكام الدماء وشرائط جوازها، ص554-555، ملتقطاً)

350... (ولا يجوز للمكفّر) أي: مكفّر الجناية في ذبح الهدى (أن يأكل شيئاً من الدماء) أي: الواجبة عليه للجزاء۔۔۔(وكذا لا يجوز له أن يأكل من صدقته)

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل لا يجوز للمكفر أن يأكل شيئاً...إلخ، ص570، ملتقطاً)

351... (وأما شرائط جواز الدماء فالأوّل منها أن يكون الهدى ثنياً فما فوقه أو جذعاً من الضأن وهذا كلّه إذا كان عظيماً والثاني أن يكون) أي: الهدى (سالماً من العيوب) أي: المعتبرة في الأضحيّة

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل في أحكام الدماء وشرائط جوازها، ص554، ملتقطاً)

352... (كلّ شيء) أي: من المحظورات (يفعله القارن) أي: الحقيقي أو الحكمي (ممّا فيه جزاء واحد على المفرد) أي: بالحجّ أو العمرة (فعلى القارن جزائان إلّا في مسائل۔۔۔الخ)

(شرح لباب المناسک، باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل في جناية القارن ومن بمعناه، ص572، ملتقطاً)

8 سے 13 ذوالحجۃ الحرام کی 16 اہم مصروفیات

مصروفیت 1: حج کا احرام باندھنا
08 ذوالحجۃ الحرام
حکم: حج کیلئے شرط

مصروفیت 2: منیٰ کا پہلا قیام
08 ذوالحجۃ الحرام
حکم: سُنّتِ مؤکدہ

مصروفیت 3: وُقوفِ عرفہ
09 ذوالحجۃ الحرام
حکم: وقوف عرفہ حج کا رُکنِ اعظم اور بُنیادی فرض ہے۔

مصروفیت 4: مغرب وعشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں پڑھنا
09, 10 ذوالحجۃ الحرام کی درمیانی شب
حکم: یہ حج کا واجب ہے

مصروفیت 5: مزدلفہ میں رات کو رہنا
09, 10 ذوالحجۃ الحرام کی درمیانی شب
حکم: سُنّتِ مؤکدہ

مصروفیت 6: وقوفِ مُزدلفہ
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم: واجبِ حج

مصروفیت 7: صرف بڑے جمرے کی رمی
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم: واجبِ حج

مصروفیت 8: منیٰ میں دوسرا قیام
10، 11,12 ذوالحجۃ الحرام
حکم: سُنّتِ مؤکدہ

9 مصروفیت
حج کی قُربانی
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم
تمتع اور قران والے کے لئے واجب۔ حج افراد والے کے لئے مستحب
10 مصروفیت
حلق یا تقصیر
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم
واجب حج، اور احرام کھولنے کے لئے شرط
11 مصروفیت
طوافِ زیارت
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم
حج کا دوسرا بڑا فرض
12 مصروفیت
حج کی سعی
10 ذوالحجۃ الحرام
حکم
یہ حج کا واجب ہے
13 مصروفیت
دوسرے دن تینوں
جمرات کی رمی
11 ذوالحجۃ الحرام
حکم
یہ حج کا واجب ہے
14 مصروفیت
تیسرے دن یعنی بارہ ذوالحجہ
کو تینوں جمرات کی رمی
12 ذوالحجۃ الحرام
حکم
یہ حج کا واجب ہے
15 مصروفیت
13 ذوالحجہ یعنی چوتھے
دن تینوں جمرات کی رمی
13 ذوالحجۃ الحرام
حکم
مستحب / مؤکد / واجب
16 مصروفیت
طوافِ وداع
12 ذوالحجۃ الحرام
حکم
یہ حج کا واجب ہے

ماخذومراجع

	قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	
نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
1	کنزالایمان	امام احمد رضاخان (متوفی ۱۳۴۰ھ)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	تفسیرِ مدارک	عبد اللہ بن احمد نسفی (متوفی ۷۱۰ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	تفسیراتِ احمدیہ	احمد بن ابی سعید ملا جیون (متوفی ۱۱۳۰ھ)	پشاور
4	خزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مرادآبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
5	موطاامام مالک	امام مالک بن انس اصبحی (متوفی ۱۷۹ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
6	مسند احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۲ھ
7	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ)	دار الکتاب العربی، بیروت ۲۰۱۶ھ
8	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	سنن ترمذی	ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
10	معجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
11	معجم الاوسط	سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
12	مستدرک للحاکم	محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	شعب الایمان	احمد بن حسین بن علی بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
14	الترغیب والترہیب	عبد العظیم بن عبد القوی منذری (متوفی ۶۵۶ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
15	النتف فی الفتاوی	ابو الحسن علی بن حسین (متوفی ۴۶۱ھ)	پشاور
16	المبسوط للسرخسی	محمد بن احمد بن ابی سہل (متوفی ۴۸۳ھ)	کوئٹہ
17	المحیط للسرخسی	محمد بن احمد بن ابی سہل (متوفی ۴۸۲ھ)	مخطوطہ
18	مختصر القدوری	احمد بن محمد قدوری (متوفی ۵۲۸ھ)	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
19	فتاوی ولوالجیہ	ظہیر الدین عبد الرشید (متوفی ۵۴۰ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ

20	بدائع الصنائع	ابو بکر بن مسعود کاشانی (متوفی ۵۸۷ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
21	المسالک فی المناسک	ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان (متوفی ۵۹۷ھ تقریباً)	دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت ۱۴۲۹ھ، ط۲
22	المحیط البرھانی	محمود بن احمد بن عبد العزیز (متوفی ۶۱۶ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۴ھ، ط۱
23	الفتاوی الظھیریہ	ظہیر الدین محمد بن احمد (متوفی ۶۱۹ھ)	مخطوط
24	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی زیلعی (متوفی ۷۴۳ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ، ط۱
25	عنایہ شرح ہدایہ	محمد بن محمود اکمل الدین (متوفی ۷۸۶ھ)	کوئٹہ
26	فتاوی تاتارخانیہ	عالم بن علاء انصاری (متوفی ۷۸۶ھ)	باب المدینہ، کراچی ۱۴۱۶ھ
27	الجوھرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی حدادی (متوفی ۸۰۰ھ)	باب المدینہ، کراچی
28	البحر العمیق	محمد بن احمد بن ضیاء مکی (متوفی ۸۵۴ھ)	مؤسسۃ الریان، بیروت ۱۴۲۷ھ، ط۱
29	فتح القدیر	محمد بن عبد الواحد ابن ہمام (متوفی ۸۶۱ھ)	کوئٹہ
30	غرر الاحکام	محمد بن فرامرز ملا خسرو (متوفی ۸۸۵ھ)	باب المدینہ، کراچی
31	بحر الرائق	عبد اللہ بن احمد ابن نجیم (متوفی ۹۷۰ھ)	کوئٹہ
32	لباب المناسک	رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندی (متوفی ۹۹۳ھ)	مکتبہ امدادیہ، مکۃ المکرمۃ
33	منسک کبیر	رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندی (متوفی ۹۹۳ھ)	مخطوط
34	تنویر الابصار	محمد بن عبد اللہ تمرتاشی (متوفی ۱۰۰۴ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
35	نہر الفائق	عمرو بن نجیم حنفی (متوفی ۱۰۰۵ھ)	مدینۃ الاولیاء، ملتان
36	شرح لباب المناسک	علی بن سلطان ملا علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ)	مکتبہ امدادیہ، مکۃ المکرمۃ ۱۴۳۰ھ
37	مجموع رسائل العلامہ الملا علی قاری	علی بن سلطان ملا علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ)	دار اللباب، استنبول ۱۴۳۷ھ
38	فتح باب العنایۃ بشرح النقایہ	علی بن سلطان ملا علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ)	دار ارقم، بیروت

39	حاشیہ الشلبی علی التبیین	احمد بن محمد شلبی (متوفی ۱۰۲۱ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
40	حاشیہ الشرنبلالی علی الدرر	حسن بن عمار شرنبلالی (متوفی ۱۰۶۹ھ)	باب المدینہ، کراچی
41	الضوء المنیر علی المنسک الصغیر	محمد بن محمد قاضی زادہ (متوفی ۱۰۸۷ھ)	مخطوطہ
42	در مختار	محمد بن علی حصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
43	فتاوی ہندیہ	علامہ ہمام شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
44	حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب	محمد بن ہاشم عبد الغفور سندھی (متوفی ۱۱۷۴ھ)	مخطوطہ
45	حاشیہ طحطاوی علی الدر	احمد بن محمد طحطاوی (متوفی ۱۲۴۱ھ)	کوئٹہ
46	حاشیہ طحطاوی علی المراقی	احمد بن محمد طحطاوی (متوفی ۱۲۴۱ھ)	باب المدینہ، کراچی
47	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
48	منحۃ الخالق	محمد امین ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ)	کوئٹہ
49	طوالع الانوار	محمد عابد سندھی (متوفی ۱۲۵۷ھ)	مخطوطہ
50	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان (متوفی ۱۳۴۰ھ)	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۲۷ھ
51	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی (متوفی ۱۳۶۷ھ)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
52	رفیق الحرمین	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
53	الحج والعمرۃ فی الفقہ الاسلامی	نور الدین عتر	دار الیمامہ، دمشق ۱۴۱۶ھ، ط۵